بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

ماآتکم الرَّسُولُ فخذوہ ومانھٰکم عنہ فانتھوا

تحفۃ المتعلمین

(شرح زاد الطالبین)

مؤلف:۔ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بلند شہری

شارح:۔ حضرت مولانا قاری محمد اطہر صاحب جون پوری

مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم

سرائمیر، اعظم گڑھ (یو۔پی)

نام کتاب : تحفۃ المتعلمین (شرح زاد الطالبین)

شارح : محمد اطہر جونپوری (مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم، سرائمیر)

صفحات : ۲۳۰

طباعت : طبع اول۔۲۰۱۱ء (ایک ہزار)

کمپیوٹر کتابت : محمد ذاکر (شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ) Mob:7607651617

مطبع : معارف پریس، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ۔ (یوپی)

قیمت : ۱۳۰/روپئے

ملنے کے پتہ : فینس بک ڈپو، چوک سرائے میر، اعظم گڑھ۔
Mob: 9838119033



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

مولانا عاشق الٰہی صاحب بلندشہری کی مشہور ومعروف کتاب ''زادالطالبین من کلام رسول رب العالمین'' بہت سے مدارس عربیہ میں داخل درس ہے جو عربی کے ابتدائی درجات کے لیے لکھی گئی ہے، اس میں مولانا نے احادیث وروایات کا ذخیرہ ایسے عمدہ اور انوکھے انداز سے مرتب کیا ہے کہ پہلے باب میں عناوین نحو کے تحت احادیث جمع فرمائی اور دوسرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال طیبہ اور مواعظ حسنہ سے متعلق ایسے ایسے واقعات جمع فرمائے جو طالب علم کو اخلاقِ عالیہ، تزکیہ نفس اور اصلاح باطن اور ترغیب آخرت کی دیتے ہیں، حضراتِ اکابر نے اس کتاب کو اس لیے داخلِ درس فرمایا تاکہ طلبہ کو شروع ہی سے احادیث مبارکہ سے مناسبت ہوجائے۔

چند سال پہلے محدث عصر فقیہ زماں، خلیفۂ اجل، حضرت اقدس مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائمیر نے بندہ کو اس کتاب کی تدریسی خدمت کا شرف بخشا، چند احباب اور طلبہ نے بار بار اصرار کیا کہ زادالطالبین کی کوئی شرح اردو زبان میں مع ترکیب شائع ہوجائے تاکہ طلبہ کما حقہٗ مستفید ہوسکیں، بندہ نے کوشش کر کے ترجمہ، مختصراً تشریح ولغات اور ترکیب باب ذکر المغیبات تک مکمل بعدہ

باب ثانی تک تحلیل اختصار کے ساتھ درج کیں ،اس ترتیب وتالیف کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا عبدالرشید صاحب سلطان پوری مجاز بیعت حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ استاد حدیث مدرسہ ھذا حضرت مولانا بخشیش صاحب استاذ مدرسہ ہذا اور مولانا عبدالقادر صاحب استاذ مدرسہ ہذا اور برادر محترم مولانا عبدالسلام صاحب استاذ مدرسہ ہذا نے اپنی کثرت مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر اس رسالہ کی تصحیح کی اور بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی ،اللہ تعالیٰ اس معمولی اور ادنیٰ کوشش کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے یہ عاجز کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں جملہ معاونین کا شکر گذار ہے خصوصاً مولانا ابوالبشر صاحب اور عبدالمنان سلمہ کا اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان اجر عطا فرمائے اور آخر میں ارباب فضل وکمال سے تسامحات پر اصلاح واطلاع اور نوازو کرم کی آرزوئیں وابستہ ہیں۔

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

قارئین سے درخواست ہے کہ بہ ہنگام اجابت سیہ کار کو دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ خداوند قدوس اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور احقر کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

وماتوفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

بندہ محمد اطہر جونپوری عفی عنہ
مدرس مدرسہ بیت العلوم سرائمیر

تقریظ

(استاذ الاساتذہ حضرت مولانا بخشیش احمدصاحب سلطان پوری مدظلہ استاذالفقہ والعربی مدرسہ بیت العلوم، سرائمیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد!

زیرنظر کتاب ''زادالطالبین'' ابتدائی طلبہ کے لیے بے حد مفید ہے، اس کے چھوٹے چھوٹے جملوں سے جہاں نحو کی تراکیب میں طلبا کو مدد ملتی ہے، وہیں احادیث کے ایک معتد بہ حصہ کا علم حاصل ہوتا ہے، بندہ کو بھی اس کتاب کو پڑھانے کا موقع ملا، اس کے نحوی تراکیب اور اجرا میں طلبا کو دشواری پیش آتی ہے، اس لیے ضرورت تھی کہ اس کی مختصرسی ترکیب اور اجرا معرض تحریر میں آجائے ، اللہ تعالیٰ محترم مولانا وقاری محمد اطہر صاحب برادرزادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کی ضرورت محسوس کر کے اس پر قلم اٹھایا اور دیرینہ تمنا کو پورا کیا، محترم کا تصنیف کے میدان میں غالباً پہلا قدم ہے، اللہ تعالیٰ مزید خدمت کا موقع انہیں عنایت فرمائے اور تصنیف وتالیف اور وعظ وتقریر کا وافر حصہ ان کو عطا کرے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور طلباء واساتذہ میں اس کوشرف قبولیت سے نوازے۔ آمین......

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

بخشیش احمد عفی عنہ سلطانپوری

مدرس مدرسہ بیت العلوم، سرائے میر اعظم گڑھ

تبصرہ

(حضرت مولانا عبدالقادر صاحب کوپاگنج مدظلہ

استاذ العربی مدرسہ بیت العلوم، سرائمیر)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد!

قرآن کریم اور حدیث شریف کی زبان عربی ہے اور ان کا سمجھنا یا سمجھانا علم نحو کے بغیر ممکن نہیں اور علم نحو کی ایک شاخ ''ترکیب'' بھی ہے۔

بہت سے علمائے کرام نے اس شاخ کو اپنی خدمت کے لیے منتخب کیا اور بعض اسلاف نے اس کی بے مثال خدمت کی لیکن ان بزرگوں کی بیشتر خدمات عربی یا فارسی زبانوں میں ہیں۔

ہند پاک میں عربی علوم کا ذریعہ تعلیم اردو زبان ہے، اس لیے اب اردو زبان میں بھی ترکیب کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

زیر نظر کتاب جسے نہایت شوق و ذوق اور محنت سے حضرت الشیخ زبدۃ العارفین رئیس المحققین مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم کے برادرزادے اور میرے رفیق محترم مولانا قاری محمد اطہر صاحب جونپوری نے تالیف کیا ہے، جو قواعد نحویہ کے تحت تراکیب نحویہ میں ایک سودمند باب کا اضافہ کرے گی۔ (انشاءاللہ)

موصوف ایک طرف فن قرات وتجوید کے کہنہ مشق استاذ ہیں تو دوسری طرف قواعد نحویہ اور تراکیب نحویہ کے خوشہ چیں، مبتدی طلبہ کو پروان چڑھانے کے لیے آپ نے جس کتاب کا انتخاب کیا ہے، وہ آپ کی قرآن وحدیث اور نحو سے شوق وشغف کا غماز ہے اور ہمارے لیے قابل قدر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی سعی کو قبول فرمائے اور اس کے نفع کو طلبہ کے لیے عام فرمائے۔ (آمین)

عبدالقادر قاسمی، کوپا گنج مئو
مدرس مدرسہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر
۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت الاستاذ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب استاذِ حدیث
مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ۔

حامداو مصليا و مسلما. اما بعد

ہندوستان کے ایک بافیض عالم حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری ثم المدنی رحمتہ اللہ علیہ موصوف نے اجراء قواعد نحویہ کے واسطے دو مجموعے مرتب فرمائے ہیں (۱) ارشاد الطالبین اس میں آیات قرآنیہ ذکر فرمایا ہے میں (۲) زاد الطالبین اس کو احادیث نبویہ سے زینت بخشی ہے موخر الذکر ع مجموعہ اسی مقصد کے تحت بہت سے مدارس میں داخل درس ہے اور اس کی شروحات بھر زیر تحریر آئی ہیں یہ مسلم امر ہے کہ ہر مصنف و مولف بعد والوں کے لیے گنجائش چھوڑ جاتا ہے۔

عزیز گرامی قدر مولانا قاری محمد اطہر صاحب جونپوری سلمہ اللہ تعالیٰ استاذ تجوید شعبہ عربی مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر نے پھر اس پر اپنی قلمی کاوش صرف کیا ہے یہ میدان تحریر میں ان کا اول قدم ہے بندہ نے مسودہ کو ایک نگاہ دیکھا ہے اور مشورے کی بھی جرأت کیا ہے انہوں نے قبول بھی کیا ہے اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرح ان شاءاللہ طلبہ کی ایک گونہ ضروریات کے لئے کارآمد ہوگی، حق تعالیٰ شانہ قبول فرمائیں اور نفع بخش فرمائیں اور طباعت وغیرہ کے تمام مسائل کو آسان فرمائیں۔ **وماذالک علی اللہ بعزیز**

بندہ **عبدالرشید** عفی عنہ المظاہری
مدیر تعلیم مدرسہ اسلامیہ عربیہ **بیت العلوم** سرائے میر اعظم گڑھ
۲۸/شعبان ۱۴۳۲ھ
موافق ۱۳/جولائی ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً - اما بعد

ہندوستان کے ایک بافیض عالم حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری ثم المدنی ہیں

موصوف نے اجراء قواعد نحویہ کے واسطے دو مجموعے مرتب فرمائے ہیں

(۱) ارشاد الطالبین اس میں آیات قرآنیہ ذکر فرمائی ہیں (۲) زاد الطالبین اس کو

احادیث نبویہ سے زینت بخشی ہے۔ موخر الذکر مجموعہ اپنی افادیت کے تحت بہت سے

مدارس میں داخل درس ہے۔ اور درس کی شروحات بھی زیر تحریر آئی ہیں یہ سلسلہ ابھی

کہ ہر مصنف و مؤلف بعد والوں کیلئے کتنی گنجائش چھوڑ جاتا ہے۔ بہر

عزیز گرامی قدر مولانا قاری محمد الطیب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ استاذ تجوید و شعبہ عربی مدرسہ اسلامیہ

عربیہ بیت العلوم سرائے میر نے بھی اپنی قلمی کاوش صرف کیا ہے یہ میدان تحریر میں

ان کا اول قدم ہے۔ بندہ نے مسودہ کو ایک نگاہ دیکھا ہے اور مشوروں کا

بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے قبول بھی کیا ہے۔ اسلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ شرح

ان شاء اللہ طلبہ کی ایک گونہ ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ حق تعالیٰ

شانہ قبول فرمائیں اور نفع بخش فرمائیں۔ اور طباعت وغیرہ کے تمام

مراحل کو آسان فرمائیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

بندہ [illegible] مدرسہ اسلامیہ عربیہ بیت العلوم سرائے میر

مدیر تعلیم مدرسہ اسلامیہ ... ۱۴۳۲ھ

۲۸ شعبان

موافق ۲۰۱۱ء

[illegible] جولائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَذِىْ شَرَّفَنَا عَلٰى سَائِرِ الاُمَمِ بِرِسَالَةِ مَنْ اِخْتَصَّهٗ مِنْ بَيْنِ الانَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ مَانَطَقَ اللِسَانُ بِمَدْحِهٖ وَنَسَخَ القَلَمُ.

اَمَّا بَعْدُ! فهٰذَا كِتَابٌ وَجِيْزٌ مُنْتَخَبٌ مِنْ كَلاَمِ الشَّفِيْعِ العَزِيْزِ اِقْتَبَسْتُهٗ مِنَ الْكِتَابِ اللَّامِعِ الصَبِيْحِ المَعْرُوفِ بِمِشْكٰوةِ المَصَابِيْحِ وَسَمَّيْتُهٗ زَادَ الطَالِبِيْنَ مِنْ كَلامِ رَسُولِ رَبِّ العٰلَمِيْنَ. اَلْفَاظُهٗ قصِيْرَةٌ ومعَانِيْهِ كَثِيْرَةٌ يَتَنَضَّرُ بِهٖ مَنْ قَرَأَهٗ وَحَفِظَهٗ وَيَبْتَهِجُ بِهٖ مَنْ عَلِمَهٗ وَدَرَسَهٗ وَرَتَّبْتُهٗ عَلَى البَابَيْنِ يَعُمُّ نَفْعُهُمَا فِى الدَارَيْنِ وَاللّٰهَ اَسْئَلُ اَنْ يَجْعَلَهٗ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الكَرِيْمِ وَسَبَبًا لِدُخُوْلِ دَارِ النَّعِيْمِ فَاِنَّهٗ وَاسِعُ المَغْفِرةِ وَاِنَّهٗ ذُو الفَضْلِ العَظِيْمِ.

ترجمه: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہم کو شرافت بخشی تمام امتوں پر ایسی ذات کی پیغمبری سے جس کو اس نے چنا مخلوقات کے درمیان میں سے جامع کلمات اور حکمت کے (قیمتی) موتیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرمائے آپؐ پر اور آپ کی آل پر اور آپؐ کے اصحاب پر اور برکت نازل فرمائے اور سلامتی نازل فرمائے جب تک زبان اس کی تعریف میں چلتی رہے اور قلم لکھتا رہے۔

امابعد! بہرحال حمد وصلوۃ کے بعد تو یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جو چنی گئی

ہے شفاعت کرنے والے اورعزت والے کے کلام سے میں نے اس کا انتخاب کیا ہے چمکدار اور روشن مشہور کتاب مشکوۃ المصابیح سے اور میں نے اس کا نام رکھا ''زادالطالبین من کلام رسول رب العالمین'' اس کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی زیادہ ہیں۔

سرسبز وشاداب ہوگا اس سے وہ شخص جواس کو پڑھے گا اور یاد کرے گا اور خوش ہوگا ہر وہ شخص جواس کو جانے گا اور سیکھے گا اور میں نے اس کو مرتب کیا دو بابوں پر تا کہ عام ہواس کا نفع دنیا اور آخرت میں اور میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو خالص اپنی کریم ذات کے لیے بنائے اور سبب بنائے دارالنعیم (جنت) میں داخل ہونے کا کیونکہ وہ بے پایاں مغفرت کرنے والا اور یقیناً بڑا فضل والا ہے۔

لغات: (۱)الحمد تعریف کرنا حَمِدَہُ حمداً باب (س) تعریف کرنا (۲)شَرَّفَ ماضی باب تفعیل عزت دینا شَرُفَ باب کرم باعزت ہونا اور شَرَفَهٗ شَرَفًا (ن) عزت مرتبہ میں کسی سے غالب ہونا اور شَرِفَ شَرَفًا (س) بلند ہونا (۳)سائرٌ اسم فاعل بمعنی بقیہ سَئِرَ باب (س) باقی رہنا اُمَمٌ واحد اُمۃٌ بمعنی جماعت (۴) رِسَالَۃٌ بالفتح وبالکسر بمعنی پیغام، پیغام بری (ج) رِسَالَاتٌ رَسَائِلُ (۵) اِخْتَصَّ فعل ماضی اختصاصٌ مصدر بمعنی خاص ہونا خاص کرنا (٦) اَنَامٌ بمعنی مخلوق (۷) جوامعُ واحد جامعٌ اسم فاعل جَمْعًا باب (ف) اکٹھا کرنا، جمع کرنا (۸) الکلم بفتح الاول وکسر الثانی واحد کلمۃٌ وہ بامعنی لفظ جو انسان بولے، خطبہ اور قصیدہ کو بھی کہا جاتا ہے جمع کلماتٌ بھی آتی ہے، کَلَمٌ کَلْمٌ باب (ن،ض) کَلْمًا چونکہ بات سے بھی انسان دوسرے کو زخم پہونچاتا ہے اس لیے اس کو کلمہ کہا جاتا ہے، (۹) جَوَاهِرُ واحد جَوْهَرَۃٌ بمعنی قیمتی پتھر، (۱۰) حِکَمٌ واحد حکمۃٌ بمعنی عقلمندی کی بات، ہر وہ کلام جو حق کے موافق ہو (۱۱) صَلّی ماضی صلاۃٌ مصدر باب تفعیل رحمت بھیجنا صَلِیَ باب (س) آگ میں جلنا (۱۲) تعالیٰ ماضی تعالِیُ مصدر باب تفاعل بلند ہونا مجرد میں عُلُوٌّ باب (ن) بلند ہونا (۱۳) آل اصل میں اھلٌ تھا ھا کو ہمزہ سے بدل دیا دو ہمزہ جمع ہو گئے دوسرے

کوالف سے بدل دیا آل ہوگیا اس کی تصغیر اُھیلٌ آتی ہے آل کا استعمال صرف اشراف میں ہوتا ہے ج اُھُولٌ اور اھالِیُ (۱۴) صَحْبٌ صاحبٌ کی جمع بمعنی ساتھی صُحْبَةٌ مصدر باب (س) ساتھ رہنا (۱۵) بَارَکَ ماضی مبارکۃٌ مصدر مفاعلۃ مبارک ہونا (۱۶) سَلَّمَ ماضی تَسْلِیْمٌ مصدر باب تفعیل سلام بھیجنا مجرد میں سَلَامٌ و سلامَۃٌ باب (س) سلامت رہنا (۱۷) نطق باب (ض) نطقاً منطقًا بولنا (۱۸) لِسَانٌ زبان ج اَلْسِنَةٌ ، اَلْسُنٌ ، لِسَانَاتٌ (۱۹) مَدَحَ مدحًا باب (ف) تعریف کرنا (۲۰) نسخ باب (ف) نسخًا لکھنا (۲۱) قلمٌ ج اقــلامٌ ، قِلاَمٌ (۲۲) بعدُ ظرف زمان بمعنی پیچھے (۲۳) وجیــزٌ صیغہ صفت بمعنی مختصر وَجُزٌ مصدر (ک،ض) مختصر کرنا (۲۴) منتخبٌ اسم مفعول انتخابٌ مصدر باب افتعال چھاٹنا الشَفِیعُ شفارش کرنے والا حق شفعہ والے کو بھی کہتے ہیں ج شُفَعَاءُ ،شَفَع شَفَاعَةً باب (ف) شفارش کرنا (۲۵) العزیز عزت والا ،شریف ،قوی مصر اور اسکندریہ کے بادشاہوں اور عالموں کا لقب ج عِزَازٌ اَعِزَّةٌ اعِزَّاءُ عَزَّ عزاً باب (ض) غالب ہونا (۲۶) اِقْتَبَسَ ماضی اِقْتِبَاسٌ مصدر چھاٹنا (۲۷) لامِعٌ اسم فاعل ج لوامِعُ لَمَعٌ لمعاً (ف) چمکنا (۲۸) الصَبِیْحُ چمکدار، روشن خوبصورت صَبِحَ صَبحًا (س) چمکدار ہونا (۲۹) معروفٌ اسم مفعول جانا ہوا مَعْرِفَةٌ عِرْفَانٌ مصدر باب (ض) جاننا پہچاننا (۳۰) مشکٰوۃ اسم جامد طاق چراغدان (۳۱) مَصَابِیحُ واحد مِصْبَاحٌ چراغ (۳۲) زادٌ توشہ، کھانا ج اَزْوِدَۃٌ اَزْوَادٌ (۳۳) طالبین اسم فاعل طَلَبٌ مصدر باب (ن) تلاش کرنا (۳۴) رَبٌّ سردار، پرورش کرنے والا ج اربابٌ رُبُوبٌ رَبَّ ربًا (ن) مالک ہونا، سردار ہونا (۳۵) قصیرۃٌ صیغہ صفت مونث بمعنی چھوٹا ج قِصَارٌ قَصَائرٌ قَصرٌ مصدر باب (ک) چھوٹا ہونا، مختصر ہونا (۳۶) معانیٌ جمع ہے معنی کی مراد لیا ہوا (۳۷) کَثِیرَۃ صیغہ صفت مؤنث بمعنی زیادہ کَثْرَۃ باب (ک) زیادہ ہونا (۳۸) یَتَنَضَّرُ تروتازہ ہوتا ہے نَضَرَ نَضْرَۃً ، نُضُورًا، نضرًا نَضَارًا (ن،ک،س) تروتازہ سرسبز وشاداب ہونا (۳۹) یَبْتَھِجُ خوش ہوتا ہے بَھِجَ

بَهْجًا باب(س)خوش ہوناعلمٌ عَلِمَ ماضی باب(س)جاننا(۴۱)دَرَسَ ماضی دَرسٌ مصدر باب(ن)پڑھنا(۴۲)لبابین تثنیہ ہے بابٌ کا بمعنی دروازہ ج اَبْوَابٌ (۴۳)یَعُمُّ مضارع عَمَّ عُمُومٌ مصدر باب(ن)عام ہونا(۴۴)نَفْعٌ مصدر(ف)نفع دینا(۴۵) دارین تثنیہ ہے دارٌ کا بمعنی گھر مکان ج دُوْرٌ اَدْوَارٌ ، دِیَارٌ(۴۶)خَالِصًا بے کھوٹ، صاف ج خُلَصٌ ، خُلُوصًا (ن)خالص ہونا(۴۷)وجہٌ چہرہ،رضامندی،ذات ج وُجُوہٌ اَوجُہٌ (۴۸)النَعِیمُ آرام دارالنعیم سے مراد جنت ہے نِعمَ ، نَعْمَۃً (ن،س،ف)آسودہ ہونا(۴۹)واسعٌ کشادہ ہوناوَسَعَ سَعَۃً ووُسْعًا (س،ف،ک) کشادہ ہونا بکثرت دینا(۵۰) المَغْفِرَۃُ بخشش معافی غَفَرَ غفرًا وغُفْرَانًا(ض) معاف کرنا(۵۱)الفَضْلُ احسان،بقیہ باب(ک،س)العَظِیمُ بڑا ج عُظَمَاءُ عِظَامٌ عَظْمَۃٌ مصدر باب(ک)بڑا ہونا فضیلت والا ہونا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

فِیْ جَوَامِعِ الْکَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِکَمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

پہلا باب جامع کلمات اور حکمت کے سرچشموں اور عمدہ نصیحتوں کے بیان میں۔

(۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ. (عون الباری ج ۱ ص ۲۸)

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ثواب کے) تمام کام نیتوں پر موقوف ہیں اور آدمی کے لیے وہ ہے جس کی وہ نیت کرے، پس شخص کہ اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جو شخص کہ اس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے کہ حاصل کرے وہ اس کو یا کسی عورت کی طرف ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی“۔

فائدہ: واضح رہے کہ شرعی احکام کی بنیاد خلوص نیت پر ہے بلکہ ہر کار خیر کے بار آور

ہونے کے لیے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے، بصورت دیگر نہ صرف ثواب سے محرومی ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت سزا کا بھی اندیشہ ہے۔

لغات: (۱) بَابٌ ج اَبْوَابٌ دروازہ (۲) اَوَّلٌ بمعنیٰ پہلا ج اَوَائِلٌ، اَوَالٍ (۳) جَوَامِعُ جمع ہے جَامِعٌ کی (۴) کَلِمٌ جمع ہے کَلِمَۃٌ کی (۵) مَنَابِعُ جمع ہے مَنْبَعٌ اسم ظرف کی، نَبْعٌ نُبُوْعٌ مصدر سے باب (ن س) المواعظ جمع ہے موعظة کی بمعنی وعظ پند و نصیحت بروزن مَفْعَلٌ معنیٰ پانی نکلنے کی جگہ، چشمہ۔

ترکیب: الباب الاول موصوف صفت مبتدا، فی حرف جار، جَوَامِعُ الْکَلِمِ مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مَنَابِعُ الْحِکَمِ مرکب اضافی معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ، المواعظ الحسنة مرکب توصیفی معطوف، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قال فعل النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول صلی اللہ فعل بافاعل علیہ جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ سلم فعل بافاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

انما کلمہ حصر الاعمال مبتدا بالنیات جار مجرور متعلق محذوف کے ہوکر خبر، واو مستانفہ انما مرکب انّ حرف مشبہ بالفعل ما کافہ (تمنعها عن العمل وعن وجوب دخولها علی الاسم ،درایہ ۲۵) لامرئ جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم ما موصولہ نوىٰ فعل بافاعل ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فمن کانت" فا تفصیلہ من اسم موصول شرطیہ مبتدا کانت فعل ناقص ھجرته مرکب اضافی ہوکر کانت کا اسم "الی اللّٰہ ورسولہ" الی حرف جار اللّٰہ

ورسوله معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کانت کی خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہوکر صلہ،موصول صلہ سے مل کرشرط، فهجرته فا جزائیہ هجرته مرکب اضافی کانت محذوف کااسم الی حرف جار الله ورسوله معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکرفعل ناقص محذوف کی خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہوکر جزا،شرط جزا سے مل کرمعطوف علیہ واو عاطفہ من اسم موصول شرطیہ کانت فعل ناقص هجرته کانت کااسم الی حرف جار دنیا موصوف یصیبها فعل بافاعل ومفعول بہ سے مل کرصفت،موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، او حرف عطف امراة موصوف یتزوجها فعل بافاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر صفت ،موصوف صفت سے مل کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کرمجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکرخبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کرشرط''فهجرته'' فا جزائیہ هجرته مرکب اضافی ہوکرفعل ناقص محذوف کااسم ''الیٰ ماهاجر الیه'' الی حرف جرما موصولہ هاجر فعل بافاعل الیه متعلق فعل کے،فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر کانت فعل ناقص محذوف کی خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا،شرط اپنی جزا سے مل کرمعطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(٢) اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ (رواه مسلم)

ترجمہ: دین نصیحت ہے

فائدہ: یعنی نصیحت وخیر خواہی اعمال دین میں افضل ترین عمل ہے اور مہتم بالشان نصب العین ہے۔

نوٹ: (یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے،اس کے مختصر حالات،دین ودنیا کی تمام بھلائیوں اور سعادتوں پر حاوی ہیں اور تمام علوم اولین وآخرین اس چھوٹی سی حدیث میں

مندرج ہیں۔)

لغات: (۱) دِینٌ بمعنی مذہب وطریقہ ج اَدْیَانٌ (۲) نَصِیْحَۃٌ بمعنی خیرخواہی ج نَصَائِحُ نَصْحاً مصدر باب (ف) سے مخلص ہونا۔

ترکیب: الدین مبتدا، النصیحۃ خبر۔

(۳) **اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ** (رواہ الترمذی)

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

فائدہ: چونکہ عبادت میں اصل تذلل اور اظہار عاجزی ہے جو دعا میں پورے طور سے پایا جاتا ہے تو گویا دعا اصل عبادت ہے۔

لغات: (۱) دُعَاءٌ ج اَدْعِیَۃٌ، دَعْوَۃٌ اور دَعَاءٌ مصدر باب (ن) دعا کرنا پکارنا (۲) مُخٌّ بمعنی مغز اور بھیجا ج مِخَاخٌ.

ترکیب: الدعاء مبتدا، مخ مضاف، العبادۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(۴) **اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ** (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: مجلسیں امانت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

فائدہ: یعنی اگر کسی مجلس میں کوئی ایسی بات سنی جائے جس کا افشاء کیا جانا مناسب نہ ہو تو امانت کی طرح اس بات کی حفاظت کرو یعنی اس کو کہیں نقل مت کرو اور نہ کسی سے چغل خوری کرو۔

لغات (۱) مَجَالِسُ جمع ہے مَجْلِسٌ کی جو اسم ظرف ہے جُلُوْسٌ مصدر باب (ض) بیٹھنا (۲) اَمَانَۃٌ ج اَمانَاتٌ مصدر باب (ک) بمعنی امانت دار ہونا۔

ترکیب: المجالس مبتدا، بالامانۃ جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر۔

(۵) **اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ** (متفق علیہ)

ترجمہ: شرم وحیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فائدہ: حیاء کے معنی برائی سے رک جانا خواہ وہ برائی طبعی ہو یا شرعی اور شریعت میں جس حیاء کو بہتر اور قابل تعریف قرار دیا گیا ہے، اس کی صحیح پہچان یہ ہے کہ نفس اس چیز کو اختیار کرنے سے باز رہے جس کو شریعت نے برائی قرار دیا ہے، خواہ وہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولیٰ ہو۔

لغات: (۱)اَلْحَیَاءُ بمعنی شرم وحیا(۲) شُعْبَۃٌ بمعنی شاخ ج شُعَبٌ،شِعَابٌ (۳) اِیْمَانٌ مصدر باب افعال سے بمعنی ایمان لانا، یقین کرنا، مادہ اَمْنٌ (س) مطمئن ہونا۔

ترکیب: الحیاء مبتدا،شعبة موصوف من الایمان جارمجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ترمذی، متفق علیه)

ترجمہ: آدمی اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

فائدہ: یعنی آدمی اگر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر کسی سے محبت کرتا ہو، پس اگر اجر وثواب کی نیت سے کرتا ہو تو اس پر اس کو اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اس کی نیت کے مطابق ثواب عطا کرتا ہے۔

لغات: (۱)اَحَبَّ فعل ماضی اِحْبَابٌ مصدر باب افعال محبت کرنا مجرد میں حُبٌّ مصدر باب(ض)۔

ترکیب: المرء مبتدا مع مضاف،من اسم موصول احب فعل ضمیر ھو کی فاعل، فعل فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر وقع کا مفعول فیہ ہو کر خبر۔

نوٹ: اَحَبَّ کے بعد ھو ضمیر محذوف ہے جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کی طرف اسی کا ترجمہ جس سے ہے۔

(۷) اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ (رزین)

ترجمہ: شراب پینا گناہوں کو جمع کرتا ہے۔

فائدہ: چونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے، اس لیے شراب پینے سے طرح طرح کے گناہ سرزد ہوتے ہیں، طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ ہے، جس شخص نے شراب نوشی کی گویا اس نے اپنی ماں، اپنی خالہ، اپنی پھوپھی کے ساتھ ہم بستری کی۔

لغات: (۱) خَمْرٌ بمعنی شراب خَمْرٌ مصدر باب (ن،ض) سے بمعنی چھپانا، چونکہ شراب بھی عقل کو ڈھانک دیتی ہے اس لیے شراب کو خمر کہتے ہیں (۲) جُمَّاعٌ بروزن فُعَّالٌ مبالغہ کا صیغہ بمعنی بہت جمع کرنے والا ہے جَمْعٌ مصدر باب (ف) (۳) اِثْمٌ گناہ ج اٰثَامٌ، اِثْمٌ مصدر بھی ہے، باب (س) گناہ کرنا۔

ترکیب: اَلْخَمْرُ مبتدا، جماع الاثم مرکب اضافی ہوکر خبر۔

(۸) اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ (ترمذی)

ترجمہ: آہستگی اور بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: یعنی کام کو سنجیدگی کے ساتھ کرنا یہ الہام خداوندی کے ذریعہ انسان کو حاصل ہوتا ہے اور ''جلد بازی شیطان کی خصلت ہے'' یعنی کسی دنیاوی کام میں غور وفکر نہ کرنا اور اس کے انجام پر نظر رکھے بغیر اس کو شروع کر دینا۔

لغات: (۱) اَلْاَنَاةُ (بالفتح) بردباری، وقار، انتظار، اَنٰی (ض)، (س) اِنیًا دیر کرنا (۲) اَلْعَجْلَةُ بفتح العین جلدی کرنا عَجِلَ (س) عَجَلًا وعَجْلَةً جلدی کرنا (۳) اَلشَّيْطٰنُ شیطان، دیو، سرکش، نافرمان، ج شَيَاطِيْنُ ، شَيْطَنَ شَيْطَنَةً شیطان ہونا۔

ترکیب: الاناة مبتدا، من اللّٰه جارمجرور سے مل کر کائنة سے متعلق ہوکرخبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واوحرف عطف، العجلة مبتدا، من الشیطٰن جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ۔

(۹) اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ (احمد، ترمذی)

ترجمہ: نیکوکار آدمی بڑا بھولا اور شریف ہوتا ہے اور بدکار بڑا مکار بخیل اور کمینہ ہوتا ہے۔

فائدہ: حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ نیکوکار شخص چونکہ طبعاً مطیع اور فرمانبردار ہونے کی وجہ سے نرم مزاج اور شریف النفس ہوتا ہے اس لیے وہ ہر فریب کار شخص سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔

اس کے برخلاف فاجر چونکہ دھوکہ بازی اور مکاری اس کی فطرت میں داخل ہوتی ہے، فتنہ وفساد پھیلانا اس کا شیوہ ہوتا ہے اور اس کے نزدیک چشم پوشی ایک بے معنی چیز ہوتی ہے اس لیے وہ جلد دھوکہ نہیں کھاتا۔

لغات: (۱) مُؤْمِنٌ اسم فاعل، اِیْمَانٌ مصدر باب افعال سے (۲) غِرٌّ صفت مشبہ بمعنی بھولا بھالا، ج اَغْرَارٌ اس کا مصدر غِرٌّ، غِرَارٌ و غِرَارَةٌ آتا ہے (باب ن، س) بمعنی شریف ہونا، ناتجربہ کار ہونا (۳) کَرِیْمٌ صفت مشبہ ج کِرَامٌ، کَرَامَةٌ مصدر باب (ک) بزرگ ہونا (۴) فَاجِرٌ اسم فاعل، برا کام کرنے والا، حق سے تجاوز کرنے والا ج فَجَرَةٌ، فُجَّارٌ، فُجُوْرٌ مصدر باب (ن) سے بدکاری کرنا (۵) خَبٌّ صفت مشبہ بفتح الخاء وبکسرہٖ معنی دھوکہ باز ج خُبُوْبٌ، خَبٌّ مصدر باب (س) مکار ہونا (۶) لَئِیْمٌ ذلیل، کمینہ ج لِئَامٌ، لُؤْمٌ و مَلَامَةٌ مصدر باب (ک) بخیل ہونا۔ دنی الاصل ہونا۔

ترکیب: المومن مبتدا غر خبر اول، کریم خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، الفاجر مبتدا خب خبر اول، لئیم خبر ثانی۔

(۱۰) اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ظلم کرنا، قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ظالم کو قیامت کے دن میدان حشر میں تاریکیاں اس طرح گھیرے ہوئی ہوں گی کہ وہ اس نور سے محروم ہوگا جو مومن کو نصیب ہوگا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن میں یوں فرماتا ہے نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ''یعنی قیامت کے دن مومنوں کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں طرف دوڑتا ہوگا'' جس کی روشنی میں وہ اپنی منزل پائے گا۔

لغات: (۱) ظُلُمَاتٌ ج ظُلْمَةٌ کی، بمعنی تاریکی، ظَلِمَ (س) (ظُلْمًا اللَّيْلُ) رات کا تاریک ہونا (۲) يَوْمٌ دن ج اَيَّامٌ (۳) قِيَامَةٌ قبروں سے اٹھنے کا دن قیاماً مصدر باب (ن) کھڑا ہونا۔

ترکیب: الظلم مبتدا، ظلمات موصوف یوم القیامة مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ ہوا کائنة شبہ فعل کا، کائنة شبہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْئٌ مِّنَ الْكِبْرِ (بیہقی)

ترجمہ: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب کہیں آتے جاتے دو شخص آپس میں ملیں اور دونوں کی حیثیت ایک نوعیت کی ہو جیسے دونوں پیدل ہوں یا دونوں سوار ہوں تو ان میں سے جو شخص پہلے سلام کرے گا وہ گویا یہ ظاہر کرے گا کہ خدا نے اس کو غرور وتکبر سے پاک رکھا ہے۔

(سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے اگر کوئی شخص مجلس میں آئے اور وہاں سلام کرے تو مجلس والوں پر اس کے سلام کا جواب دینا فرض ہے۔)

لغات: (۱) اَلْبَادِئُ اسم فاعل بَدَءٌ مصدر باب (ف) شروع کرنا (۲) سَلَامٌ بمعنی

سلامتی، حفاظت، سَلَامٌ مصدر باب (س) محفوظ رہنا (۳) بَرِيْءٌ صفت مشبہ ج بُرَاءُ و بَرِيْئُوْنَ مصدر بَرَاءَ ةٌ باب (س،ف) بری ہونا (۴) كِبْرٌ مصدر باب (ک) بڑا ہونا، تکبر کرنا۔

ترکیب: البادئ "الف لام" بمعنی الذی اسم موصول، بادئ اسم فاعل، ضمیر هو فاعل، "بالسلام" جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا بادئ اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، بریٔ شبہ فعل، ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار الکبر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق بریٔ کے، بریٔ شبہ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر۔

(۱۲) اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم)

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

فائدہ: قید خانہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کوئی شخص قید خانہ میں مقید ہو تو وہاں کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے اور طرح طرح کی مشقتیں جھیلتا ہے، اسی طرح مومن کے لیے بھی یہ دنیا ایک قید خانہ ہے جہاں اس کو محنت و مشقت اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کافر چونکہ اپنا مقصد زندگی دنیا کا حصول سمجھتا ہے اور پھر اس طرح لذات و شہوات میں مشغول ہو جاتا ہے کہ اس کے لیے یہ دنیا ایک عشرت کدہ بن جاتی ہے جہاں سے نکلنا اس کو گوارہ نہیں ہوتا۔

لغات: (۱) دُنْيَا "بروزن فُعْلٰی" اسم تفضیل ہے، دَنَا دُنُوًّا (ن) قریب ہونا (۲) سِجْنٌ (بکسر السین) قید خانہ، ج سُجُوْنٌ، سَجَنَهٗ سَجْنًا باب (ن) سے قید کرنا (۳) جَنَّةٌ بہشت، باغ، ج جِنَانٌ، جَنَّاتٌ

ترکیب: الدنیا مبتدا، سجن المؤمن مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، جنة الکافر مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۱۳) اَلسِّوَاکُ مِطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ (رواہ مسلم)

ترجمہ: مسواک منھ کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضا وخوشنودی کا وسیلہ ہے۔

فائدہ: سِوَاکٌ (مسواک کرنا) سَوْکٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں مَلنا۔

اصطلاح میں سواک کا مطلب دانتوں کو مل کر صاف کرنا ہے اور یہ (دانتوں اور منھ کی صفائی) اگر چہ ہر اس چیز سے حاصل کی جا سکتی ہے جو سخت اور کھردری ہو اور دانتوں کا میل اور زردی صاف کر دے، لیکن اس کام کے لیے شرعی طور پر جو چیز اصل ہے اور جس چیز کے ساتھ سنت اور استحباب کی فضیلت اور برکت وابستہ ہے وہ ایسی لکڑی ہے جس کو مسواک کہا جاتا ہے، تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے۔ (الغرض منھ کی صفائی وستھرائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے) علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کی فضیلت میں چالیس احادیث منقول ہیں۔ (مظاہر حق ۲/۳۷)

لغات: (۱) اَلسِّوَاکُ (بالکسر) مِسْوَاکٌ، دانت صاف کرنے کی لکڑی، اس کی جمع سُوْکٌ اور مِسْوَاکٌ کی جمع مَسَاوِیْک ہے، سَاکَ باب (ن) سے (۲) مِطْهَرَۃٌ (بالکسر) صفائی کا آلہ ج مَطَاهِرٌ، طُهْرٌ مصدر (ن،ک) پاک ہونا (۳) اَلْفَمُ اصل میں فَوْهٌ ہے، اس لیے اس کی جمع اَفْوَاهٌ آتی ہے، فَاهَ (ن) سے، منھ سے بولنا (۴) مَرْضَاۃٌ (بالفتح) خوشنودی حاصل کرنے کی جگہ، رِضًی مصدر (س) رَضِیَ ماضی۔

ترکیب: السواک مبتدا، مطهرة شبہ فعل، للفم جار مجرور مل کر متعلق شبہ فعل کے، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مرضاۃ شبہ فعل، للرب جار مجرور ہو کر متعلق شبہ فعل کے، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۱۴) اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی (بخاری)

ترجمہ: (یاد رکھو کہ) اوپر کا ہاتھ (یعنی دوسروں کو دینے والا) نیچے کے ہاتھ (یعنی دوسروں سے مانگنے والے) سے بہتر ہے۔

فائدہ: مطلب یہ کہ دنیاداروں سے سوال کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

لغات: (ا) یَدٌ ج اَیْدِیُ بمعنی ہاتھ (۲) عُلْیَا اسم تفضیل، عُلُوٌّ مصدر (ن) سے بلند ہونا۔ (۳) السُّفْلٰی (بالضم) اَسْفَلُ کا مونث ہے بمعنی پست، نیچا، سفِل سَفُوْلًا (ن،س) پست اور نیچا ہونا، حقیر ہونا۔

ترکیب: الیدالعلیا مرکب توصیفی ہوکر مبتدا، خیر اسم تفضیل من حرف جار، الید السفلیٰ مرکب توصیفی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔

(۱۵) اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا (بیہقی)

ترجمہ: غیبت کرنا زنا سے زیادہ سخت ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آدمی زنا کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو چونکہ زنا کاری اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی ہے اس لیے وہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے اور اس کو بخش دیتا ہے اور غیبت چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس لیے اللہ تعالیٰ غیبت کرنے والے کو اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

لغات: غِیْبَةٌ پیٹھ پیچھے کی بدگوئی، غیبةٌ مصدر باب (ض) سے چھپنا پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا (۲) اَشَدُّ اسم تفضیل، شِدَّةٌ مصدر باب (ن) سے، بمعنی قوی ہونا (۳) زِنَا مصدر باب (ض) بمعنی زنا کرنا۔

ترکیب: الغیبة مبتدا، اشد اسم تفضیل، من الزنا جار مجرور متعلق اشد اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔

(۱۶) اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (مسلم)

ترجمہ: طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایمان سے تو چھوٹے اور بڑے (صغیرہ، کبیرہ) گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور وضو سے چھوٹے (صغیرہ) گناہ بخشے جاتے ہیں، اس اعتبار سے طہارت کو ایمان کا آدھا درجہ حاصل ہوا۔

لغات: (۱) اَلطُّهُوْرُ مصدر باب (ن، ک) بمعنی پاک ہونا (۲) شَطْرٌ مصدر بمعنی نصف حصہ جزء، جانب، ج شُطُوْرٌ، شطرٌ مصدر دو برابر حصوں میں کرنا باب (ن) (۳) اِیْمَانٌ مصدر۔

ترکیب: الطهور مبتدا، شطر مضاف، الایمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(۱۷) اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَکَ اَوْعَلَیْکَ (مسلم)

ترجمہ: قرآن یا تو تمہارے لیے سند بنے گا یا تمہارے خلاف سند بنے گا۔

فائدہ: یعنی دنیا میں اگر قرآن پر عمل کروگے تو وہ آخرت میں تمہارے حق میں حجت اور سند بن جائے گا بایں طور پر کہ وہ تمہاری سفارش کرے گا اور نجات دلائے گا اور اگر قرآن پر عمل نہیں کروگے تو پھر وہ آخرت میں تمہارے خلاف حجت بنے گا اور سند بن جائے گا کہ جھگڑے گا اور تمہیں عذاب میں گرفتار کرائے گا۔ (مظاہر حق ج (۱) ۳۱۲)

لغات: (۱) حُجَّةٌ (بالضم) دلیل، برہان ج حُجَجٌ، حِجَاجٌ (ن) حَجَّهٗ، حُجًا دلیل میں غالب ہونا۔

ترکیب: القراٰن مبتدا، حجة موصوف، لام حرف جار، ک مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنة کے متعلق ہو کر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، او حرف عطف، علی حرف جار ک مجرور، جار مجرور کائنة کے متعلق ہو کر صفت، حجة موصوف کی، موصوف صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۱۸) اَلْجَرْسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ (مسلم)

ترجمہ: گھنٹال شیطان کے گانوں میں سے ہے۔

فائدہ: جرس کو مزامیر الشیطٰن اس وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ وہ انسان کو ذکر واستغراق اور مشغولیتِ عبادت سے باز رکھتا ہے۔

لغات: (۱) جُرْسٌ گھنٹہ ج اَجْرَاسٌ (۲) مَزَامِیْرُ واحد مِزْمَارٌ بمعنی بانسری۔

ترکیب: الجرس مبتدا، مزامیر الشیطٰن مرکب اضافی ہوکر خبر۔

(۱۹) اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ (مسلم)

ترجمہ: عورتیں شیطان کے جال ہیں۔

فائدہ: اس لیے کہ عورتوں کے ذریعہ شیطان انسانوں کا شکار کرتا ہے اور ان کو گناہوں میں ڈالتا ہے۔

لغات: (۱) اَلنِّسَاءُ ...... اِمْرَاَةٌ کی جمع ہے من غیر لفظه (۲) حَبَائِلُ جمع ہے حِبَالَةٌ کی بمعنی پھندا۔

ترکیب: النساء مبتدا حبائل الشیطن مرکب اضافی ہوکر خبر۔

(۲۰) اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ (ترمذی)

ترجمہ: کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے۔

فائدہ: یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں برابر اور شریک ہیں نہ کہ مقدار میں تشبیہ دینا مراد ہے۔

لغات: (۱) طَاعِمٌ اسم فاعل، طَعْمٌ مصدر باب (س) کھانا (۲) الشَّاكِرُ اسم فاعل شُکْرٌ مصدر سے شکر ادا کرنا (۳) صَائِمٌ اسم فاعل، صَوْمٌ و صِیَامٌ مصدر باب (ن) روزہ رکھنا (۴) صَابِرٌ اسم فاعل، صَبْرٌ مصدر باب (ض) صبر کرنا، روکنا۔

ترکیب: الطاعم موصوف الشاکر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، کالصائم

میں ک حرف جر، صائم موصوف الصابر صفت،موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔

(۲۱) اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ. (بیہقی)

ترجمہ: اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے اور انسانوں سے دوستی نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا آدھا علم ہے۔

فائدہ: حدیث کے پہلے جز کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اور اپنے متعلقین کی ضروریاتِ زندگی میں خرچ کرنے میں نہ تو اسراف کرنا اور نہ تنگی اور سختی کرنا بلکہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا زندگی کا آدھا سرمایا ہے۔

دوسرے جز کا مطلب یہ ہے کہ اچھے لوگوں کے ساتھ محبت ظاہر کرنا اور ان کی محبت کو اپنے معاملات واحوال میں خیر و برکت کا سرچشمہ جاننا اس عقل کا نصف حصہ ہے جو حسن معاشرت کی ضامن ہے گویا پوری عقلمندی یہ ہے کہ انسان کوئی کسب و پیشہ اور سعی و محنت کر کے جائز روزی حاصل کرے۔

تیسرے جز کا مطلب یہ ہے کہ کسی علمی مسئلہ میں خوب سمجھ کر اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے۔

لغات: (۱) اِقْتِصَادٌ مصدر باب افتعال سے، درمیانی راہ اختیار کرنا (۲) نَفَقَةٌ اسم مصدر ہے اِنْفَاقٌ کا ج نَفَقَاتٌ (۳) نِصْفٌ آدھا ج اَنْصَافٌ (۴) مَعِيْشَةٌ مصدر باب (ض) سے زندگی گزارنا، اجوف یائی مادہ ع ی ش۔

............(۱) التَّوَدُّدُ مصدر باب تفعل سے وَدٌّ مادہ ہے باب (س) بمعنی محبت کرنا، چاہنا (۲) نَاسٌ اسم جمع ہے، بمعنی لوگ، یہ قَوْمٌ اور رَهْطٌ کے مانند جمع کے لیے

وضع کیا گیا ہےاس کاواحد نہیں ہے(۳) عَقْلٌ جمع عُقُوْلٌ، عَقْلٌ مصدر باب(ض) سے بمعنی روکنا، سمجھنا، عقل والا ہونا۔

ترکیب: **اقتصاد** مصدر مبتدا، **فی النفقة** جارمجرور ہوکر متعلق **اقتصاد** مصدر کے، **نصف المعیشة** مرکب اضافی ہوکر خبر۔

............**التودد** مصدر مبتدا، **الی الناس** متعلق مصدر کے، **نصف العقل** مرکب اضافی ہوکر خبر۔

............**حسن السوال** مرکب اضافی ہوکر مبتدا، **نصف العلم** مرکب اضافی ہوکر خبر۔

(۲۲) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ (ابن ماجه)

ترجمہ: گناہوں سے (صحیح اور پختہ) توبہ کرنے والا اس شخص کے مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

فائدہ: یہ بات جان لینی چاہیے کہ جب کوئی گنہ گار شخص صدق دلی کے ساتھ اپنے گناہ پر شرمندہ و نادم ہوتا ہے اور شرائط معتبرہ کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا کیوں کہ خود حق تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اور وہ (اللہ) ایسا ہے جو اپنے بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے۔

لغات: (۱) اَلتَّائِبُ اسم فاعل، توبہ کرنے والا، نادم ہونے والا، رجوع کرنے والا تَابَ، تَوْبَةً (ن) متوجہ ہونا، (۲) اَلذَّنْبُ گناہ ج ذُنُوْبٌ۔

ترکیب: **التائب**......**الف لام** ...... اسم موصول، **الذی** کے معنی میں، **تائب** اسم فاعل ضمیر **فاعل**، **من** حرف جار **ذنب** مجرور، جارمجرور ہوکر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، **کمن**...... **ک** حرف تشبیہ **من** اسم موصول، **لا** لائے نفی جنس، **ذنب** اس کا اسم، **له** جارمجرور مل کر

ظرف مستقر ہوکر لا کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۲۳) اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ (ترمذی)

ترجمہ: عقل منداور بہادر شخص وہ ہے جو ذلیل (اور فرمانبردار) کردے اپنے نفس کو اللہ کے حکم کا اور نیک عمل کرے اپنے واسطے موت کے بعد کے لیے۔

اور بیوقوف وہ شخص ہے جو تابع کرے اپنے نفس کو نفسانی خواہشات کے اور اللہ سے مغفرت کی تمنا کرے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مومن وہ شخص ہے جو اپنے اندر اتنی طاقت اور مضبوطی رکھے کہ اس کا نفس اپنی خواہشات کے فریب میں مبتلا نہ کر سکے۔

اور نادان مومن وہ ہے جو اس درجہ کمزور وناتواں ہو کہ اس کا نفس اس کو اپنی خواہشات کا اسیر بنالے، لہٰذا گناہ ومعصیت کی راہ کو ترک نہ کرنا اور توبہ واستغفار وعمل خیر کے ذریعہ اپنی زندگی کو پاکیزہ نہ بنانا اور خدا ورسول کی مرضی کے خلاف چلنا اور پھر یہ امید رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا اور دین ودنیا کی فلاح وکامیابی سے نوازے گا، نفس کا دھوکہ اور شیطان کی فریب کاری ہے اور گمراہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لغات (۱) اَلْکَیِّسُ ج اَکْیَاسٌ، کَیْسٌ، کِیَاسَةٌ مصدر باب (ض) (اجوف یائی) عقلمند ہونا چالاک ہونا (۲) دَانَ فعل ماضی دَیْنٌ (اجوف یائی) ذلیل کرنا (۳) نَفْسٌ ج نُفُوْسٌ، اَنْفُسٌ بمعنی روح، خون، آدمی، ارادہ (۴) عَمِلَ فعل ماضی عَمَلٌ مصدر باب (س) عمل کرنا (۵) بَعْدُ ظرف زمان میں سے ہے (۶) مَوْتٌ مصدر باب (ن) مرنا (اجوف واوی) (۷) عَاجِزٌ اسم فاعل (ج) عَوَاجِزُ عَجْزٌ مصدر باب (ض) عاجز ہونا (۸) اِتَّبَعَ فعل ماضی اِتِّبَاعٌ مصدر باب افتعال سے مادہ تَبْعٌ باب (س)

سے فرمانبردار رہونا(۹)ھَوٰی خواہش مصدر باب (س) بمعنی چاہنا، محبت کرنا (۱۰) تَمَنّٰی فعل ماضی تَمَنّٰی مصدر باب تفعل سے بمعنی تمنا کرنا، خواہش کرنا۔

ترکیب: الکیس مبتدا، من اسم موصول، دان فعل ماضی، ضمیر فاعل، نفسه مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، عمل فعل ماضی، ضمیر فاعل، ل حرف جار، ما موصولہ، بعد مضاف الموت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل مقدر کے، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق عمل فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

واو عاطفہ، العاجز مبتدا، من اسم موصول، اتبع فعل ضمیر هو کی فاعل، نفسه مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، هواها مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل ودونوں مفعول سے مل کر معطوف علیہ، تمنی فعل، ضمیر فاعل، علی الله جار مجرور متعلق فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۲۴) اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ

(بیہقی)

ترجمہ: مسلمان الفت ومحبت کا مقام ومخزن ہے اور اس شخص میں بھلائی نہیں جو الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے الفت کی جاتی ہے۔

فائدہ: مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت وموانست اور الفت وشفقت ہی کے ذریعہ اتحاد ویگانگت اور اتفاق ویکجہتی کی دولت حاصل کر سکتے ہیں اور اگر وہ باہمی الفت ومحبت کی روح کو ختم کر دیں تو پھر ان میں تفرقہ پڑ جائے گا اور وہ انتشار کا شکار ہو جائیں گے۔

لغات: (۱) مَأْلَفٌ (ظرف) بمعنی دوستی ومحبت کی جگہ ج مَاٰلِفٌ، اَلِفَ (س) اَلِفًا

مانوس ہونا، محبت کرنا (۲) خَیْرٌ نیکی بھلائی جمع اَخْیَار، خِیَار یہ مخفف ہے اَخْیَرُ اسم تفضیل کا خَیْرٌ مصدر باب (ض) بمعنی اچھا ہونا۔

ترکیب: المؤمن مبتدا، مالف خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ برائے تفصیل لا نافیہ، خیر اسم تفضیل لا کا اسم، فیمن ...... فی حرف جار من اسم موصول، لایالف فعل با فاعل ہو کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، لایولف فعل مجہول ضمیر نائب فاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر، لا اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲۵) اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ (بیہقی)

ترجمہ: راگ گانا اس طرح دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ راگ گانا انسانی قلب و روح کے لیے ایک آزار ہے کہ جس کا ثمرہ نفاق ہے، یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ راگ گانا انسان میں نفاق و فسادِ باطن کے پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔

لغات: (۱) اَلْغِنَاءُ بمعنی گانا (۲) یُنْبِتُ اِنْبات (افعال) اگانا (ن) نَبَتًا و نَبَاتًا اگنا، اگانا (۳) نِفَاقٌ باب مفاعلۃ کا مصدر بمعنی دل میں کفر کو چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا (۴) قَلْبٌ دل ج قُلُوْبٌ، قَلْبٌ بمعنی پلٹنا (۵) اَلزَّرْعُ کھیتی ج زُرُوْعٌ زَرْعٌ بونا مصدر (ف)۔

ترکیب: الغناء مبتدا، ینبت فعل ضمیر فاعل، النفاق مفعول بہ، فی القلب جار مجرور سے مل کر متعلق اول، کما میں ک حرف جار برائے تشبیہ، ما اسم موصول، ینبت فعل، الماء فاعل، الزرع مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر صلہ،

موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر خبر۔

(۲۶) اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَ صَدَقَ (ترمذی)

ترجمہ: قیامت کے دن تاجروں کا حشر فاجروں یعنی دروغ گو اور نافرمان لوگوں کے ساتھ ہوگا، ہاں وہ تاجر اس سے مستثنیٰ ہوں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی (خیانت نہیں کی اور دھوکہ نہیں دیا) اور نیکی کی اور سچ بولے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو تاجر دروغ گو، خیانت دار اور دھوکہ باز ہیں ان کا حشر فجار کے ساتھ ہوگا اور جو تاجر پرہیزگار اور نیکوکار ہیں ان کا حشر ابرار کے ساتھ ہوگا۔

لغات: (۱) تُجَّارٌ جمع ہے تَاجِرٌ کی سوداگر، تِجَارَةٌ مصدر تجارت کرنا، باب (ن) (۲) يُحْشَرُوْنَ فعل مضارع مجہول، حَشْرٌ مصدر باب (ن) جمع کرنا (۳) يَوْمٌ دن ج اَيَّامٌ (۴) اَلْقِيَامَةُ قبروں سے اٹھنے کا دن قِيَاماً مصدر باب (ن) کھڑا ہونا (۵) فُجَّارٌ جمع ہے فَاجِرٌ کی فُجُوْرٌ مصدر بدی کرنا، نافرمانی کرنا، باب ن (۶) اِتَّقٰى فعل ماضی اِتِّقَاءٌ مصدر پرہیزگار ہونا، پرہیز کرنا (۷) بَرَّ فعل ماضی بِرٌّ مصدر باب (س) نیکی کرنا (۸) صَدَقَ فعل ماضی صِدْقٌ مصدر، سچ بولنا باب (ن)۔

ترکیب: التجار مبتدا، یحشرون فعل مضارع مجہول، ضمیر هم کی ذوالحال، یوم القیامة مفعول فیہ، فجار حال ذوالحال حال سے مل کر مستثنیٰ منہ، الا حرف استثناء، من اسم موصول، اتقی فعل با فاعل ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، بر معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ، صدق معطوف، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر یحشرون کا نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد ہو کر خبر۔

(٢٧) اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ (ترمذی)

ترجمہ: سچا، امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ (جنت میں) ہوگا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو کاروباری شخص سچائی و دیانت داری اور امانت کے اوصاف سے متصف ہوگا تو گویا اس کی زندگی تمام صفات کمالیہ سے مزین ہوگی، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ میدان حشر میں نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا کہ جس طرح وہاں کی ہولناکیوں کے وقت یہ تینوں طبقے رحمتِ الٰہیہ کے سائے میں ہوں گے، اسی طرح وہ شخص بھی رحمتِ الٰہی کے خاص سائے میں ہوگا۔

لغات: (۱) صَدُوْقٌ ہمیشہ سچ بولنے والا صفت مشبہ ہے، صِدْقٌ مصدر باب (ن) سچ بولنا (۲) اَمِيْنٌ صفت مشبہ ج اُمَنَاءُ، اَمَانَةٌ مصدر (ک) امانت دار ہونا (۳) نَبِيّيْنَ نَبِیٌّ کی جمع ہے، نَبَاءٌ مصدر باب (ف) خبر دینا (۴) صِدِّيْقٌ بہت سچ بولنے والا صیغۂ مبالغہ (۵) شُهَدَاءُ جمع ہے شَهِيْدٌ صفت مشبہ کی، شَهَادَةٌ مصدر باب (س) گواہی دینا۔

ترکیب: التاجر موصوف، الصدوق صفت اول، الامین صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، مع مضاف، النبیین معطوف علیہ، واو عاطفہ، الصدیقین معطوف علیہ معطوف، الشھداء معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر۔

(٢٨) اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ (بخاری)

ترجمہ: بڑے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جان کا مارنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔

فائدہ: عقوق بمعنی ایذا دینے کے بھی آتا ہے، لہٰذا شریعت نے نہ صرف یہ کہ والدین کی نافرمانی کو بڑا گناہ قرار دیا بلکہ یہ بھی حکم دیا ہے کہ مسلمان ماں باپ کو نہ کوئی اذیت پہنچائی جائے اور نہ ناحق ان کو ستایا جائے، ویسے تو کافر والدین کو بھی اذیت پہنچانے سے روکا گیا ہے لیکن ان کو کفر کی لعنت سے نکالنے اور قبول اسلام پر آمادہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ تھوڑے بہت سخت برتاؤ کی اجازت ہے بشرطیکہ وہ سخت برتاؤ قطعی طور پر ناگزیر نہ ہو اور اخلاق وانسانیت سے گرا ہوا نہ ہو اور اطاعت وفرمانبرداریِ والدین کا مطلب یہ ہے کہ اگر اچھے کام کا حکم دیں یا خلاف شرع چیزوں سے روکیں تو ان کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور اگر خلاف شرع چیزوں کا حکم کریں مثلاً ترک واجبات کا یا حج وغیرہ سے باز رہنے کا تو اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

یمین غموس اس جھوٹی قسم کو کہتے ہیں جس کا تعلق گذشتہ چیز سے ہو مثلاً کوئی شخص کسی فعل گذشتہ کے بارے میں اس طرح قسم کھائے کہ خدا کی قسم میں نے فلاں کام نہیں کیا ہے حالانکہ اس نے وہ کام کیا ہے تو یہ قسم یمین غموس کہلائے گی۔

لغات: (۱) کَبَائِرٌ جمع ہے کَبِیْرَةٌ کی بمعنی بڑا گناہ کِبْرٌ مصدر باب (ک) بڑا ہونا (۲) اِشْرَاکٌ مصدر باب افعال، شریک کرنا (۳) عُقُوْقٌ مصدر باب (ن) نافرمانی کرنا (۴) وَالِدَیْنِ تثنیہ ہے (بحالت جر) وَالِدٌ کا بمعنی جننے والا یعنی ماں باپ (۵) قَتْلٌ مصدر باب (ن) قتل کرنا (۶) نَفْسٌ ج نُفُوْسٌ جان (۷) یَمِیْنٌ واحد لفظ ہے بمعنی قسم، داہنا ہاتھ وغیرہ، جمع اَیْمَانٌ (۸) غَمُوْسٌ صفت شبہ ہے ج غُمُسٌ، غَمْسٌ باب (ض) ڈبونا۔

ترکیب: الکبائر مبتدا، الاشراک مصدر، باللّٰہ جار مجرور مل کر متعلق مصدر ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، عقوق الوالدین مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ، قتل النفس مرکب اضافی ہو کر معطوف ثانی، واو عاطفہ الیمین

الغموس مرکب توصیفی ہوکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر خبر۔

(۲۹) اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی صَدْرِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: نیکی خوش خلقی کا نام ہے (نیکی کی عمدہ صورت خوش خلقی ہے) اور گناہ وہ (کام) ہے جو تمہارے دل میں تردد پیدا کردے (شک میں ڈال دے) اور تم اس بات کو پسند نہ کرو کہ لوگ تمہارے کام سے واقف ہوجائیں۔

فائدہ: ''تردد پیدا کردے'' کا مطلب یہ ہے کہ جب تم کوئی ایسا کام کرو جس پر تمہارے دل کو اطمینان نہ ہو بلکہ اس کی وجہ سے دل ودماغ میں ایک خلش پیدا ہوجائے تو سمجھ لو کہ تمہارا وہ کام بہتر نہیں ہے بلکہ گناہ کا باعث ہے لیکن واضح ہو کہ اس بات کا تعلق اس شخص سے ہے جس کا سینہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہو اور اس کا دل نور تقویٰ سے روشن ہو''اور تم اس بات کو پسند نہ کرو'' یہ گویا گناہ کی دوسری پہچان بیان فرمائی گئی ہے لیکن اس کا بھی تعلق انہیں لوگوں سے ہے جو اچھے احوال والے ہوں۔

لغات: (۱) بِرٌّ نیکی باب (س) (۲) خُلُقٌ (بضم لام والسکون) عادت ج اَخْلَاقٌ (۳) اِثْمٌ گناہ ج اٰثَامٌ (۴) حَاکَ فعل ماضی حَوکٌ مصدر باب (ن) شک میں ڈالنا (۵) صَدْرٌ سینہ ج صُدُوْرٌ (۶) کَرِھْتَ فعل ماضی کَرَاھَۃٌ مصدر باب (س) برا جاننا (۷) یَطَّلِعُ اِطِّلَاعٌ مصدر باب افتعال جاننا۔

ترکیب: البر مبتدا، حسن الخلق مرکب اضافی ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الاثم مبتدا، ما موصولہ، حاک فعل بافاعل، فی حرف جار، صدرک مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف اول، واو عاطفہ کرھت فعل بافاعل، اَنْ مصدریہ، یطلع فعل، علیہ

جارمجرور ہوکر متعلق فعل کے، النا س فاعل، فعل اپنے فاعل متعلق سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر مفعول بہ کـرھت فعل کا، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۳۰) اَلْـخَـلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عَيَالِهٖ (بیہقی)

ترجمہ: مخلوق خدا کا کنبہ ہے لہٰذا خدا کے نزدیک مخلوق میں کا بہترین وہ شخص ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرے۔

فائدہ: عیال کے معنی متعلقین کے ہیں اور متعلقین کا اطلاق ان افراد پر ہوتا ہے جن کی پرورش جن کا کھانا پینا اور جن کی ضروریات زندگی کی تکمیل اس شخص کے ذمہ ہوتی ہے اور وہ ان کے اخراجات اپنے روپے پیسے سے پورا کرتا ہے لہٰذا اس معنی میں عیال کی نسبت غیر اللہ کی طرف تو مجازی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا "زمین پر چلنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔"

لغات: (۱) خَـلْـقٌ مخلوق، خَـلْـقٌ مصدر (ن) پیدا کرنا (۲) عِيَـالٌ جمع ہے عَيِّـلٌ کی گھر کے لوگ، اہل وعیال (۳) اَحَـبُّ اسم تفضیل، محبوب، حُـبٌّ مَـحَبَّةٌ مصدر (ض) محبت کرنا اور باب (ک،س) سے بہ صلہ الٰی محبوب ہونا۔

ترکیب: الخلق مبتدا، عیال اللہ خبر، فا تفصیلیہ، احب اسم تفضیل مضاف، الخلق مضاف الیہ، الی اللہ متعلق احب کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، من اسم موصول، احسن فعل بافاعل، الی عیالہ متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۳۱) اَلْـمُـسْـلِـمُ مَـنْ سَـلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بیہقی، ترمذی)

ترجمہ: (کامل اور سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذا) سے مسلمان محفوظ رہیں۔

فائدہ: صحیح معنی میں مومن وہی ہے جس کا وجود مخلوق خدا کے لیے باعث اطمینان وراحت ہو، لوگوں کو اس پر پورا پورا اعتماد وبھروسہ ہو، اس کی امانت ودیانت، عدالت وصداقت اس طرح نمایاں ہو کہ نہ تو کسی کو اپنے مال کے ہڑپ کر جانے کا خوف ہو اور نہ اپنی جان وآبرو کے نقصان کا خدشہ ہو اور درحقیقت حقیقی مجاہد وہی ہے جو اپنی نفسانی خواہشات کی لگام کو قابو میں رکھے اور ممنوعات شرع سے باز رہے۔

لغات: (۱) مُسْلِمٌ فرمانبردار، اسم فاعل اِسْلَامٌ مصدر باب افعال مجرد میں سَلِمَ سَلَامَةٌ مصدر (س) محفوظ رہنا (۲) لِسَانٌ زبان ج اَلْسِنَةٌ، اَلْسُنٌ، لُسُنٌ، لِسَانَاتٌ، لِسَانٌ میں مذکر ومونث دونوں برابر ہیں (۳) يَدٌ ہاتھ ج اَيْدِیْ

ترکیب: المسلم مبتدا، من اسم موصول، سلم فعل، المسلمون فاعل، من حرف جار، لسانه مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، یده مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۳۲) **اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ** (ترمذی)

ترجمہ: (پکا وصادق) مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان واپنے مال کو مامون سمجھیں۔

لغات: (۱) اَمِنَ فعل ماضی اَمْنٌ، اَمَنٌ، اَمَانَةٌ مصدر باب (س) مطمئن ہونا (۲) دِمَاءٌ جمع ہے دَمٌ کی بمعنی خون (۳) اَمْوَالٌ جمع ہے مَالٌ کی۔

ترکیب: المؤمن مبتدا، من اسم موصول، امنه...... امن فعل ماضی، ہٗ مفعول بہ، الناس فاعل، علیٰ حرف جار، دمائهم مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اموالهم مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر

متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۳۳) وَالْمُهَاجِرُمَنْ هَجَرَالْخَطَايَاوَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُمَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ

(ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: مہاجر وہ ہے جس نے تمام چھوٹے بڑے گناہوں کو ترک کر دیا اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی طاعت وعبادت میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

فائدہ: حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو ترک کر دیا جن سے اللہ اور اللہ کے رسول نے منع کیا ہے۔

اور حقیقی مجاہد وہ نہیں ہے جو دشمن سے جنگ کرتا ہے بلکہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفسِ امّارہ سے جہاد کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی خاطر نفس کی تمام خواہشات کو موت کے گھاٹ اتار دے۔

لغات: (۱) مُهَاجِرٌ اسم فاعل مُهَاجَرَةٌ مصدر باب مفاعلت وطن چھوڑنا (۲) خَطَايَا جمع ہے خَطِيْئَةٌ کی گناہ (۳) مُجَاهِدٌ اسم فاعل مُجَاهَدَةٌ مصدر باب مفاعلة، جہاد کرنا، محنت کرنا، جَاهَدَ فعل ماضی مُجَاهَدَةٌ سے، طَاعَةٌ فرمانبرداری ج طَاعَاتٌ۔

ترکیب: المهاجر مبتدا، من اسم موصول هجر فعل بافاعل، الخطايا معطوف علیہ، واو عاطفہ، الذنوب معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

المجاهد مبتدا، من اسم موصول، جاهد فعل بافاعل، نفسه مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فی حرف جار طاعة اللّٰه مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۳۴) اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ (ترمذی)

ترجمہ: گواہ مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعا علیہ کے ذمہ۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں گواہ پیش کرنا مدعی کا حق ہے اور اگر مدعیٰ علیہ مدعی کے دعویٰ کو صحیح ماننے سے انکار کردے اور گواہ نہ ہوں اور مدعی اس سے قسم کھانے کا مطالبہ کرے تو مدعیٰ علیہ پر قسم کھانا لازم ہے۔

لغات: (۱) بَیِّنَةٌ گواہ، دلیل ج بَیِّنَاتٌ ظاہر کرنے والا، بَیَانٌ ظاہر ہونا مصدر باب (ض) (۲) مُدَّعِیٌّ اسم فاعل، اصل میں مُدْتَعِیٌ تھا، بروزن مُجْتَنِبٌ ...... اِدِّعَاءٌ مصدر باب افتعال سے، اس میں '' تا '' افتعال ''دال'' سے بدل کر مدغم ہوگئی ہے، دعویٰ کرنے والا مُدَّعٰی اسم مفعول اصل میں مُدْتَعَوٌ تھا'' تا ''دال میں مدغم ہوگئی، واؤ کو تیسری جگہ سے چوتھی جگہ ہونے کی وجہ یا کردیا (۲) یا متحرک ماقبل مفتوح کا الف ہوا۔

ترکیب: البینة مبتدا، علی المدعی جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الیمین مبتدا، علی المدعیٰ علیہ جارمجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۳۵) اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ

(ترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: (ایک) مسلمان (دوسرے) مسلمان کے لیے آئینہ ہے اور (ایک) مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، جو اس سے (ہر اس برائی وعیب کی چیز) کو دور کرتا ہے جس میں اس کے لیے نقصان اور ہلاکت ہے اور اس کی عدم موجودگی میں بھی (اس کے حقوق اور مفاد) کا تحفظ کرتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس طرح آئینہ دیکھنے والا آئینہ میں اپنے خدوخال کو دیکھتا ہے اوراس میں جو عیب وخرابی ہوتی ہے اس سے آگاہ ہو جاتا ہے خواہ وہ عیب کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، اسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے حق میں اتنا حساس اور بہی خواہ ہونا چاہیے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی میں کوئی عیب دیکھے اوراس کو کسی برائی میں مبتلا پائے تو اس کو فوراً آگاہ کر دے اوراس عیب و برائی کی مضرت وہلاکت واضح کر دے۔

لغات: (۱) مِرْاٰةٌ آئینہ،اسم آلہ رُؤْيَةٌ مصدر باب(ف) ج مَرَاءٍ و مَرَايَا (۲) اَخٌ بھائی ج اِخْوَةٌ اِخْوَانٌ (۳) يَكُفُّ فعل مضارع كَفٌّ مصدر باب(ن) روکنا(۴) ضَيْعَةٌ اسم مصدر نقصان(ض) سے ضَيْعاً بمعنی ضائع کرنا ضَيْعَةٌ بمعنیٰ جائیداد بھی ہے ج ضِيَاعٌ (۵) يَحُوْطُ فعل مضارع حَوْطٌ مصدر باب(ن) حفاظت کرنا(٦) وَرَاءَ ظرف مکان بمعنی پیچھے نیز بمعنی علاوہ۔

ترکیب: المومن مبتدا، مراۃالمؤمن مرکب اضافی ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، المومن مبتدا، اخوالمومن مرکب اضافی ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ (ہوکر مبتدا) یکف فعل بافاعل، ضیعتہٗ مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، یحوط فعل بافاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، من وراء ......من حرف جار وراء مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر خبر۔

(۳٦) اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ (مسلم)

ترجمہ: سارے مسلمان ایک شخص کے (اعضاء وجسم) کے مانند ہیں کہ اگر اس کی آنکھ

دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم بے چین و مضطرب ہو جاتا ہے اور اگر اس کا سر دکھتا ہے تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔

فائدہ: (۱) کَرَجُلٍ واحدٍ کا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک آدمی کے اعضاء کی طرح ہیں۔

اِن شتکٰی الخ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آدمی کے بدن کے کسی ایک جز کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے بدن کو ہوتی ہے اسی طرح سارے مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے رنج وغم درددکھ میں شامل ہیں

بنی آدم اعضاے یکدیگرند — کہ درآفرینش زیک جوہراند

چو عضوے بدردآورد روزگار — دگر عضو ہارانماند قرار

لغات: (۱) وَاحِدٌ ایک، اکیلا، اسم فاعل وَحْدٌ وَحْدَةٌ مصدر باب (ض) ایک ہونا، تنہا ہونا (۲) اِشْتَکٰی فعل ماضی اِشْتِکَاءٌ مصدر شکایت والا ہونا، بیمار ہونا، مجرد میں شِکَایَةٌ مصدر باب (ض) شکایت کرنا، فریاد کرنا (۳) عَیْنٌ آنکھ پانی کا چشمہ ج اَعْیَانٌ، عُیُوْنٌ ، اَعْیُنٌ مصدر باب (ض) دیکھنا (۴) رَاْسٌ سر ج رُءُ وْسٌ ۔

ترکیب: المؤمن مبتدا، کرجل واحد میں ک حرف جر، رجل واحد مرکب توصیفی ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر (اول)، ان حرف شرط، اشتکی فعل، عینہ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، اشتکی فعل، کلہ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ان حرف شرط، اشتکی فعل، راسہ فاعل، فعل فاعل سے مل کر شرط، اشتکی فعل، کلہ فاعل، فعل فاعل مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر معطوفہ (خبر ثانی) ہوا۔

(۳۷) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ

نَوْمَهٗ وَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں نہ تو (آرام وراحت سے) سونے دیتا ہے اور نہ (ڈھنگ سے) کھانے پینے دیتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص (کہیں سفر میں جائے اور) اپنے سفر کی غرض کو پورا کرلے تو اس کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے پاس آنے میں جلدی کرے۔

فائدہ: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ سفر اپنی صورت کے اعتبار سے جہنم کے عذاب کی انواع میں سے ایک نوع ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا'' جیسے جسمانی تکلیف اور روحانی اذیت کے اعتبار سے کسی شخص کے حق میں سفر پریشانیوں اور صعوبتوں کا ذریعہ ہونے سے کم نہیں ہوتا، خصوصاً اس دور میں جب کہ آج کی طرح سفر کے تیز رفتار اور اطمینان بخش ذرائع نہیں تھے۔

حدیث میں سفر کی بطور خاص دو پریشانیوں کا جو ذکر کیا گیا ہے کہ سفر کے دوران نہ تو وقت پر اور طبیعت کے موافق کھانا پانی ملتا ہے اور نہ آرام وچین کی نیند نصیب ہوتی ہے، یہ تو محض مثال کے طور پر ہے، ورنہ سفر میں تو نہ معلوم کتنے ہی دینی اور دنیاوی امور فوت ہوتے ہیں جیسے جمعہ وجماعت کی نماز سے محرومی رہتی ہے، اہل بیت اور دیگر اقرباء کے حقوق بروقت ادا نہیں ہوتے اور گرمی وسردی کی مشقتوں وتکلیفوں کے علاوہ دوسری پریشانیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

لغات: (۱) سَفَرٌ بمعنی سفر ج اَسْفَارٌ (۲) قِطْعَةٌ ٹکڑا ج قِطْعَاتٌ، قَطْعٌ مصدر باب (ف) کاٹنا (۳) عَذَابٌ، تکلیف ج اَعْذِبَةٌ (۴) نَوْمٌ مصدر باب (ن) سونا (۵) طَعَامٌ کھانا ج اَطْعِمَةٌ (۶) شَرَابٌ شراب اور پینے کی چیز ج اَشْرِبَةٌ، شُرْبٌ مصدر (س) پینا (۷) قَضٰى فعل ماضی قَضَاءٌ مصدر باب (ض) پورا کرنا، فیصلہ کرنا

(۸) نَهَمَةٌ "نَهْمٌ" کااسم مرّۃٌ بمعنی ضرورت باب(س) مشتاق ہونا(۹) وَجْهٌ طرف، چہرہ ج وُجُوْهٌ (۱۰) يُعَجِّلُ فعل مضارع تَعْجِيْلٌ مصدر، جلدی کرنا باب تفعیل (۱۱) اَهْلٌ ج اَهْلُوْنٌ، اَهَالٍ، اَهَالِي ۔

ترکیب: السفر مبتدا، قطعة موصوف، من العذاب جارمجرورظرف مستقر ہوکرصفت، موصوف صفت مل کرخبراول، یمنع فعل احدکم مرکب اضافی ہوکرفاعل نومه مرکب اضافی ہوکرمعطوف علیہ، واو عاطفہ طعامه وشرابه معطوف فاذا...... فا تفصیلہ اذا شرطیہ قضی فعل احدکم فاعل نهمته مرکب اضافی ہوکرمفعول بہ، من وجهه مرکب اضافی ہوکرمتعلق قضٰی فعل، فليعجل ...... فا جزائیہ یعجل فعل بافاعل الیٰ اهله متعلق فعل کے،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کرجزاء،شرط اپنی جزا سے مل کر السفر مبتدا کی خبرثانی۔



نوع اخر منها

جملہ اسمیہ کی دووسری قسم

(۳۸) قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ (ابوداؤد)

ترجمہ: جہاد سے لوٹ کر آنا (بھی) جہاد کے مانند ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مجاہد اور غازی جب جہاد سے فارغ ہوکر اپنے گھر لوٹ آتا ہے تو اس کے لوٹنے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا جہاد کرنے میں، کیوں کہ مجاہد وغازی تو ہر وقت اللہ کی راہ میں اپنی جان پیش کرنے کی نیت رکھتا ہے، چنانچہ جب وہ کسی جہاد سے فارغ ہوکر گھر آتا ہے تو اس کی نیت یہی ہوتی ہے کہ کچھ دن راحت لے کر پھر جہاد کرنے کی طاقت وقوت پیدا کروں اور جوں ہی اللہ کی راہ کا بلاوا آوے فوراً میدان جنگ میں پہنچ کر نئے حوصلوں اور نئی امنگوں کے ساتھ دشمنانِ دین کے ساتھ نبرد آزمائی کروں۔

لغات: (۱) نَوْعٌ قسم ج اَنْوَاعٌ (۲) قَفْلَةٌ مَرَّةٌ کے لئے قَفْلٌ، قُفُوْلٌ مصدر باب (ن،ض) سفر سے واپس ہونا (۳) غَزْوَةٌ اور غَزْوٌ مصدر باب (ن) جہاد کرنا ج غَزْوَاتٌ

ترکیب: قفلة مبتدا، ک حرف جار برائے تشبیہ غزوةٌ مجرور، جار مجرور کائنة کے متعلق ہوکر خبر۔

(۳۹) مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ (رواه الشيخان)

ترجمہ: صاحب استطاعت کا (ادائیگی قرض میں) تاخیر کرنا ظلم ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص مثلاً کوئی چیز خریدے اور اس کی قیمت ادا کرنے کی

استطاعت رکھنے کے باوجود قیمت ادا نہ کرے، یا کسی کا قرضہ ہو اور ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود ادا کرنے میں تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے۔

لغات: (۱) مَطْلٌ مصدر باب (ن) ٹال مٹول کرنا (۲) غَنِیٌّ صفت شبہ ج اَغْنِیَاءٌ، مالدار غَنَاءٌ مصدر باب (س) مالدار ہونا۔

ترکیب: مطل الغنی مرکب اضافی ہو کر مبتدا، ظلم خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴۰) سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ (بیہقی)

ترجمہ: سفر میں جماعت (سفر کرنے والوں) کا امیر و سرداران کا خادم ہوتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ امیر و حاکم کو چاہیے کہ وہ قوم کی خدمت کریں اور ان کے مصالح پر نظر رکھیں، ان کے ظاہری باطنی حالات کی رعایت ملحوظ رکھیں اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی قوم اپنی جماعت کی خدمت میں لگا رہے تو حقیقت میں وہی شخص کثرت ثواب کی بناء پر اس قوم و جماعت کا سردار ہے، اگر چہ دیکھنے میں وہ پوری قوم و جماعت میں کتنی ہی کمتر حیثیت کا کیوں نہ ہو، کیوں کہ خدمتِ قوم کے علاوہ اور کوئی عمل افضل نہیں، الا یہ کہ کوئی شخص خدا کی راہ میں لڑے اور شہادت کا درجہ پائے۔

لغات: (۱) سَیِّدٌ صفت مشبہ ج اَسْیَادٌ، سَادَةٌ، سِیَادَةٌ مصدر باب (ض) سردار ہونا (۲) قَوْمٌ ج اَقْوَامٌ (۳) سَفَرٌ ج اَسْفَارٌ

ترکیب: سید القوم مرکب اضافی ہو کر مبتدا، فی السفر متعلق مقدم خادم شبہ فعل کے، خادم مضاف، هم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۴۱) حُبُّکَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ (ابو داؤد)

ترجمہ: تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان غلبہ محبت کی وجہ سے اپنی محبوب چیز کے عیب کو نہ دیکھنے کی

صلاحیت رکھتا ہے اور نہ سننے کی، اگر محبوب میں کوئی برائی دیکھتا بھی ہے تو اس کو اچھی چیز سمجھتا ہے اور اگر اس سے کوئی بری بات بھی سنتا ہے تو اس کو اچھا جانتا ہے۔

لغات: (۱) یُعْمِیْ فعل مضارع اِعْمَاءٌ مصدر اندھا کرنا مجرد میں عَمْیٌ مصدر باب (س) اندھا ہونا (۲) یُصِمُّ فعل مضارع اصل میں یُصْمِمُ تھا اِصْمَامٌ مصدر بہرا کرنا، مجرد میں صَمَمٌ باب (س) بہرا ہونا۔

ترکیب: حبک مصدر مضاف ک مضاف الیہ فاعل الشیء مفعول بہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (فاعل) اور مفعول سے مل کر مبتدا، یعمی فعل با فاعل معطوف علیہ، واو عاطفہ، یصم فعل با فاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۴۲) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (بیہقی و ابن ماجہ)

ترجمہ: دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

فائدہ: جو علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس سے مراد ایمانی اور دینی فرائض وضروریات کا وہ علم ہے جس سے خالی رہ کر کوئی مسلمان اپنے ایمان اور اپنے دین وآخرت کو نہیں پا سکتا۔

لغات: (۱) فَرِیْضَۃٌ ج فَرَائِضُ فَرْضٌ مصدر، فرض کرنا باب (ض)

ترکیب: طلب العلم مرکب اضافی ہو کر مبتدا، فریضۃ مصدر علی حرف جار کل مضاف مسلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔

(۴۳) مَاقَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی (رواہ ابو نعیم)

ترجمہ: جو مال قلیل ہو اور (دینی معاملات کی تکمیل یا زاد عقبیٰ پر) کفالت کرے وہ اس مال سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو زیادہ ہو اور عبادت خداوندی سے باز اور اطمینان وسکون کی زندگی سے محروم رکھے۔

لغات: (۱) قَلَّ ماضی قِلَّۃٌ مصدر باب (ض) کم ہونا (۲) کَفٰی ماضی کِفَایَۃٌ

مصدر باب(ض) کافی ہونا (۳) کَثُرَ ماضی کَثْـرَۃٌ مصدر باب(ک) زیادہ ہونا، اَلْھٰی ماضی باب افعال سے غافل کرنا مجرد میں باب(س) غافل ہونا۔

ترکیب: مـاقل ...... مـا اسم موصول، قل فعل بافاعل معطوف علیہ، واو عاطفہ، کفٰی فعل بافاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، خیر اسم تفضیل، من حرف جار مـا اسم موصول کثر فعل بافاعل معطوف علیہ واو عاطفہ، الھٰـی فعل بافاعل معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔

(۴۴) اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ (ترمذی)

ترجمہ: پچھلے پہر کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے۔

فائدہ: پچھلا پہر عام طور سے دل ودماغ کے سکون کا وقت ہوتا ہے، اس وقت نہ صرف یہ کہ خاطر جمعی حاصل رہتی ہے بلکہ وہ نزول ملائکہ سعادت اور قبولیتِ دعا کا وقت بھی ہے، اس لیے اس وقت جو خواب دیکھا جاتا ہے وہ زیادہ سچا ہوتا ہے۔

لغات: (۱) اَصْدَقُ اسم تفضیل صِدْقٌ مصدر باب(ن) سچا ہونا (۲) اَسْحَارٌ واحد سَحَرٌ صبح سے کچھ پہلے کا وقت۔

ترکیب: اصدق الرؤیا مرکب اضافی ہوکر مبتدا، بالاسحار جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر۔

(۴۵) طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ (بیہقی)

ترجمہ: حلال روزی کمانا فرض کے بعد ایک فرض ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی معاشی ضروریات کی کفالت کے لئے اپنے دست وبازو کی محنت سے کمانا فرض ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو فرائض مقرر کیے ہیں جیسے نماز، روزہ وغیرہ، پہلے ان کا درجہ ہے کہ ان فرائض کی تکمیل کے بعد حلال روزی کمانا فرض ہے۔

لغات: (۱) كَسْبٌ حاصل مصدر، کمائی ج اَكْسَابٌ، كَسْبٌ مصدر باب(ض) کمانا (۲) حَلَالٌ اور حِلَّةٌ مصدر باب(ض) حلال ہونا۔

ترکیب: "طلب کسب الحلال"......طلب مصدر مضاف، کسب مضاف الیہ مضاف، الحلال مضاف الیہ، مصدر مضاف اپنے جملہ مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، فریضة مصدر بعد مضاف الفریضة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف ہوا مصدر کا، مصدر اپنے ظرف سے مل کر خبر۔

(۴۶) خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ: تم میں بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن سیکھے، جیسا کہ سیکھنے کا حق ہے اور پھر دوسروں کو سکھائے تو وہ سب سے بہتر ہے کیوں کہ جس طرح قرآن اور اس کے علوم دنیا کی تمام کتابوں اور علوم سے افضل اور اعلیٰ و ارفع ہیں، اسی طرح قرآنی علوم کو جاننے والا بھی دنیا کے افراد میں سب سے ممتاز اور کسی بھی علم کے جاننے والے سے افضل و اعلیٰ ہے، سیکھنے کا حق سے مراد یہ ہے کہ قرآنی علوم میں غور و فکر کرے اور اس کے احکام و معانی اور اس کے حقائق و دقائق کو پوری توجہ اور ذہنی و قلبی بیداری کے ساتھ سیکھے۔

لغات: (۱) خَيْرٌ اسم تفضیل (۲) تَعَلَّمَ فعل ماضی (۳) عَلَّمَ فعل ماضی۔

ترکیب: خیرکم مرکب اضافی ہو کر مبتدا، من اسم موصول، تعلم فعل بافاعل، القراٰن مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، علمه فعل بافاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۴۷) حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ (رزین)

ترجمہ: دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا کی محبت ہی ہے جو انسان کو طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا کرتی ہے اور وہ اس محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ممنوعات اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔

لغات: (۱) دُنیَا دُنُوٌّ سے مشتق ہے، بمعنی قریب ہونا یا دَنَاءَ ةٌ سے مشتق ہے بمعنی کمینہ ہونا (۲) رَأسٌ ج رُءُوسٌ بمعنی سر (۳) خَطِیْئَۃٌ ج خَطِیْئَاتٌ، خطایا

ترکیب: حب الدنیا مرکب اضافی ہو کر مبتدا، راس کل خطیئۃ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(۴۸) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ

(بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال میں بہت پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جو بھی نیک عمل کیا جائے وہ ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں مداومتِ عمل کی فضیلت مذکور ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی کیلئے جو بھی نیک عمل خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، شروع کیا جاوے تو اس کو ہمیشہ کیا جائے، یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا اور یہ مداومتِ عمل اسی صورت میں آسان ہوتی ہے جب اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ ہو، حاصل یہ ہے کہ عمل قلیل اگر مداومت ومواظبت کے ساتھ کیا جائے تو وہ اس عمل کثیر سے بہتر ہے جو ترک رعایت ومحافظت کے ساتھ ہو۔

لغات: (۱) اَحَبُّ اسم تفضیل (۲) الاَعْمَالُ واحد عَمَلٌ (۳) اَدْوَمُ اسم تفضیل دَوَامٌ مصدر باب (ن) ہمیشہ رہنا۔

ترکیب: احب مضاف، الاعمال مضاف الیہ، الی اللہ جار مجرور متعلق احب کے، احب مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، ادومھا مرکب اضافی ہو کر جزائے مقدم واو وصلیہ، ان شرطیہ، قل فعل بافاعل ہو کر شرط موخر، شرط مؤخر جزاء مقدم سے مل کر خبر۔

(۴۹) اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (بیہقی)

ترجمہ: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم ایک بھوکے جگر کو آسودہ کردو۔

فائدہ: یعنی کوئی بھی جاندار جو بھوکا ہو خواہ انسانوں میں سے ہو (مسلم ہو یا غیر مسلم) خواہ جانوروں میں سے ہو، تاہم وہ موذی جانور مستثنیٰ ہیں جن کے لیے مار ڈالنے کا حکم ہے، جیسے سانپ وغیرہ ان کو کھلانا پلانا اچھا نہیں ہے۔

لغات: (۱) تُشْبِعَ فعل مضارع اِشْبَاعٌ مصدر باب افعال کسی کو شکم سیر کرنا (۲) كَبِدٌ جگر، کلیجہ، پہلو ج اَكْبَادٌ كُبُوْدٌ، اَكْبُدُ (۳) جَائِعٌ اسم فاعل ج جِيْعَانٌ جُوْعٌ مصدر باب (ن) بھوکا ہونا۔

ترکیب: افضل الصدقة مرکب اضافی ہو کر مبتدا، ان ناصبہ تشبع فعل، ضمیر انت فاعل، کبدا موصوف، جائعا صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر۔

(۵۰) مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَايَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَايَشْبَعُ مِنْهَا (بیہقی)

ترجمہ: دو بھوکے حریص کبھی سیر نہیں ہوتے، ایک تو علم کی حرص رکھنے والا شخص کہ وہ علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کی بھوک اور حرص رکھنے والا کہ اس کا پیٹ دنیا سے کبھی نہیں بھرتا۔

فائدہ: الغرض دونوں ہمیشہ اپنے مطلوب کی تلاش میں رہتے ہیں، امام نووی علیہ الرحمۃ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن متعدد طرق سے منقول ہے جن میں بعض طرق کو بعض طرق سے تقویت حاصل ہو جاتی ہے نیز علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔

لغات: (۱) مَنْهُوْمٌ اسم مفعول، نَهُمٌ نَهَامَةٌ مصدر باب (س) حریص ہونا۔

ترکیب: منهومان مبتدا، لایشبعان خبر، منهوم فی العلم مبتدا، لایشبع منه خبر، واو عاطفہ، منهوم فی الدنیا مبتدا، لایشبع منها خبر۔

(۵۱) اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ (بخاری)

ترجمہ: منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

فائدہ: جب بھی کوئی اصلاحی تحریک انقلابی رفتار سے آگے بڑھنے لگتی ہے اور معاشرہ پر اس کا تسلط پھیلتا جاتا ہے تو اس کے متفقین اور مخالفین کے درمیان ایک تیسرا طبقہ بھی پیدا ہوجاتا ہے جو منافق کے نام سے موسوم ہے، نفاق کئی قسمیں ہیں، نفاق اعتقادی، نفاق عملی، نفاق اعتقادی یہی حقیقی نفاق ہے یعنی بظاہر اللہ کی توحید، رسالت، فرشتے اور حشر ونشر کے اعتقاد رکھنے کا دعویٰ کرنا مگر اندر ان تمام اعتقادی مسلمات کا پورا پورا انکار وانحراف مضمر ہونا، یہی وہ نفاق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا، اسی نفاق کو قرآن مجید نے کفر کہا ہے اور اسی نفاق کے بارے میں قرآن پاک میں وعید آئی ہے کہ دوزخ میں منافقین کا ٹھکانا کافروں سے بھی نیچے ہوگا اور جب مسلمانوں کی دینی زندگی میں انحطاط کا دور آیا اور انہوں نے ان باتوں کو اختیار کرنا شروع کردیا جو منافقین اسلام کا خاصہ تھیں تو ارباب اصطلاح نے نفاق کی ایک اور قسم متعین کی اور اسکا نام عملی نفاق رکھا، پس حدیث مذکورہ میں جس چیز کے خلاف تنبیہ کرنا مقصود ہے اس سے یہی عملی نفاق مراد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بات چیت میں دروغ گوئی اختیار کرنا، وعدہ کا پورا نہ کرنا اور امانتوں میں خیانت اُن بری عادتوں میں سے ہے جو ایک منافق میں پائی جاتی ہیں۔

لغات: (۱) اٰيَةٌ ٹکڑا، علامت ج اٰیٌ، اٰيَاتٌ (۲) مُنَافِقٌ اسم فاعل، مُنَافَقَةٌ مصدر باب مفاعلة (۳) ثَلٰثٌ تین اسم عدد (۴) حَدَّثَ فعل ماضی تَحْدِيْثٌ مصدر

باب تفعیل بیان کرنا، روایت کرنا (۵) كَذَبَ فعل ماضی كِذْبٌ جھوٹ بولنا مصدر باب (ض)(٦) وَعَدَ فعل ماضی وَعْدٌ اور عِـدَةٌ مصدر باب (ض) وعدہ کرنا یہ مثال واوی ہے (۷) اَخْــلَفَ فعل ماضی اِخْلَافٌ مصدر باب افعال سے، خلاف کرنا (۸) اُؤْتُمِنَ ماضی مجہول اِئْتِمَانٌ مصدر باب افتعال امانت رکھنا (۹) خَانَ ماضی خَوْنٌ وَ خِيَانَةٌ مصدر باب (ن) سے خیانت کرنا۔

ترکیب: آية المنافق مرکب اضافی ہوکر مبتدا، ثلث خبر، اذا شرطیہ حدث فعل بافاعل ہوکر شرط، کذب جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اذا شرطیہ، وعد فعل بافاعل ہوکر شرط، اخلف فعل بافاعل ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ، اذا شرطیہ، اؤتمن فعل بافاعل ہوکر شرط خان فعل بافاعل ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، مبتدا محذوف کی، (جو کہ اول، ثانی، ثالث ہیں)

(۵۲) اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (ترمذی)

ترجمہ: سب سے بہتر جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہے۔

فائدہ: جابر وظالم بادشاہ کے سامنے حق گوئی کو بہترین جہاد اس لئے فرمایا گیا ہے کہ جو شخص کسی دشمن سے جہاد کرتا ہے وہ خوف ورجا کے درمیان ہوتا ہے، اگر اس کو یہ خوف ہوتا ہے کہ شاید دشمن مجھ پر غالب آجائے اور میں مجروح یا شہید ہوجاؤں تو اس کے ساتھ ہی اس کو یہ امید بھی ہوتی ہے کہ میں اس دشمن کو زیر کر کے اپنی جان کو پوری طرح بچالوں گا، اس کے برخلاف جو شخص ظالم وجابر حکمراں کے سامنے حق بات کہنے کا ارادہ رکھتا ہے اسکے لیے امید کی کوئی ہلکی سی کرن بھی نہیں ہوتی بلکہ خوف ہی خوف ہوتا ہے، چنانچہ اس حکمراں کے مکمل اختیار وقبضہ میں ہونے کی وجہ سے اس یقین کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا ہے کہ اس کا انجام دنیا میں میری تباہی وبربادی کے علاوہ اور کچھ نہیں اور یہ

ظاہر ہے کہ جس مہم میں انسان کو اپنی زندگی اور مال ومتاع کے باقی رہنے کی ہلکی سی امید بھی نہ ہو اس کو انجام دینا اس مہم کو انجام دینے سے کہیں زیادہ صبر آزما، ہمت طلب اور مردانگی کا کام اور بدرجہا افضل ہوگا اس سے جس کی انجام دہی میں اپنی زندگی اور مال ومتاع کے باقی رہنے کی بہت حد تک امید ہو۔

لغات: (۱) اَفْضَلُ اسم تفضیل جِهَادٌ دین کی حفاظت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جنگ کرنا جَهْداً مصدر باب (ف) جہاد کرنا، کوشش کرنا (۲) كَلِمَةٌ گفتگو ج كَلِمٌ، كَلِمَاتٌ، كِلْمٌ مصدر باب (ن) زخمی کرنا (۳) حَقٌّ سچائی مصدر باب (ن،ض) واقع ہونا ثابت ہونا (۴) سُلْطَانٌ ج سَلَاطِيْنُ بمعنی بادشاہ، جَائِرٌ اسم فاعل جَوْرٌ مصدر باب (ض) ظلم کرنا۔

ترکیب: **افضل الجهاد** مرکب اضافی ہوکر مبتدا، **من** اسم موصول، **قال** فعل بافاعل، **كلمة** مضاف، **حق** مضاف الیہ ہوکر مقولہ، **عند** مضاف، **سلطان** موصوف، **جائر** صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مقولہ اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۵۳) لَغُدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (ترمذی)

ترجمہ: ایک صبح یا شام کیلئے خدا کی راہ میں (شرکت جہاد کی غرض سے) جانا دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک صبح کیلئے یا ایک شام کے لئے جہاد میں شریک ہو تو اس پر اس کو جو اجر ملے گا اور اس کی جو فضیلت حاصل ہوگی وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے، کیوں کہ دنیا کی تمام نعمتیں فنا ہو جانے والی ہیں اور آخرت کی نعمت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

لغات: (۱) غُدْوَةٌ اسم مرۃ غُدُوٌّ مصدر باب (ن) سویرے آنا (۲) سَبِيْلٌ راستہ

ج سُبُلٌ (۳) رَوْحَةٌ اسم مرة رَوَاحٌ مصدر(ن)شام کے وقت جانا۔

ترکیب: **لغدوة** ......لام تاکید، **غدوة** موصوف، **فی سبیل الله** ...... ظرف مستقر ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، او حرف عطف، **روحة** معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا، **خیر** اسم تفضیل **من** حرف جار، **الدنیا** معطوف علیہ، **و**او حرف عطف **ما** اسم موصول، **فیها** جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔

(۵۴) فَقِيْـهٌ وَاحِـدٌ اَشَـدُّ عَـلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (ترمذی)

ترجمہ: ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

فائدہ: یعنی عالم دین جو اپنے کمال علم وفن کی بناء پر دین کی حقیقتوں کا آشنا ہوتا ہے اور شرعی احکام وہدایات کے ہر پہلو کی گہری بصیرت رکھتا ہے وہ شیطان کے مکر وفریب کو خوب پہچانتا ہے، شیطان جب لوگوں پر ہوائے نفسانی اور خواہشات فاسدہ کا دروازہ کھولتا ہے تو اس کی چال کو سمجھنے میں اس عالمِ دین کو ذرا دیر نہیں لگتی اور وہ اس کا راستہ روکنے کے لیے لوگوں کو شیطانی چال سے آگاہ کر دیتا ہے اور ان کو ایسی دینی تدابیر اور دانائی کی باتیں بتا دیتا ہے جن پر عمل کر کے وہ شیطان کو اپنے اوپر قابو نہیں پانے دیتے اور اس کی برائیوں سے محفوظ رہتے ہیں، اس عالم کے برعکس عابد کا حال یہ ہے کہ وہ بس عبادت ہی میں مشغول رہتا ہے اس کو نہ کسی دینی معاملہ میں کچھ غور وفکر کی طرف دھیان ہوتا ہے اور نہ شیطان کی چالوں کو سمجھنے کی فہم۔

لغات: (۱) فَقِيْهٌ صفت مشبہ ج فُقَهَاءُ، فِقْـهٌ وَ فَقَاهَةٌ مصدر باب(ک) سمجھدار ہونا (۲) وَاحِدٌ اسم فاعل وَحْـدَةٌ مصدر باب(ض) ایک ہونا (۳) اَشَدُّ

اسم تفضیل شِدَّۃٌ مصدر باب(ض)قوی ہونا(۴) اَلْفٌ ایک ہزار ج اٰلَافٌ ، اُلُوْفٌ (۵) عَابِدٌ اسم فاعل عِبَادَۃٌ، عَبْدٌ مصدر باب(ن)عبادت کرنا۔

ترکیب: فقیه واحد موصوف صفت سے مل کر مبتدا، اشد اسم تفضیل،علی الشیطٰن جار مجرور متعلق اشـد کے،مـن حرف جار الف مضاف، عـابـد مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی اشـد کے،اسم تفضیل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔

(۵۵) طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا (ابن ماجه)

ترجمہ: خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت پائی۔

فائدہ: حدیث بالا میں یہ فرمایا گیا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے قلب کا تعلق اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس کا اعتماد مستحکم وقوی ہوتا ہے۔

لغات: (۱) طُوْبٰی مؤنث اسم تفضیل طِیْبٌ مصدر باب(ض)اچھا ہونا(۲) صَحِیْفَۃٌ کتاب،اعمال نامہ ج صُحُفٌ وَ صَحَائِفُ ۔

ترکیب: طوبیٰ مبتدا لـمن وجد...... لام حرف جار، من اسم موصول، وجد فعل بافاعل، فـی حرف جار، صـحـیـفتـه ...... مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، استـغـفـارًا کثیـرًا موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ثابت کے متعلق ہوکر خبر۔

(۵۶) رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ (ترمذی)

ترجمہ: پروردگار کی رضا مندی وخوشنودی (ماں) باپ کی رضا مندی وخوشنودی میں ہے

اور پروردگار کی ناخوشی وناراضگی باپ کی ناخوشی اور ناراضگی میں ہے۔

فائدہ: یہی حکم ماں کا بھی ہے بلکہ ماں اس بات کی زیادہ مستحق ہے، حاصل یہ ہے کہ اگر تم اپنی خدمت واطاعت اور اچھے سلوک کے ذریعہ ماں باپ کو خوش رکھو گے تو تمہارا پروردگار بھی تم سے خوش رہے گا اور اگر تم نافرمانی وسرکشی اور ایذا رسانی کے ذریعہ ماں باپ کو ناخوش وناراض رکھو گے تو تمہارا پروردگار تم سے ناخوش وناراض ہو جائے گا۔

لغات: (۱) رِضًی مصدر باب (س) خوش ہونا، ناقص واوی (۲) سَخُطٌ مصدر باب (س) ناراض ہونا۔

ترکیب: رضی الرب مرکب اضافی ہوکر مبتدا، فی حرف جار، رضی الوالد مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، سخط الرب مرکب اضافی ہوکر مبتدا، فی حرف جار سخط الوالد مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۵۷) حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ (بیہقی)

ترجمہ: چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق ہے جو بیٹے پر اس کے باپ کا ہوتا ہے۔

لغات: (۱) حَقٌّ واحد ج حُقُوْقٌ (۲) اِخْوَةٌ جمع واحد اَخٌ بھائی۔

ترکیب: حق کبیر الاخوۃ، حق مصدر مضاف، کبیر مضاف الیہ مضاف، اخوۃ مضاف الیہ، علی حرف جار، صغیرھم مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا حق مصدر کے، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق مبتدا، حق الوالد مضاف مضاف الیہ، علی حرف جار، ولدہ مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوا حق مصدر کے، حق مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۵۸) كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ

(ترمذی و ابن ماجه)

ترجمہ: ہر انسان خطا کار ہے (ہر انسان گناہ کرتا ہے سوائے انبیائے کرام کے، کیوں کہ وہ معصوم عن الخطا ہیں) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

لغات: (۱) بَنِيْ اصل میں بَنِيْنَ تھا اِبْنٌ کی جمع ہے نون جمع بوجہ اضافت ساقط ہو گیا (۲) اٰدَمُ صفت مشبہ بمعنی گندمی رنگ والا، اَدِمَ باب (س) دُمَةٌ باب (ک) گندمی رنگ والا ہونا، آدم ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا علم ہے (۳) خَطَّاءٌ مبالغہ، خَطَاءٌ مصدر باب (س) غلطی کرنا (۴) تَوَّابٌ مبالغہ تَوْبَةٌ مصدر باب (ن) توبہ کرنا۔

ترکیب: کل بنی ادم............ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، خطاء خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، وا و عاطفہ، خیر الخطائین مرکب اضافی ہو کر مبتدا، التوابون خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۵۹) كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ (ترمذی)

ترجمہ: بہت سے روزہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو ان کے روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، سوائے بھوکے پیاسے رہنے کے اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو ان کے قیام سے کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے بے خوابی کے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص روزہ رکھے اور اس کا روزہ مخلصانہ نہ ہو اس طرح کہ نہ تو اس کی نیت خالص اللہ کے لیے ہو اور نہ ایسی باتوں سے احتراز کرے جو ممنوعات میں سے ہیں، جیسے جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، بہتان لگانا، غیبت کرنا، اور برا کام کرنا وغیرہ تو اگر چہ وہ بھوکا پیاسا رہتا ہے اور فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے مگر جو روزہ کا اصل فائدہ ہے یعنی ثواب وہ اس کو حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح جو شخص قیام رمضان کرے یعنی تراویح پڑھے

اوراس کی نیت میں کھوٹ ہواس طرح کہ اس کا مقصد خالص اللہ کے لیے نہ ہو بلکہ دنیا کا کوئی فائدہ اس کے پیش نظر ہواور نہ اس کا دل ودماغ اللہ کی طرف متوجہ ہوتو اس کو بھی کچھ ثواب حاصل نہیں ہوتا، جس طرح زبردستی قبضے میں لی گئی زمین پر یا غصب کیے گئے مکان میں نماز پڑھنے والے کواس نماز کا ثواب نہیں ملتا، اگرچہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے۔

لغات: (۱) صَائِمٌ اسم فاعل، صَوْمٌ، صِیَامٌ مصدر باب (ن) روزہ رکھنا (۲) ظَمَأٌ پیاس اور ظَمَاءٌ مصدر باب (س) پیاسا ہونا (۳) سَهَرٌ مصدر باب (س) جاگنا۔

ترکیب: **کم من صائم**...... **کم** ممیّز، **من** زائدہ **صائم** تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مبتدا، **لیس له من صیامه الا الظماء**...... **لیس** فعل ناقص، **له** جارمجرور **ثابتا** کے متعلق ہوکر خبر، **من** حرف جار، **صیام** مضاف، **ہٗ** مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جارمجرور سے مل کر متعلق **لیس** کے، **الا** ملغیٰ **الظماء**......**لیس** کا اسم موخر، **لیس** اپنے اسم وخبر سے مل کر خبر۔

...... **کم من قائم لیس له من قیامه الاالسهر**...... یہ ترکیب بعینہ مذکورہ ترکیب کی طرح ہے۔

(٦٠) مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ المرءِ تَرْکُهُ مَالَا یَعْنِیْهِ

(ترمذی ، احمد)

ترجمہ: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے اسلام کے حسن وخوبی اور ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے جس میں دنیا وآخرت کا کوئی نفع نہ ہو۔

الحاصل جو چیزیں دنیا وآخرت میں ضروری ہیں اور جن پر دینی اور دنیاوی زندگی کا انحصار ومدار ہوتا ہے اور جو مولیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنتی ہیں وہ لایعنی نہیں ہیں، ان کے علاوہ باقی تمام چیزیں لایعنی ہیں خواہ ان کا تعلق قول سے ہو یا فعل سے۔

لغات: (۱) یَعْنِیْ فعل مضارع عَنْیٌ مصدر باب (ض) مفید ہونا، مراد لینا۔

ترکیب: من حسن اسلام المرء...... من حرف جار، حسن مضاف، اسلام مضاف الیہ مضاف، المرء مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم، ترکہ مالا یعنہ...... ترکہ مصدر مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، ما اسم موصولہ، لا حرف نفی، یعنی فعل با فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، مصدر اپنے مضاف الیہ مفعول بہ سے مل کر مبتداء موخر۔

(۶۱) اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ

ترجمہ: خبردار! تم میں سے ہر شخص (رعیت کا) نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔

فائدہ: ''رعیت'' اس چیز کو کہتے ہیں جو نگہبان کی حفاظت و نگرانی میں ہو، چنانچہ کسی ملک کے باشندوں کو اس ملک کے حکمراں کی رعیت اور رعایا اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ سب حکمراں کی حفاظت و نگرانی میں ہوتے ہیں اور اسی اعتبار سے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر شخص نگہبان ہے کہ مرد کے لیے گھر والے اس کی رعیت ہیں، عورت کے لیے خاوند کا گھر بار اور اس کے بچے اس کی رعیت ہیں اور غلام کے مالک کا مال اس کی رعیت ہے، لہٰذا قیامت کے دن ہر شخص سے اس کے اعضاء و جوارح کے بارے میں بھی جواب طلب کیا جائے گا کہ تم نے ان اعضاء کو کہاں کہاں اور کس طرح استعمال کیا (اور اس کو حدیث میں اس لئے نہیں نقل کیا گیا کہ یہ بات بالکل ظاہر ہے۔)

لغات: (۱) رَاعٍ اسم فاعل، رَعْیٌ مصدر باب (ف) حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، رَعِیَّۃٌ ماتحت ج رِعَایَا.

ترکیب: الا حرف تنبیہ، کلکم ...... مرکب اضافی ہو کر مبتدا، راع خبر، مبتدا خبر

سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، کلکم ...... مبتدا، مسئول اسم مفعول، عن حرف جار، رعیته ...... مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق اسم مفعول، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۶۲) اَحَبُّ الْبِلَادِاِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَاوَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہ اَسْوَاقُھَا

ترجمہ: شہروں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ وہاں کی مسجدیں ہیں اور شہروں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ اللہ کے نزدیک وہاں کے بازار ہیں۔

فائدہ: مسجدیں چونکہ اللہ کی عبادت کی جگہ ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ مسجدوں کو محبوب رکھتا ہے، یعنی مسجد والوں کو بہت زیادہ خیر و برکت پہنچاتا ہے اور بازار چونکہ ایسی جگہ جہاں شیطانی کاموں اور شیطانی باتوں، حرص، طمع، خیانت، غفلت، جھوٹ اور فریب وغیرہ کا چلن ہوتا ہے، اس لیے بازار اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔

لغات: اَحَبُّ اسم تفضیل (۲) بِلَادٌ جمع واحد بَلَدٌ بمعنی شہر اس کی جمع بُلْدَانٌ بھی آتی ہے (۳) مَسْجِدٌ اسم ظرف سجدہ کرنے کی جگہ ج مَسَاجِدُ، سُجُوْدٌ مصدر باب (ن) سجدہ کرنا (۴) اَبْغَضُ اسم تفضیل بمعنی زیادہ ناپسندیدہ بُغْضٌ مصدر باب (ن)، س، ک) دشمنی کرنا (۵) اَسْوَاقٌ واحد سُوْقٌ بمعنی بازار۔

ترکیب: احب اسم تفضیل مضاف، البلاد مضاف الیہ، الی اللّٰہ متعلق احب اسم تفضیل کے، اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، مساجدھا ...... مرکب اضافی ہوکر خبر، مبتدا خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ...... ابغض البلاد الی اللہ ...... کی ترکیب بعینہ مذکورہ ترکیب کی طرح ہوکر معطوف بن کر جملہ معطوفہ ہوگا۔

(۶۳) اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ

ترجمہ: برے ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہا بیٹھنا بہتر ہے اور تنہا بیٹھنے سے نیک ہم نشینوں کے ساتھ بیٹھنا بہتر ہے، نیز چپ رہنے سے بھلائی کا سکھانا بہتر ہے اور برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

فائدہ: حضرت ابوذرؓ کا اس باب میں نظریہ یہ تھا جسے وہ بیان فرماتے ہیں کہ اس وقت چونکہ وہ خاص رفقاء اور ہم نشین یہاں موجود نہیں جن کی نیکیوں، سلامتی طبع اور پاکیزہ صحبت کا جویا ہونا چاہیے اور جن پر مجھے اعتماد و بھروسہ ہوسکتا ہے، اس لیے میں نے یہی بہتر سمجھا ہے کہ یہاں چپ چاپ تنہا بیٹھا رہوں، ہاں جب ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔(ج۵،ص۳۷۴، مظاہر حق جدید)

لغات: (۱) جَلِيْسٌ صفت مشبہ ہے، جُلَسَاءُ جُلُوْسٌ مصدر(ض) بیٹھنا (۲) سُوْءٌ صفت مشبہ، سَوْءٌ مصدر باب(ن) برا ہونا (۳) صَالِحٌ اسم فاعل صَلَاحٌ مصدر باب (ن، ف، ک) نیک ہونا، درست ہونا (۴) اِمْلَاءٌ مصدر بول کر لکھانا، زبان سے القاء کرنا (۵) شَرٌّ بمعنی شر برائی، سرکشی ج شُرُوْرٌ.

ترکیب: الوحدة مبتدا، خیر اسم تفضیل، من حرف جار، جلیس السوء مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الجلیس الصالح ...... موصوف صفت سے مل کر مبتدا، خیر من الوحدة...... خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، واو حرف عطف، املاء الخیر مرکب اضافی ہوکر مبتدا، خیر من السکوت ...... خبر، مبتدا خبر سے معطوف علیہ، واو

عاطفہ، السکوت مبتدا، ......خیر من املاء الشر...... خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۶۴) تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (بیہقی)

ترجمہ: موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔

فائدہ: موت مومن کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ایک تو اس اعتبار سے ہے کہ وہ موت کے ذریعے دنیا کی تکلیفوں اور جھمیلوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کر لیتا ہے، دوسرے اس اعتبار سے کہ دنیا میں ایمان وعمل کی جو بہتر زندگی گذارتا ہے اس کے عوض آخرت کے ثواب اور وہاں کے رتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ بھی موت ہے۔

لغات: (۱) تُحْفَةٌ بمعنی ہدیہ، تحفہ ج تُحَفٌ، تَحَائِفٌ.

ترکیب: تحفة المؤمن مرکب اضافی ہو کر مبتدا، الموت خبر۔

(۶۵) يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ (ترمذی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور توفیق وتائید جماعت کو حاصل ہوتی ہے اور جماعت بھی وہ جو واقعی حق پرست ہو اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو۔

گویا یہ اس امت کی خصوصیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ تمام مسلمان یا مسلمانوں کا سوادِ اعظم بحیثیت مجموعی غلط بات اور غلط عقیدے پر متفق ومتحد نہیں ہو سکے گا، حق وہی ہوتا ہے جس پر امت محمدیہ کا اتفاق واتحاد ہوتا ہے۔

ترکیب: ید اللّٰه مرکب اضافی ہو کر مبتدا، علی الجماعة ...... متعلق ہو کر خبر۔

(۶۶) كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ (ترمذی)

ترجمہ: ابن آدم کا ہر کلام اس کے لیے وبال ہے علاوہ اس کلام کے جو امر بالمعروف (نیکی

کی تاکید وتعلیم کرنے)اور نہی عن المنکر (برائی سے بچنے کی تلقین)یا اللہ کے ذکر کیلئے ہو۔

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسانی کلام اور بات چیت میں کوئی قسم مباح نہیں ہے لیکن علماء لکھتے ہیں کہ یہ ارشاد گرامی شرعی طور پر ناپسندیدہ اور غیر درست کلام اور گفتگو سے روکنے کے لیے تاکید اور مبالغہ پر محمول ہے اور ویسے بھی اس میں کوئی شک نہیں کہ مباح کلام عقبیٰ وآخرت کے اعتبار سے نہ تو نافع ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی اثر مرتب ہوتا ہے، آخرت میں وہی کلام نافع اور سودمند ہوگا جو محض دینی تقاضے کے پیش نظر ہو، مثلاً امر بالمعروف نہی عن المنکر اور ذکر اللہ، یا پھر اس طرح کہا جائے گا کہ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد گرامی مفہوم کے اعتبار سے یوں ہے کہ ابن آدم کا ہر کلام باعث حسرت ہے کہ اس کے لیے اس میں کوئی منفعت نہیں، علاوہ اس کلام کے جس کا تعلق امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ذکر اللہ وغیرہ سے ہو، اس تاویل میں نہ صرف یہ کہ تمام مذکورہ احادیث میں مطابقت پیدا ہو جائے گی بلکہ اشکال واضطراب بھی باقی نہیں رہے گا، جو کلام مباح کے سلسلہ میں پیدا ہو سکتا ہے۔

لغات: (۱) مُنْکَرٌ اسم مفعول اِنْکَارٌ مصدر باب افعال ہر وہ فعل جو مرضی خدا کے خلاف ہو، ج مُنْکَرَاتٌ ، مَنَاکِرُ

ترکیب: کل کلام ابن آدم موصوف علیہ مُضِرٌ کے متعلق ہو کر معطوف علیہ، لا حرف عطف لہ مُفِیْدٌ کے متعلق ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، الا بمعنی غیر، امر مصدر، بمعروف جار مجرور سے مل کر متعلق ہو کر معطوف علیہ، او حرف عطف، نھی مصدر، عن منکر جار مجرور سے مل کر متعلق ہو کر معطوف اول، او حرف عطف، ذکر اللہ معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف، مضاف مضاف الیہ سے ملکر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶۷) مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور وہ شخص جو اپنے پروردگار کو یاد نہیں کرتا دونوں کی مثال، زندہ اور مردہ شخص کی سی ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ذکراللہ ذاکر کے قلب کی حیات ہے اور اس سے غفلت قلب کی موت ہے اور جس طرح زندہ شخص اپنی زندگی سے بہرہ ور ہوتا ہے، اسی طرح ذکر کرنے والا اپنے عمل سے بہرور ہوتا ہے اور جس طرح مرنے کے بعد مردہ کو اپنی زندگی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح ذکراللہ سے غافل رہنے والا اپنے عمل سے بہرہ مند نہیں ہوتا۔

لغات: (۱) حَیٌّ صفت مشبہ ج اَحْیَاءٌ، حَیَاۃٌ مصدر باب (س) زندہ رہنا (۲) مَیِّتٌ صفت مشبہ ج مَیِّتُوْنَ، مَوْتٌ مصدر باب (ن) مرنا۔

ترکیب: مثل مضاف، الذی اسم موصول، یذکر فعل بافاعل، ربہ مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الذی اسم موصول، لایذکر فعل بافاعل ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مثل مضاف الحی معطوف علیہ، واو عاطفہ، المیت معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(٦٨) مَثَلُ عِلْمٍ لَّا یُنْتَفَعُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَّا یُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (احمد دارمی)

ترجمہ: جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے (کہ عالم دین نہ تو تعلیم وتعلم کے ذریعہ اپنے علم کا فائدہ دوسروں تک پہنچائے اور نہ خود اس علم پر عمل کرے) تو اس علم کی مثال اس خزانہ کی سی ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔

لغات: (۱) لَایُنْتَفَعُ مضارع منفی مجہول، اِنْتِفَاعٌ مصدر باب افتعال فائدہ حاصل کرنا، مَثَلٌ بمعنی مثال ج اَمْثَالٌ (۳) کَنْزٌ خزانہ ج کُنُوْزٌ، کَنْزٌ مصدر باب

(ض) جمع کرنا۔

ترکیب: مثل مضاف، علم موصوف، لاینتفع فعل مجہول بِہٖ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، کمثل...... ک زائدہ، مثل مضاف، کنز موصوف، لاینفق فعل مجہول، منہ نائب فاعل، فی سبیل اللّٰہ ...... متعلق، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(۶۹) اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (ترمذی)

ترجمہ: سب سے بہتر ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے بہتر دعا الحمد للہ ہے۔

فائدہ: لا الٰہ الا اللہ سب سے بہتر اس لیے ہے کہ اسلام وایمان کے سارے وجود کی بنیاد ہی اسی پر ہے، کیوں کہ اس کے بغیر نہ تو ایمان صحیح ہوتا ہے اور نہ قبول اسلام معتبر ہوتا ہے اور الحمد للہ کو افضل دعا اس لیے فرمایا گیا کہ کریم کی تعریف دعا وسوال کے زمرہ میں ہی آتی ہے۔

لغات: اَفْضَلُ اسم تفضیل۔

ترکیب: افضل الذکر ...... مبتدا، لاالٰہ الاالله ......لا لائے نفی جنس، الٰہ موصوف، الا (بمعنی غیر) مضاف، اللّٰہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر صفت ،موصوف صفت سے مل کر لا کا اسم، موجود محذوف خبر۔

......افضل الدعاء مرکب اضافی ہوکر مبتدا، الحمد مبتدا، للّٰہ ...... جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

(۷۰) اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ (بیہقی)

ترجمہ: قیامت کے دن جنت کی طرف جن لوگوں کو پہلے بلایا جائے گا ان میں وہ

ہوں گے جوخوش حالی اور بدحالی کے وقت اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

فائدہ: یعنی جولوگ نرمی اور سختی اور تمام احوال میں راضی برضا رہتے ہیں۔

لغات: (۱) يُدْعٰى مضارع مجہول، دُعَاءٌ دَعْوَةٌ مصدر باب(ن) بلانا یہ ناقص واوی ہے (۲) سَرَّاءٌ خوشحالی، سُرُوْرٌ سَرَّةٌ مصدر باب(ن) خوش ہونا (۳) ضَرَّاءٌ بدحالی باب(ن)۔

ترکیب: اول مضاف، من اسم موصول، یدعی فعل مجہول، ضمیر ھو نائب فاعل، الی الجنة جار مجرور متعلق فعل کے، یوم القیامة مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق و مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، الذین اسم موصول، یحمدون فعل، ضمیر ھم فاعل، اللّٰہ مفعول بہ، فی حرف جار، السراء و الضراء معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔



نوع اخر منها

''جملہ اسمیہ کی دوسری قسم جس پر لا داخل ہوتا ہے۔''

(۱۷) لَاایُمَانَ لِمَنْ لَاامَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

(بیہقی)

ترجمہ: نہیں ہے پورا ایمان اس شخص کا جس میں امانت نہیں اور نہیں ہے کامل دین اس کا جس کو عہد نہ ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ امانت و دیانت اور ایفاء عہد وہ اعلیٰ اوصاف ہیں جن کا ہر مسلمان اور مومن میں ہونا ضروری ہے، اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے کہ جب بھی آپ ؐ وعظ فرماتے تھے یا خطبہ دیتے تھے تو امانت و دیانت اور ایفاء عہد کے بارے میں ضرور تاکید فرماتے تھے اور جس کے اندر یہ اوصاف نہیں ہوں گے وہ دین و ایمان کی حقیقی لذت سے لطف اندوز نہیں ہو سکے گا اور تاکید اس طرح فرمائی تا کہ ان اوصاف کی اہمیت دل میں بیٹھ جائے۔

لغات: (۱) عَهْدٌ، وعدہ ج عُهُوْدٌ

ترکیب: لا لائے نفی جنس، ایمان اس کا اسم، ل حرف جار، من اسم موصول، لا لائے نفی جنس، امانۃ اس کا اسم، لہ جار مجرور متعلق موجود کے ہو کر خبر، لا نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق محذوف ہو کر لا کی خبر، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

......ولا دین لمن لا عهد له...... اس کی ترکیب بعینہ پہلے جملہ کی ترکیب کی طرح ہے۔

(۷۲) لَاحَلِيْمَ اِلَّا ذُوْعَثْرَةٍ وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ (احمد ترمذی)

ترجمہ: نہیں ہے کامل بردبار، مگر غلطی والا اور نہیں ہے کامل حکیم، مگر تجربہ کار۔

فائدہ: یعنی جو آدمی خطا کار ہو، پھر توبہ کرے تو وہ دوسروں کے ساتھ عفو کا معاملہ کرے گا اور بردباری کرے گا اور جو متصف بالحکمت ہو وہ تجربہ کار ہوگا ورنہ وہ حکیم نہیں سمجھا جائے گا۔

لغات: (۱) حَلِيْمٌ صفت مشبہ، ج حُلَمَاء اور اَحْلَام حِلْمٌ مصدر باب کرم بردبار ہونا، عَثْرَةٌ لغزش ج عَثَرَاتٌ (۳) حَكِيْمٌ حکمت جاننے والا ج حُكَمَاءٌ، حِكْمَةٌ مصدر باب (ک) دانا ہونا(۴) تَجْرِبَةٌ باب تفعیل کا مصدر ہے آزمائش ج تَجَارِبٌ.

ترکیب: لا لائے نفی جنس، حلیم اس کا اسم، الا ملغی ذوعثرة...... مرکب اضافی ہوکر لا کی خبر، لا لائے نفی جنس، حکیم اس کا اسم، الا ملغی ذوتجربة ......مرکب اضافی ہوکر لا کی خبر۔

(۷۳) لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَاحَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ (بیہقی)

ترجمہ: نہیں کوئی عقل تدبیر کے مانند اور نہیں ہے کوئی ورع گناہوں سے باز رہنے کے مانند اور نہیں ہے بزرگی اور شرافت اچھی عادت کے مانند۔

فائدہ: تدبیر کا مطلب یہ ہے کہ کام کے انجام کو سوچ سمجھ کر کیا جائے۔

لغات: وَرْعٌ بمعنی پرہیزگاری، وَرْعٌ، وُرُوْعٌ مصدر باب (س،ف،ک) پرہیزگار

ہونا(۲) کَفٌّ مصدر باب(ن)روکنا(۳)حَسْبٌ خاندانی شرافت مصدر(۴) خُلُقٌ عادت ج اَخْلَاقٌ۔

ترکیب: لا لائے نفی جنس، عقل اس کا اسم، کالتدبیر جار مجرور متعلق کائن کے ہوکر خبر، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ولا ورع کا لکف...... معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ، لا نفی جنس،حسب اسم، کحسن الخلق جار مجرور ہوکر کائن کے متعلق ہوکر خبر، لا اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف،معطوف علیہ دونوں معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۷۴) لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (شرح السنة)

ترجمہ: نہیں جائز ہے مخلوق کی فرمانبرداری خالق کی نافرمانی میں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر مخلوق خواہ وہ امیر ہو یا حاکم،وہ ایسا حکم دے جس پر عمل کرنے سے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو اور گناہ لازم آتا ہو تو اس حکم کو بالکل نہ ماننا چاہیے، ہاں اگر کسی شخص کو اس کی اطاعت پر بزور طاقت مجبور کیا گیا تو اس صورت میں گناہ نہیں۔

لغات: (۱) طَاعَةٌ بمعنی فرمانبرداری ج طَاعَاتٌ، مَعْصِيَةٌ گناہ،لغزش جمع معاصی مصدر باب(ض)نافرمانی کرنا۔

ترکیب: لا نفی جنس، طاعة اس کا اسم، لمخلوق ...... جار مجرور متعلق طاعة فی معصیة الخالق...... مرکب اضافی ہوکر مجرور،جار مجرور کائن کے متعلق ہوکر خبر۔

(۷۵) لَاصَرُوْرَةَ فِی الْإِسْلَامِ (ابو داؤد)

ترجمہ: اسلام میں(صرورت)رہبانیت نہیں ہے۔

فائدہ: یعنی حج فرض ہوجانے کے بعد حج نہ کرنا، یا نکاح نہ کرنا، یا اہل وعیال کی خبر گیری کو چھوڑ کر عبادت اور تسبیح میں مشغول ہوجانا۔

لغات: (۱) صَرُوْرَةٌ نکاح نہ کرنا،رہبانیت اختیار کرنا،واحد جمع دونوں کے لیے مستعمل ہے۔

ترکیب: لا نفی جنس، صرورۃ اس کا اسم، فی الاسلام جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔

(۷۶) **لَابَأْسَ بِالْغِنٰی لِمَنْ اتَّقٰی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ** (احمد)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی حرج مالداری میں اس شخص کے واسطے جو ڈرے اللہ عز وجل سے۔

لغات: (۱) بَأْسٌ حرج نقصان مصدر باب (ک) مضبوط و بہادر ہونا اتَّقَی فعل ماضی اتقاءً مصدر پرہیزگار ہونا عَزَّ فعل ماضی عِزًّا عِزّةً مصدر باب (ض) عزیز ہونا جَلَّ فعل ماضی بروزن رَدَّ جلالةً مصدر باب (ض) بڑے مرتبہ والا ہونا۔

ترکیب: لا نفی جنس، باس اس کا اسم، بالغنی جار مجرور متعلق باس کے، لام حرف جار من موصولہ، اتقی فعل بافاعل، اللّٰہ موصوف، عز فعل بافاعل معطوف علیہ، واو عاطفہ، جل فعل بافاعل معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مجرور، جار مجرور متعلق کائن کے ہو کر خبر۔



الجملة الاسمية التی دخلت علیها حرف انّ

''وہ اسمیہ جملے جن پر حرف ان داخل ہے۔''

(۷۷) اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (بخاری)

ترجمہ: بلاشبہ بعض بیان سحر، جادو (کا اثر) رکھتے ہیں۔

فائدہ: یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب مشرقی علاقے سے بنوتمیم کی ایک جماعت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی، اس جماعت میں دو ایسے شخص بھی تھے جو فصاحت و بلاغت، طرز خطاب اور انداز گفتگو میں بڑی قابلیت اور مہارت رکھتے تھے، ان میں سے ایک کا نام حسین بن ہدی اور لقب زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمر بن ہتم تھا، ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گفتگو کی، زبرقان نے اپنے فضائل اور اوصاف بیان کرنا شروع کئے اور اپنے فخریہ کارناموں کا بڑے زوردار الفاظ اور بڑی فصیح و بلیغ عبارت میں تعارف کرانے لگا کہ یارسول اللہ میں نے فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں اور میں ایسا ہوں، ویسا ہوں، یہاں تک کہ عمر بھی اس بات کو جانتا ہے، عمر نے یہ سنا تو اس نے بھی اتنے ہی پرشکوہ انداز اور اتنی ہی وضاحت و بلاغت کے ساتھ اس کی باتوں کا جواب دیا، اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سحر کی تاثیر رکھتے ہیں کہ جس طرح سحر انسان کی حالت و کیفیت میں تغیر پیدا کردیتا ہے، اسی طرح بعض بیان بھی اسی نوعیت کا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کے ذھن و دماغ میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے اور اس کی تاثیر دل کو پھیر دیتی ہے۔

لغات: (۱) بَیَانٌ مصدرظاہرکرنا(ض) سِحْرٌ جادو ج اَسْحَارٌ سُحُوْرٌ باب(ف) سِحْرٌ،جادوکرنا۔

ترکیب: انّ حروف مشبہ بالفعل، من البیان جارمجرور کائن کے متعلق ہوکرخبرمقدم انّ کی، لسحراً ...... لام تاکید سحراً اسم موخر، انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۷۸) اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً (بخاری)

ترجمہ: بعض شعر حکمت (کے حامل ہوتے) ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ سارے ہی اشعار برے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض اچھے اور فائدہ مند ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعہ حکمت ودانائی کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

لغات: شِعْرٌ کلام منظور ج اَشْعَارٌ

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل من الشعر جارمجرور کائن کے متعلق ہوکرخبرمقدم حکمة اسم موخر۔

(۷۹) اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا (ابوداؤد)

ترجمہ: بعض علم جہالت ہوتے ہیں۔

فائدہ: جہالت ہونے کے دو مطلب ہیں، ایک یہ کہ وہ علم بذات خود فائدہ مند نہ ہو اور نہ اس کی طرف احتیاج وضرورت ہو، جیسے علم جفر، یا علم نجوم وفلاسفہ وغیرہ اور ایک یہ کہ اس بے فائدہ علم میں مشغولیت کی بناء پر اس علم سے جو کہ ضروری تھا محرومی کا سبب بن کر باعث جہالت ہو۔

ترکیب: انّ حروف مشبہ بالفعل، من العلم متعلق ہوکرخبرمقدم، جهلا اسم موخر۔

(۸۰) اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالًا (ابوداؤد)

ترجمہ: بعض قول وکلام وبالِ جان ہوتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے ایسی بات کہی جس کی وجہ سے وہ خود کسی آفت میں مبتلا ہو گیا، یا جس شخص نے اس بات کو سنا، وہ کسی ملال اور دل برداشتگی کا شکار ہو گیا۔

نوٹ: یہ ترکیب اوپر والی ترکیب کی طرح ہوگی۔

(۸۱) اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَا شِرْکٌ (ابن ماجہ)

ترجمہ: تھوڑا ریا بھی شرک ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر ریا کاری معمولی درجہ کی ہو تو وہ بھی ایک بڑا شرک ہے، یا یہ کہ تھوڑا ریا شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

لغات: (۱) یَسِیْرٌ صفت مشبہ، یُسْرٌ مصدر باب (ک) آسان ہونا (۲) رِیَاءٌ دکھلاوا۔

ترکیب: انّ حروف مشبہ بالفعل یسیر الریا...... مرکب اضافی ہوکر اس کا اسم، شرک خبر۔

(۸۲) اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ (ابو داؤد)

ترجمہ: بے شک نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے محفوظ رکھا گیا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو جھگڑے فساد سے دور رہے، وہ نیک بخت ہے۔

لغات: (۱) سَعِیْدٌ صفت مشبہ نیک بخت ج سُعَدَاءُ، سَعَادَۃٌ مصدر باب (س) نیک بخت ہونا (۲) جُنِّبَ فعل ماضی مجہول باب تفعیل مصدر جَنْبٌ باب (ن) دفع کرنا، دور کرنا (۳) فِتَنٌ واحد فِتْنَۃٌ آزمائش، فَتْنٌ مصدر باب (ض) آزمانا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، السعید اس کا اسم، لام تاکید، من اسم موصول، جنب فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل، الفتن مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر انّ کی خبر۔

(۸۳) اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ (ترمذی)

ترجمہ: جس شخص سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہیے۔

فائدہ: یعنی صحیح مشورہ دے جس سے مشورہ والے کا فائدہ ہو۔

لغات: (۱) اَلْمُسْتَشَارُ اسم مفعول، اِسْتِشَارٌ مصدر باب استفعال، مشورہ طلب کرنا (۲) مُؤْتَمَنٌ اسم فاعل اِیْتِمَانٌ مصدر (افتعال) امانت دار ہونا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، المستشار اس کا اسم، موتمن ...... انّ کی خبر۔

(۸۴) اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ (احمد)

ترجمہ: بچے بخل کا سبب ہیں اور بزدلی کا باعث ہیں۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ حدیث مذکور سے مراد بچوں کے تئیں شفقت و محبت اور تعریف کا اظہار مقصود ہے۔

لغات: (۱) مَبْخَلَةٌ مصدر میمی، بُخْلٌ مصدر باب (ض) بخیل ہونا، مَجْبَنَةٌ مصدر میمی (۲) جُبْنٌ مصدر باب (ک) بزدل ہونا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، الولد اس کا اسم، مبخلة خبر اول، مجبنة خبر ثانی۔

(۸۵) اِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِیْنَةٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَةٌ

(احمد ترمذی)

ترجمہ: بے شک حق بات دل کے اطمینان کا سبب ہے اور باطل و جھوٹ شک اور تردد کا سبب ہے۔

فائدہ: یعنی جس میں شک و شبہ نہ ہو وہ کام اختیار کیا جائے۔

لغات: (۱) طَمَانِیْنَةٌ مصدر مطمئن ہونا (۲) رِیْبَةٌ شک و تہمت بے کلی ج رِیَبٌ مصدر رَیْبًا باب (ض) شک میں ڈالنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، الصدق اسم، طمانینة خبر، انّ اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ، ان الکذب ریبة ...... معطوف، معطوف علیہ معطوف سے

مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۸۶) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ (مسلم)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ ہر اچھی صفات کو پسند فرماتے ہیں۔

لغات: (۱) جَمِیْلٌ صفت مشبہ (۲) جَمَالٌ مصدر باب (ک) خوبصورت ہونا خوش خلق ہونا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل (۲) اَللّٰهُ ذوالحال، تعالیٰ حال، ذوالحال حال سے مل کر اسم جَمِیْلٌ خبر، یُحِبُّ فعل بافاعل، الجَمَالَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر خبر ثانی۔

(۸۷) اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً (ترمذی)

ترجمہ: ہر چیز کے لیے تیزی ہے اور ہر تیزی کے لیے سستی ہے۔

فائدہ: ابتداءً عبادت میں زیادتی ہوتی ہے، آہستہ آہستہ سستی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے تاکہ عمل میں تسلسل باقی رہے، ہر عروج جسے راز والے۔

لغات: (۱) شِرَّةٌ بمعنی چستی، تیزی (۲) فَتْرَةٌ بمعنی کمزوری، سستی ج فَتَرَاتٌ مصدر، فَتْرَةٌ باب (ن) کمزور ہونا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، ل حرف جار، کل مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم شِرَّةً اسم موخر، واو عاطفہ کل شرۃ مرکب اضافی ہو کر خبر مقدم فترۃ مبتدا موخر۔

(۸۹) اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا یَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ (ابونعیم)

ترجمہ: بے شک رزق ڈھونڈھتا ہے بندہ کو جیسا کہ اس کو اس کی موت ڈھونڈھتی ہے۔

فائدہ: یعنی بندہ کو رزق مقدر کے مطابق مل کر رہے گا جیسا کہ موت آ کر رہے گی۔

لغات: (۱) اَجَلٌ موت ج اٰجَالٌ وقت، مدت۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الرزق اس کا اسم لام تاکید یطلب فعل بافاعل العبد مفعول بہ ک حرف جار ما موصولہ یطلبہ فعل ضمیرۂ مفعول بہ اجلہ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۹۰) اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ

(بخاری، مسلم)

ترجمہ: بے شک شیطان چلتا ہے آدمی (کے بدن) میں خون کے چلنے کی طرح۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ انسان کو بہکانے کی پوری طاقت رکھتا ہے۔

لغات: (۱) يَجْرِیْ فعل مضارع جَرْيٌ، جَرَيَانٌ مصدر باب (ض) چلنا مَجْرٰی اسم ظرف چلنے کی جگہ ج مَجَارِیْ (۲) دَمٌ خون ج دِمَاءٌ

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الشیطٰن اسم، یجری فعل بافاعل من الانسان متعلق فعل کے مجری الدم مرکب اضافی ہوکر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق اور مفعول مطلق سے مل کر خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۹۱) اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِیْ الْمَالُ (ترمذی)

ترجمہ: بیشک ہر امت کے لیے فتنہ وآزمائش ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ میری امت کے لوگوں کو مال ودولت دے کر یہ آزمانا چاہتا ہے کہ وہ راہِ مستقیم اور حد اعتدال پر قائم رہتا ہے یا نہیں۔

لغات: (۱) اَلْمَالُ ج اَمْوَالٌ

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل لکل امۃ ...... انّ کی خبر مقدم فتنۃ اسم موخر واو عاطفہ فتنہ امتی...... مرکب اضافی ہوکر مبتدا المال خبر۔

(۹۲) اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ (ترمذی)

ترجمہ: بہت جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو غائب غائب کے لیے کرے۔

فائدہ: جو شخص کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے کیوں کہ ایسی دعا میں کسی کو دکھانے سنانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، بلکہ خلوص ہی خلوص ہوتا ہے۔

ترکیب: ان اسرع الدعاء...... مرکب اضافی ہوکر ممیّز، اجابة تمیز، ممیّز تمیز مل کر انّ کا اسم دعوة مصدر مضاف غائب اسم فاعل مضاف الیہ فاعل لغائب متعلق ہوا مصدر کے مصدر اپنے متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔

(۹۳) اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ (ابن ماجہ)

ترجمہ: بے شک آدمی محروم کردیا جاتا ہے روزی سے اس گناہ کی وجہ سے جس کو وہ کرتا ہے۔

لغات: (۱) رَجُلٌ مرد، انسان ج رِجَالٌ (۲) يُحْرَمُ فعل مضارع مجہول اِحْرَامٌ (افعال) حرام کرنا حِرْمَانٌ باب (ن) محروم ہونا (۳) ذَنْبٌ گناہ ج ذُنُوبٌ (۴) يُصِيبُ فعل مضارع اِصَابَةٌ مصدر باب افعال۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الرجل اسم لام تاکید یحرم فعل مجہول ضمیر نائب فاعل الرزق مفعول بہ بالذنب...... ب حرف جار الذنب موصوف، یصیبه فعل فاعل و مفعول بہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور متعلق یحرم کے فعل مجہول اپنے نائب مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۹۴) اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

(شرح السنة)

ترجمہ: بیشک کوئی جاندار نہیں مرتا یہاں تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔

لغات: (۱) نَفْسٌ ذات ج نُفُوْسٌ (۲) تَسْتَكْمِلَ فعل مضارع اِسْتِكْمَالٌ مصدر باب استفعال پورا کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل نفسا انّ کا اسم، لن ناصبہ تموت فعل بافاعل حتی حرف جر تستکمل فعل بافاعل رزقھا مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور ہوکر متعلق ہوا تموت فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر بتاویل مصدر ہوکر خبر۔

(۹۵) اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (شرح السنة)

ترجمہ: بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غصہ کو اور دور کر دیتا ہے موت کے وقت کی بری حالت کو۔

لغات: (۱) صَدَقَةٌ بمعنی صدقہ، خیرات ج صَدَقَاتٌ (۲) تُطْفِئُ فعل مضارع اِطْفَاءٌ مصدر باب افعال (۳) غَضَبٌ مصدر باب (س) غصہ کرنا (۴) مِيْتَةٌ مصدر لنوع، مرنے کی حالت، موت، مصدر باب (ن) مرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الصدقة...... انّ کا اسم لام تاکید تطفئ فعل، ضمیر فاعل غضب الرب ...... مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ، تدفع فعل بافاعل میتة السوء مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۹۶) اِنَّکَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰی (رواہ احمد)

ترجمہ: بیشک تو بہتر نہیں ہے (اے ابوذر) سرخ رنگ کی وجہ سے اور کالے رنگ کی وجہ سے (یعنی عرب وعجم) مگر یہ کہ تو اس پر زیادہ ہو تقویٰ کے اعتبار سے۔

لغات: (۱) اَحْمَرُ صفت مشبہ، حُمْرٌ مصدر باب(س) سرخ رنگ والا ہونا (۲) اَسْوَدُ صفت مشبہ ج اَسَاوِدُ (س) کالا ہونا، (۳) تَقْوٰی مصدر(ض) بچنا، پرہیز کرنا، حفاظت کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل ک ضمیر منصوب اس کا اسم، لست فعل ناقص ضمیر انت اسم بخیر......ب حرف جار، خیر اسم تفضیل من حرف جار احمر معطوف علیہ واو عاطفہ، لا زائدہ اسود معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق خیر اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر مستثنی منہ، الا حرف استثناء انْ ناصبہ تفضلہ فعل فاعل ومفعول بہ، بتقویٰ متعلق، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر مستثنی، مستثنی مستثنی منہ سے مل کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر انّ کی خبر۔

(۹۷) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ. (مسلم)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا ہے تمہاری صورتوں کی طرف اور نہ تمہارے مالوں کی طرف لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلوں کی طرف اور تمہارے اعمال کی طرف۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ تو صورت کی کوئی حیثیت ہے اور نہ مال و متاع کی، بلکہ دلوں کے اخلاص کی اور اعمال کی قدر ہے۔

لغات: (۱) صُوَرٌ واحد صُوْرَةٌ (۲) اَمْوَالٌ واحد مَالٌ (۳) اَعْمَالٌ واحد عَمَلٌ

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل اللہ اس کا اسم لاینظر فعل بافاعل الی حرف جار صورکم مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ اموالکم مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر خبر، واو عاطفہ، لکن حرف استدراک ینظر فعل بافاعل الی قلوبکم واعمالکم پورا جملہ متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۹۸) اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ (احمد ترمذی)

ترجمہ: بے شک بعض نیکیوں میں سے یہ ہے کہ تو ملاقات کرے اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ چہرے کے ساتھ۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے کشادہ روئی سے ملنا افضل اور احسن ہے۔

لغات: تَلْقٰی فعل مضارع لِقَاءٌ مصدر باب (س) ملاقات کرنا طَلْقٌ ہنس مکھ کشادہ رو (ک) ہنس مکھ ہونا طُلُوْقَةٌ مصدر۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل من المعروف جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم ان تلقٰی ...... انْ مصدریہ تلقی فعل بافاعل اخاک مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ ب حرف جر وجه طلق موصوف صفت سے مل کر مجرور، جارمجرور متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر اسم موخر۔

(۹۹) اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (ترمذی)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ابتدا کرے سلام کے ساتھ۔

فائدہ: یعنی سلام کرنے میں پہل کرے۔

لغات: بَدَأَ فعل ماضی بَدْءٌ مصدر باب (ف) پہل کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل اولی الناس مرکب اضافی انّ کا اسم باللّٰہ متعلق اسم تفضیل اولی کے، من اسم موصول بدأ فعل بافاعل بالسلام متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر۔

(۱۰۰) اِنّ الرِّبٰوا وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِیْرُ اِلٰی قِلٍّ

(رواہ ابن ماجه)

ترجمہ: بے شک سود اگر چہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام لوٹتا ہے کمی کی طرف۔

فائدہ: چونکہ اس مال میں بے برکتی ہوتی ہے۔

لغات: رِبٰو سود، بیاض و رِبَاءٌ مصدر باب (ن) بڑھنا (۲) عَاقِبَةٌ انجام ج

عَوَاقِبٌ (۳) تَصِیْرُ فعل مضارع صَیْرُوْرَةٌ مصدر باب (ض) لوٹنا، قُلٌّ مصدر بالضم بھی آتا ہے (۴) قَلَّ (ض) کم ہونا اَقِلَّاءُ

ترکیب: ''انّ حرف مشبہ بالفعل الربو'' اسم واو وصلیہ انْ حرف شرط کثر فعل بافاعل شرط ف جزائیہ انّ حرف مشبہ بالفعل عاقبته ...... مرکب اضافی ہوکر انّ کا اسم تصیر فعل بافاعل الی قل متعلق فعل کے، فعل فاعل ومتعلق سے مل کر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے جزاء، شرط جزا سے مل کر انْ کی خبر۔

(۱۰۱) اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ كَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسْلَ (بیہقی)

ترجمہ: بیشک غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

فائدہ: ایمان سے یا تو کمال ایمان مراد ہے یا نور ایمان اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بسا اوقات غصہ کی شدت اصل ایمان کو بھی ختم کر دیتی ہے...... نعوذ باللّٰہ من ذلك......

لغات: (۱) یُفْسِدُ فعل مضارع اِفْسَادٌ مصدر خراب کرنا (۲) صَبِرٌ (بفتح الصاد وبکسر الباء) بمعنی ایلوا (ایک قسم کی کڑوی دوا) ج صُبُوْرٌ (۳) عَسْلٌ بمعنی شہد ج عُسُوْلٌ، اَعْسَالٌ، عُسُلٌ.

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الغضب اسم یفسد الایمان فعل فاعل ایمان مفعول بہ ک حرف جار ما اسم موصول یفسد فعل الصبر فاعل العسل مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل سابق کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۱۰۲) اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ (مسلم)

ترجمہ: بیشک سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہنچاتی ہے جنت کی طرف اور جھوٹ بولنا برائی ہے

اور ہر برائی پہنچاتی ہے آگ کی طرف۔

لغات: (۱) صِدْقٌ مصدر باب(ن) سچ بولنا (۲) بِرٌّ نیکی مصدر بَرٌّ باب(ن) نیک ہونا (۳) یَھْدِیْ فعل مضارع ھِدَایَۃٌ مصدر باب(ض،ن) جھوٹ بولنا، فُجُوْرٌ مصدر باب(ن) بدی کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل الصدق اسم بر خبر، انّ اپنے اسم وخبر مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ، انّ حرف مشبہ بالفعل البر اسم یھدی فعل بافاعل الی الجنة...... متعلق فعل فاعل ومتعلق سے مل کر خبر، انّ اسم وخبر مل کر معطوف............

............وان الکذب فجور وان الفجور یھدی الی النار...... مذکورہ ترکیب کے طرز پر ہوگی۔

(۱۰۳) اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَوَأْدَالْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَھَاتِ وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کی تم پر ماؤں کی نافرمانی اور زندہ لڑکیوں کو دفن کرنا اور حرام کیا بخل کرنا اور سوال کرنا اور مکروہ قرار دی تمہارے لیے قیل وقال (فضول باتیں) اور سوال کی زیادتی اور مال کو ضائع کرنا۔

لغات: (۱) عُقُوْقٌ مصدر باب(ن) نافرمانی کرنا (۲) اُمَّھَاتٌ واحد اُمٌّ ماں، وَأْدٌ مصدر باب(ض) زندہ درگور کرنا، بَنَاتٌ واحد بِنْتٌ، لڑکی، مَنْعٌ مصدر باب(ف) انکار کرنا، بخل کرنا ھَاتِ اسم فعل بمعنی اَعْطِ امر حاضر یعنی دے تو، کَرِہَ ماضی کَرَاھَۃٌ مصدر باب(س) ناپسند کرنا، سُؤَالٌ مصدر باب(ف) مانگنا، اِضَاعَۃٌ مصدر باب افعال برباد کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل اللّٰہ اسم، حرم فعل بافاعل علیکم جار مجرور متعلق

عقوق الامہات...... مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ، واد البنات معطوف اول منع وھات ...... معطوف علیہ معطوف، معطوف علیہ تمام معطوفوں سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، و کرہ لکم...... کرہ فعل بافاعل لکم متعلق قیل وقال، کثرۃ السوال واضاعۃ المال ...... معطوف علیہ معطوف ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۱۰۴) اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: یقیناً بہت پیارا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے دشمنی رکھنا ہے۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی سے مراد یہ ہے کہ قلبی اعمال میں سے سب سے افضل عمل حُبٌّ فِی اللّٰہِ اور بُغْضٌ فِی اللّٰہِ ہے (اور بدنی اعمال میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد ہیں)۔

لغات: (۱) حُبٌّ مصدر باب (ض) پسند کرنا (۲) بُغْضٌ نفرت، دشمنی بَغَاضَۃً مصدر باب (ن، س، ک) دشمنی رکھنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل احب الاعمال مرکب اضافی ہو کر اسم، الی حرف جار اللّٰہ ذوالحال تعالیٰ فعل بافاعل مل کر حال، حال ذوالحال سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل کے الحب مصدر فی اللّٰہ متعلق مصدر ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ البغض فی اللّٰہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔

(۱۰۵) اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ. (ترمذی)

ترجمہ: خبردار بیشک دنیا لعنت کی گئی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کی گئی ہے) اور لعنت کی گئی ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور وہ چیز جس کو خدا

دوست رکھتا ہے اور علم سکھانے والا اور تعلیم حاصل کرنے والا۔

فائدہ: اس ارشادگرامی کا مقصد دنیا سے بے رغبتی کرنا پیدا کرنا اور یہ تعلیم دینا ہے کہ دنیا کی جن چیزوں کو خدا نے ناپسند کیا ہے جیسے تمام حرام وناجائز، ان سے اجتناب کرو اور جو چیزیں خدا کے یہاں مقبول وپسندیدہ ہیں جیسے ذکر اللہ اور نیک کام اور تعلیم وتعلم وغیرہ، ان کو اختیار کرو۔

لغات: (۱) مَلْعُوْنَةٌ اسم مفعول لَعْنَةٌ مصدر باب (ف) لعنت کرنا، پھٹکارنا، رحمت سے دور کرنا (۲) والا ماضی مُوَالَاةٌ مصدر باب مفاعلة محبت کرنا، مجرد وَلْیٌ باب (س) قریب ہونا۔

ترکیب: الا حرف تنبیہ انّ حرف مشبہ بالفعل الدنیا اسم ملعونة خبر واو عاطفہ محذوف ملعون اسم مفعول، ما موصولہ، فیھا جار مجرور متعلق ہوا فعل محذوف کے فعل محذوف اپنے متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مستثنیٰ منہ، الا حرف استثنا ذکر اللّٰہ مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ ماوالاہ وعالم اومتعلم ...... معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر خبر یا معطوف ہوکر ملعونة کی خبر۔

(۱۰۶) اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلِمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهٖ (ابن ماجه)

ترجمہ: بیشک اس قسم میں سے کہ پہنچتا ہے (اس کا ثواب) مومن کو اس کے عمل سے اور اس کی نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد، وہ علم ہے کہ سیکھا اس کو اور پھیلایا اس کو اور نیک اولاد کہ چھوڑ گیا وہ اس کو، یا قرآن کہ چھوڑ گیا اس کو (دوسرے لوگ تو میراث میں مال چھوڑتے ہیں یا کسی کو قرآن پڑھایا میراث کے طور پر) یا مسجد کہ بنایا اسے، یا کوئی مکان مسافروں کے

لیے کہ بنایا اس کو، یا نہر کہ جاری کرگیا اس کو، یا صدقہ خیرات کہ نکالا اس کو اپنے مال میں سے اپنی تندرستی اور اپنی زندگی میں، پہنچتا ہے اس کو (اس کا ثواب) اس کے مرنے کے بعد۔

لغات: (۱) یَلْحَقُ فعل مضارع لَحُوْقٌ لِحَاقٌ مصدر باب (س) ملنا (۲) نَشَرَ نَشْرٌ مصدر باب (ن) پھیلانا (۳) صَالِحٌ اسم فاعل صَلَاحٌ مصدر باب (ک) نیک کام کرنا (۴) مُصْحَفٌ (بتثلیث المیم) (میم کی تینوں حرکتوں کے ساتھ) مجلد کتاب ج مَصَاحِفٌ (۵) وَرَّثَ ماضی تَوْرِیْثٌ مصدر وارث بنانا (۶) بَنَا ماضی بِنَاءٌ مصدر باب (ض) بنانا (۷) بَیْتٌ گھر ج بُیُوْتٌ (۸) نَھْرٌ ج اَنْھَارٌ نُھُوْرٌ (۹) اَجْریٰ ماضی اِجْرَاءٌ مصدر (افعال) جاری کرنا (۱۰) صِحَّةٌ صِحَّةً تندرستی مصدر باب (ض) تندرست ہونا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل مما اصل میں من ما ہے، من حرف جار ما اسم موصول یلحق فعل مضارع مبنی معروف، ضمیر فاعل جو لوٹ رہی ہے ما موصولہ کی طرف، المومن مفعول بہ من حرف جار عمله و حسناته ...... مرکب اضافی معطوف علیہ معطوف ہوکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، بعد موته مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، یلحق فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق محذوف کے ہوکر خبر مقدم، عِلْمًا موصوف علم فعل فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ معطوف علیہ واو عاطفہ، نشره فعل فاعل مفعول بہ معطوف، معطوف الیہ معطوف سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ ولدا صالحا ترکه او مصحفا ورثه او مسجدا بناه او بیتا لابن السبیل بناه او نهرا اجراه .... سب معطوف ہیں علما علمه پر، او صدقة اخرجها من ماله فی صحته وحیاته .... سب صفت ہیں صدقه موصوف کی، تلحقه من بعد موته .... صفت ثانی ہے صدقه کی، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر معطوف

ہوگاعلما علمه معطوف علیہ کا،معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کراسم موخر۔

(۱۰۷) اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَاالدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ (بخاری)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ مضبوط کرتا ہے اس دین کو بدکار آدمی کے سبب سے۔

فائدہ: یعنی بدکار آدمی ریا کی بناء پر دین کا کوئی کام کردیتا ہے جس سے دین کو تقویت پہنچتی ہے اور خود اس کے ثواب سے محروم رہ جاتا ہے۔

لغات: (۱) يُؤَيِّدُ مضارع تَائِيْدٌ مصدر تفعیل (۲) فَاجِرٌ بدکار، بدچلن ج فَجَرَةَ ، فُجَّارٌ اسم فاعل فُجُوْرٌ مصدر باب(ن) بدکاری کرنا۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل، الله اسم ليؤيد...... لام تاکید يؤيد فعل، ضمیر فاعل هذاالدين اسم اشارہ مشارٌ الیہ مل کر مفعول بہ، ب حرف جار الرجل موصوف الفاجر صفت موصوف صفت مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر۔

(۱۰۸) اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ (ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ فخر کریں گے لوگ مسجدوں میں۔

فائدہ: یعنی مساجد کی بڑی عمدہ عمدہ عمارتیں بنا کر فخر کریں گے۔

لغات: يَتَبَاهىٰ مضارع تَبَاهِيٌ (تفاعل باهم فخر کرنا (۲) شَرَطٌ ،واحد اَشْرَاطٌ ج بمعنی علامت۔

ترکیب: انّ حرف مشبہ بالفعل من حرف جار اشراط الساعة مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم ان مصدریہ يتباهى فعل مضارع منصوب الناس فاعل فی المسا جد متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر اسم موخر۔



”انَّمَا“

(۱۰۹) اِنَّمَا شِفَاءُ الْعَيِّ السُّوَالُ (ابو داؤد)

ترجمہ: بے شک نہ جاننے کی شفا پوچھنا ہے۔

فائدہ: یعنی جس مسئلہ کا علم نہ ہو اس کا پوچھنا کسی جاننے والے سے جہالت کا علاج ہے۔

لغات: (۱) شِفَاءٌ مصدر باب (ض) تندرست ہونا (۲) عَيٌّ گفتگو میں عاجز ج اَعْيَاءٌ مصدر باب (س) عاجز ہونا۔

ترکیب: انما...... انّ حرف مشبہ بالفعل، ما زائدہ (اور اس کو ما کافہ کہتے ہیں اس لئے کہ یہ حروف مشبہ بالفعل کو عمل سے روک دیتا ہے) شفاء العی مرکب اضافی ہو کر مبتدا، السوال خبر۔

(۱۱۰) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: بے شک اعمال کا اعتبار خاتمے پر ہے۔

لغات: خَوَاتِيْمَ واحد خَاتِمَةٌ، انجام۔

ترکیب: انما، ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ الاعمال مبتدا بالخواتیم جار مجرور سے مل کر معتبرۃ سے متعلق ہو کر خبر۔

(۱۱۱) اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ....

ترجمہ: بیشک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا آگ کے گڈھوں میں سے ایک گڈھا ہے۔

لغات: قَبْرٌ بمعنی قبر ج قُبُوْرٌ، رَوْضَةٌ باغ ج رَوْضٌ و رِيَاضٌ، حُفْرَةٌ گڈھا ج حُفَرٌ

ترکیب: انما (کلمہ حصر) القبر مبتدا، روضة موصوف، من ریاض الجنة مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت ،موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ حفرة موصوف من حرف جار حفر النار مرکب اضافی مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہوکر صفت ،موصوف صفت سے مل کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔



الجملةُ الفعليَّةُ

(۱۱۲) كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا (بیہقی)

ترجمہ: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے۔

فائدہ: یعنی فقر میں بعض مرتبہ ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے کہ آدمی کفر تک کرنے کو تیار ہو جاتا ہے یعنی ناشکری کے الفاظ بولنے لگتا ہے۔

لغات: (۱) كَادَ فعل ماضی افعال مقاربہ كَوْدٌ كَيْدُوْدَةٌ مصدر باب (ن) قریب ہونا (۲) فَقْرٌ مفلسی، غم ج فُقُوْرٌ فَقَارَةٌ مصدر باب (ک) محتاج ہونا (۳) كُفْرٌ مصدر باب (ن) چھپانا، انکار کرنا۔

ترکیب: کاد فعل مقارب الفقر اسم انْ ناصبہ یکون فعل مضارع ناقص، ضمیر ھو اسم کفرا خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر۔

(۱۱۳) كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ (مسلم)

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے یہ بات کہ نقل کرے وہ ہر وہ بات جو اس نے سنی۔

فائدہ: کیوں کہ ہر مسموع کا سچا ہونا ضروری نہیں ہے۔

لغات: (۱) كِذْبٌ و كَذِبٌ مصدر باب (ض) جھوٹ بولنا۔

ترکیب: کفی فعل با حرف جار المرء ممیّز کذبا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق فعل، ان ناصبہ، یحدث فعل بافاعل با حرف جار، کل مضاف ما

اسم موصول سمع فعل بافاعل ہوکرصلہ،موصول صلہ سےمل کرمضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سےمل کرمجرور،جارمجرورمل کرمتعلق یحدث فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سےمل کر بتاویل مفرد ہوکر کفی کا فاعل،فعل اپنے فاعل اورمتعلق سےمل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۱۴) يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ (مسلم)

ترجمہ: شہید کے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں سوائے دَین کے۔

فائدہ: یعنی حقوق العباد کی معافی بغیر صاحبِ حق کے معاف کئے معاف نہیں ہوگی۔

لغات: (۱) يُغْفَرُ مضارع مجہول مَغْفِرَةٌ غُفْرَانٌ مصدر باب(ض) بخشنا (۲) شَهِيْدٌ صفت مشبہ ج شُهَدَاءُ ، شَهَادَةٌ مصدر باب(ض) گواہی دینا (۳) دَيْنٌ ، قرض ج دُيُوْنٌ.

ترکیب: يغفر فعل مجہول للشهيد جار مجرور متعلق فعل کے، كل ذنب مرکب اضافی ہوکر مستثنیٰ منہ، الا حرف استثنا، الدين مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سےمل کر نائب فاعل،فعل مجہول نائب اورمتعلق سےمل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱۵) لُعِنَ عَبْدُالدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُالدِّرْهَمِ (ترمذی)

ترجمہ: لعنت کیا گیا دینار کا بندہ اور لعنت کیا گیا درہم کا بندہ،

فائدہ : یعنی جو شخص درہم ودینار اور مال ودولت کی محبت میں گرفتار ہوکر اللہ کو بھول جائے وہ اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔

لغات: (۱) دِيْنَارٌ اشرفی،سونے کا سکہ ج دَنَانِيْرُ (۲) لُعِنَ ماضی مجہول لَعْنَةٌ مصدر باب(ف) لعنت کرنا (۳) دِرْهَمٌ چاندی کا سکہ ج دَرَاهِمُ

ترکیب: لعن عبدالدينار...... لعن فعل مجہول عبدالدينار مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل،فعل مجہول نائب فاعل سےمل کرمعطوف علیہ واو عاطفہ لعن فعل مجہول عبدالدرهم مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل،فعل مجہول اپنے نائب فاعل سےمل کر معطوف،

معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۱۶) حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: ڈھانپ دی گئی دوزخ شہوتوں اور لذتوں سے اور جنت ڈھانپ دی گئی مشقتوں اور سختیوں سے۔

فائدہ: یعنی جنت میں داخل ہونے کے لیے اول مشقتوں کو برداشت کرنا پڑے گا، اطاعتِ رب کے لیے اور جو شہوتوں کو اختیار کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

لغات: حُجِبَتْ ماضی مجہول حَجْبٌ حِجَابٌ مصدر باب (ن) چھپانا (۲) شَهَوَاتٌ واحد شَهْوَةٌ، خواہش (۳) مَكَارِهِ واحد مَكْرَهَةٌ، مشقت، ناپسندیدہ۔

ترکیب: حجبت فعل مجہول النار نائب فاعل بالشهوات متعلق، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ حجبت الجنة بالمكارة معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ موطوفہ ہوا۔

(۱۱۷) يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہوجاتی ہیں (یعنی قوی ہوجاتی ہیں) ایک مال کی حرص، دوسرے زندگی بڑھنے کی حرص۔

لغات: (۱) يَهْرَمُ مضارع هَرَمٌ مصدر باب (س) بوڑھا ہونا (۲) يَشِبُّ مضارع شَبَابٌ مصدر باب (ض) جوان ہونا (۳) حِرْصٌ مصدر باب (س) لالچ کرنا (۴) عُمُرُ عَمْرٌ زندگی ج اَعْمَارٌ عَمَرٌ، بفتح والضم العین مصدر باب (ن) آباد ہونا، آباد کرنا۔

ترکیب: يهرم فعل ابن آدم مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف علیہ

واو عاطفہ یشب فعل منه متعلق، اثنان مبدل منہ الحرص مصدر علی المال متعلق ہوکر مصدر کے معطوف علیہ واو عاطفہ الحرص علی العمر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر بدل، مبدل منہ بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۱۸) نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَ اِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ (رزین)

ترجمہ: اچھا ہے وہ آدمی جو دین کی سمجھ رکھتا ہے، اس کی طرف ضرورت لائی جائے تو نفع پہنچائے وہ (یعنی اس کی ضرورت خوشی سے پوری کر دے اگر ہو سکے) اور اگر لاپرواہی کی گئی اس کی طرف تو اپنے نفس کو بے پرواہ رکھے۔

لغات: (۱) اُحْتِيْجَ ماضی مجہول اِحْتِيَاجٌ مصدر باب افتعال محتاج ہونا۔

ترکیب: نعم فعل مدح، الرجل فاعل، نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم، الفقیه مخصوص بالمدح فی الدین متعلق ہوا الفقیه کے، مخصوص بالمدح اپنے متعلق سے مل کر مبتدا موخر، انْ حرف شرط، احتیج فعل مجہول ضمیر نائب فاعل، الیه متعلق فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، نفع فعل با فاعل جزا، شرط جزا معطوف علیہ، واو عاطفہ انْ حرف شرط استغنی فعل مجہول ضمیر نائب فاعل عنه متعلق، فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط اغنی فعل با فاعل نفسه مرکب اضافی مفعول بہ، فعل فاعل و مفعول بہ سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف۔

(۱۱۹) يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَ يَبْقٰى عَمَلُهٗ (رزین)

ترجمہ: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، پس دو چیزیں واپس ہو جاتی ہیں اور ایک اس

کے ساتھ رہتی ہے، اس کے پیچھے جاتے ہیں اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل، پس واپس ہو جاتے ہیں اس کے گھر والے اور اس کا مال اور باقی رہ جاتا ہے اس کا عمل۔

لغات: یَتْبَعُ مضارع، تَبَعٌ مصدر باب (س) تابع ہونا۔ پیچھے چلنا، ساتھ چلنا۔

ترکیب: یتبع فعل المیت مفعول بہ ثلثه فاعل، فا تفصیلیہ یرجع فعل اثنان فاعل واو عاطفہ یبقی فعل معه مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، واحد فاعل یتبع فعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ اهله مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ ماله وعمله معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر فاعل، فا تعقیبیہ یرجع فعل اهله مرکب اضافی معطوف علیہ، ماله معطوف مل کر فاعل، واو عاطفہ، یبقی فعل عمله مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل، معطوفہ۔

(۱۲۰) کَبُرَتْ خِیَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا هُوَ لَکَ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ کَاذِبٌ (ابو داؤد)

ترجمہ: بڑی خیانت ہے یہ کہ تو کہے اپنے مسلمان بھائی سے ایسی بات کہ وہ تجھ کو اس میں سچا جانتا ہے، حالانکہ تو اس میں جھوٹا ہے۔

لغات: خِیَانَةٌ مصدر باب (ن) خیانت کرنا (۲) مُصَدِّقٌ اسم فاعل تَصْدِیْقٌ مصدر سچا جاننا۔

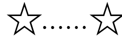
ترکیب: کبرت فعل خیانة تمیز ان مصدریہ تحدث فعل بافاعل اخاک ذوالحال حدیثا مفعول بہ هو مبتدا، لک متعلق مصدق کے، مصدق خبر، مبتدا خبر سے معطوف علیہ، واو عاطفہ، انت مبتدا، له متعلق کاذب اسم فاعل فاعل و متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر ممیّز کبرت تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر کبرت کا فاعل۔

(۱۲۱) بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُاِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَحَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ (بیہقی)

ترجمہ: براہے جمع کرنے والا بندہ (یعنی غلہ وغیرہ روک کرر کھنے والا مہنگائی کی امید پر) اگر اللہ تعالیٰ نرخوں میں ارزانی کرتا ہے تو وہ رنجیدہ ہوتا ہے اور اگر نرخوں کو گراں کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

لغات: (۱) بِئْسَ فعل ذم (۲) مُحْتَكِرٌ اسم فاعل اِحْتِكَارٌ مصدر افتعال ذخیرہ جمع کرنا (۳) اَرْخَصَ ماضی اِرْخَاصٌ مصدر سستا کرنا (۴) اَسْعَارٌ واحد سَعْرٌ بھاؤ (۵) اَغْلٰی ماضی اِغْلَاءٌ مصدر باب افعال مہنگا کرنا۔

ترکیب: بئس فعل ذم العبد فاعل، فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم، المحتكر مخصوص بالذم مبتدا موخر، انْ حرف شرط ارخص فعل اللّٰه فاعل الاسعار مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، حزن فعل بافاعل جزا، شرط جزا معطوف علیہ واو عاطفہ ان حرف شرط اغلیٰ فعل بافاعل ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، فرح فعل بافاعل جزا، شرط جزا معطوف۔



نَوْعٌ اٰخَرُ مِّنَ الْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ

جملہ فعلیہ کی ایک اور قسم

(۱۲۲) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نہیں داخل ہوگا جنت میں چغل خور۔

لغات: (۱) قَتَّاتٌ صفت مشبہ قَتٌّ مصدر باب (ن) چغلی کھانا۔

ترکیب: لا نافیہ، یدخل فعل، الجنة مفعول فیہ، قَتَّاتٌ فاعل۔

(۱۲۳) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نہیں داخل ہوگا جنت میں تعلق توڑنے والا۔

فائدہ: یعنی قطع تعلق کو حلال جان کر قطع تعلق کرے بلا کسی سبب کے۔

لغات: (۱) قَاطِعٌ اسم فاعل قَطْعٌ مصدر باب (ف) کاٹنا۔

ترکیب: لا نافیہ یدخل فعل الجنة مفعول فیہ قاطع فاعل۔

(۱۲۴) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

(بخاری مسلم)

ترجمہ: مومن کو نہیں ڈسا جاتا ہے ایک سوراخ سے دو مرتبہ۔

فائدہ: یعنی مسلمان کسی سے دوبارہ دھوکہ نہیں کھاتا۔

لغات: يُلْدَغُ مضارع مجہول لَدْغٌ مصدر باب (ف) ڈسنا، جُحْرٌ ج اَجْحَارٌ سوراخ۔

ترکیب: المومن نائب فاعل یلدغ فعل مجہول من حرف جار، حجرٌ موصوف واحد صفت، موصوف صفت سے مل کر متعلق فعل کے مرتین مفعول مطلق، فعل مجہول اپنے نائب فاعل و متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲۵) لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّایَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مسلم)

ترجمہ: نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ محفوظ نہ ہو اس کا پڑوسی اس کی برائیوں اور تکلیفوں سے۔

لغات: (۱) جَارٌ پڑوسی ج جِیْرَانٌ (۲) بَوَائِقُ واحد بَائِقَةٌ تکلیف، شر و فساد مصدر بوقاً، لڑائی، جھگڑا برپا کرنا (ن)

ترکیب: لا نافیہ یدخل فعل الجنة مفعول فیہ من اسم موصول لا نافیہ یامن فعل جارہ مرکب اضافی فاعل بوائقہ مفعول بہ، فعل فاعل و مفعول بہ سے صلہ، موصول صلہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲٦) لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ جسمٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ (بیہقی)

ترجمہ: جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ بدن جو پرورش کیا گیا ہو حرام مال کے ساتھ۔

لغات: (۱) جَسَدٌ ج اَجْسَادٌ بدن (۲) غُذِیَ ماضی مجہول غَذْوٌ مصدر باب (ن) خوراک دینا۔

ترکیب: لا نافیہ یدخل فعل الجنة مفعول فیہ جسد موصوف غذی فعل مجہول بالحرام متعلق فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر فاعل۔

(۱۲۷) لَایُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ (بیہقی)

ترجمہ: نہیں مومن (کامل) ہوگا تم میں سے کوئی یہاں تک کہ ہو اس کی خواہش اس (دین) کے تابع جس کو میں لایا ہوں۔

لغات: (۱) هَوىً مصدر باب(س) چاہنا خواہش کرنا(۲) تَبْعٌ صفت مشبہ، تَبَعٌ مصدر باب(س) پیچھے چلنا۔

ترکیب: لا حرف نفی یؤمن فعل احدکم مرکب اضافی فاعل حتی حرف جار یکون فعل ناقص ھواہ مرکب اضافی اس کا اسم تبعا مصدر، لام حرف جار، ما اسم موصول، جئت فعل با فاعل بہ متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق ہوا مصدر کے، مصدر متعلق سے مل کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یؤمن فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲۸) لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا (ابو داؤد)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ ڈرائے کسی مسلمان کو۔

لغات: (۱) یُرَوِّعَ مضارع معروف تَرْوِیْعٌ مصدر، ڈرانا۔

ترکیب: لا نافیہ، یحل فعل لمسلم جار مجرور متعلق فعل کے، ان مصدریہ یروع فعل با فاعل مسلما مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۲۹) لَاتَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَاتَصَاوِیْرُ

(بخاری مسلم)

ترجمہ: فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں ایسے گھر میں جس میں کتا اور تصویریں ہوں (مراد رحمت کے فرشے)

لغات: کَلْبٌ کتا ج کِلَابٌ، اَکْلُبٌ (۲) مَلٰئِکَۃٌ واحد مَلَکٌ فرشتہ (۳) تَصَاوِیْرٌ واحد تَصْوِیْرٌ.

ترکیب: لا نافیہ، تدخل فعل الملئکۃ فاعل، بیتا موصوف فیہ جار مجرور

ظرف مستقر خبر مقدم، کلب معطوف علیہ واو عاطفہ، لا زائدہ تصاویر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مبتدا موخر، مبتدا خبر مل کر صفت، موصوف مل کر مفعول فیہ فعل فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۳۰) لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نہیں مومن ہوگا تم میں سے کوئی یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک پیارا ہو جاؤں اس کے باپ اور اس کی اولاد سے اور تمام آدمیوں سے۔

لغات: اَحَبُّ اسم تفضیل حُبٌّ مصدر باب (ض) محبت کرنا، محبوب ہونا۔

ترکیب: لا نافیہ، یؤمن فعل احدکم مرکب اضافی فاعل حتی ناصب المضارع اکون فعل ناقص، ضمیر انا اسم، احب اسم تفضیل الیہ متعلق من حرف جر والدہ مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ ولدہ مرکب اضافی معطوف علیہ معطوف، واو عاطفہ الناس موکد اجمعین تاکید، موکد تاکید معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، فعل ناقص کی۔

(۱۳۱) لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (ابوداؤد)

ترجمہ: نہیں ہے حلال کسی مسلمان کے لیے یہ کہ چھوڑے اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ، پس جو چھوڑے تین دن سے زیادہ پھر مر جائے تو داخل ہوگا وہ دوزخ کی آگ میں۔

فائدہ: اگر جھگڑا کسی دنیوی معاملہ میں نفسانیت سے ہو لیکن اگر کسی دینی امر میں للّٰہیت سے ہجران ہو تو فوق ثلٰث ایام بھی جائز ہے۔

لغات: (۱) يَهْجُرَ مضارع، هَجَرٌ هِجْرَانٌ مصدر باب (ن) قطع کرنا

(۲) فَوْقَ ظرف مکان

ترکیب: لا نافیہ یحل فعل لمسلم متعلق، ان مصدریہ یھجر فعل، ضمیر فاعل اخاہ مفعول بہ فوق ثلث مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور ظرف سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر فاعل فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، فمن، فا تعقیبیہ من اسم موصول ھجر فعل بافاعل فوق ثلث مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ، فا عاطفہ، مات فعل بافاعل ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، دخل فعل بافاعل النار مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر قائم مقام جزا ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۳۲) اَلَا لَایَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ (بیہقی)

ترجمہ: خبردار نہیں حلال ہے کسی شخص کا مال مگر اس کی دلی خوشی سے۔

لغات: طِیْبٌ مصدر باب (ض) خوش ہونا۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ لا نافیہ یحل فعل مال مضاف امری مضاف الیہ اِلَّا ملغی با حرف جار طیب مصدر مضاف نفس مضاف الیہ منہ متعلق طیب مصدر کے، مصدر مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر متعلق ہوا یحل فعل کے۔

(۱۳۳) لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّامِنْ شَقِیٍّ (احمد ترمذی)

ترجمہ: نہیں نکالی جاتی رحمت وشفقت مگر بدبخت کے دل سے۔

فائدہ: بدبخت سے مراد نافرمان فاجر یعنی بدکار لوگ ہیں۔

لغات: تُنْزَعُ مضارع مجہول نَزْعٌ مصدر باب (ض) نکالنا (۲) شَقِیٌّ صفت مشبہ ج اَشْقِیَاءُ، شَقَاوَۃٌ مصدر باب (س) بدبخت ہونا۔

ترکیب: لا نافیہ، تنزع فعل مجہول الرحمۃ نائب فعل الا ملغی من شقی

جارمجرور متعلق تنزع فعل کے۔

(۱۳۴) لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرْسٌ (مسلم)

ترجمہ: اس قافلہ کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹہ ہو۔

فائدہ: فرشتے سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں کتا سے مراد وہ کتا ہے جو پاسبانی کے لیے نہ ہو، گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹی ہے جو جانوروں کے گلے میں باندھ دی جاتی ہے وہ ناقوس کے مشابہ ہوتی ہے اور فرشتے اور اجِنّہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

لغات: (۱) رُفْقَةٌ جمع رفیق کی بتلثیث الراء، ساتھیوں کی جماعت رَفَاقَةً باب (س،ک) نرم ہونا ساتھ ہونا۔

ترکیب: لا نافیہ تصحب فعل الملٰئکۃ فاعل رفقۃ موصوف فیھا جارمجرور ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، کلب معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ جرس معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا موخر، مبتدا خبر مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



صِيَغُ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

(۱۳۵) بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (بخاری)

ترجمہ: پہنچاؤ میری طرف سے اگر چہ ایک آیت ہو۔

فائدہ: آیت سے مراد مفید بات قرآن وحدیث۔

لغات: (۱) بَلِّغُوْا ، تَبْلِیْغٌ (تفعیل) تبلیغ کرنا، پہنچانا بُلُوغاً پہنچنا باب (ن)

ترکیب: بلغوا فعل بافاعل عنی جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزائے (مقدم)، واو وصلیہ لو حرف شرط کان فعل ناقص محذوف ایة مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (جزاء محذوف کی یعنی بلغو عنی)

(۱۳۶) اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: اتارو لوگوں کو ان کے مرتبے میں۔

فائدہ: یعنی آدمی کے مرتبے کے مطابق اس سے معاملہ کرنا چاہیے۔

لغات: اَنْزِلُوْ اِنْزَالًا مصدر اتارنا، منازل جمع واحد منزل مصدر نزولٌ باب (ض) اترنا۔

ترکیب: انزلوا فعل بافاعل الناس مفعول بہ منازلهم مفعول فیہ۔

(۱۳۷) اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا (بخاری مسلم)

ترجمہ: سفارش کروتا کہ تم کوثواب حاصل ہو۔

فائدہ: یعنی مانگنے والے کی سفارش کرو۔

لغات: اِشْفَعُوْا فعل امر شَفَاعَةٌ مصدر باب(ف)سفارش کرنا(۲) فَلْتُوْجَرُوْا فا جوابیہ، ل امر، توجرو مضارع مجہول مجزوم اَجْرٌ مصدر باب(ض)بدلہ دینا۔

ترکیب: اشفعوا فعل ضمیر فاعل،فعل فاعل مل کر امر، فا جوابیہ لام امر توجروا فعل بافاعل جواب امر۔

(۱۳۸) قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم)

ترجمہ: کہہ میں ایمان لایا اللہ پر پھر اسی پر قائم رہ۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو اور ہمیشہ اس کی فرمانبرداری کرتے رہو۔

لغات: (۱) اِسْتَقِمْ فعل امر، اِسْتِقَامَةٌ مصدر باب استفعال ثابت قدم رہنا۔

ترکیب: قل فعل امر ضمیر فاعل،فعل فاعل مل کر قول، اٰمنت فعل ضمیر فاعل باللّٰہ جار مجرور متعلق،فعل فاعل و متعلق سے مل کر مقولہ،قول اپنے مقولہ سے مل کر معطوف علیہ، ثم حرف عطف استقم فعل بافاعل معطوف،معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۳۹) دَعْ مَایُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَایُرِیْبُکَ (احمد ترمذی)

ترجمہ: چھوڑ اس چیز کو جو شک میں ڈالے تجھ کو اور رغبت کر اس چیز کی طرف جو نہ شک میں ڈالے تجھ کو۔

لغات: (۱) دَعْ فعل امر وَدْعٌ مصدر باب(ف) چھوڑنا(۲)یُرِیْبُ مضارع اِرَابَةٌ مصدر باب افعال شک میں ڈالنا۔

ترکیب: دع فعل بافاعل، ما اسم موصول، یریب فعل، فاعل، ک مفعول بہ،فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف راغِبْ فعل امر محذوف ضمیر فاعل الی حرف جار، ما اسم موصول لا نافیہ، یریبک فعل فاعل

مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۴۰) اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (احمد ترمذی)

ترجمہ: ڈر اللہ سے جس جگہ (بھی) تو رہے اور برائی کے بعد کوئی نیکی کرتا کہ مٹادے وہ نیکی اس برائی کو اور لوگوں سے اچھی عادت کے ساتھ معاملہ کر۔

لغات: (۱) تَمْحُ اصل میں تَمْحُوْ تھا، جواب امر ہونے کی وجہ سے واو گر گیا، مَحْوٌ مصدر باب (ن) مٹانا (۲) خَالِقْ امر مُخَالَقَةٌ مصدر باب مفاعلت سے خوشخوئی کے ساتھ معاشرت کرنا۔

ترکیب: اتق فعل بافاعل اللہ مفعول بہ، حیث مضاف، ما موصولہ کنت فعل، ضمیر انت اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

واو وصلیہ اتبع فعل بافاعل السیئة مفعول بہ الحسنة مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر امر، تمح فعل بافاعل ھا مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جواب امر، امر جواب امر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا، واو عاطفہ خالق فعل بافاعل الناس مفعول بہ با حرف جار خلق موصوف حسن صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۴۱) لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا (ترمذی)

ترجمہ: ساتھ نہ رہ مگر مومن کے۔

فائدہ: دوستی کے واسطے مرد مومن کا انتخاب کرو۔

لغات: (۱) لا تصاحب نہی معروف مُصَاحَبَةٌ مصدر باب مفاعلة، ساتھ رہنا۔

ترکیب: لا تصاحب فعل نہی ضمیر فاعل الا ملغی مؤمنا مفعول بہ۔

(۱۴۲) وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ (ترمذی)

ترجمہ: اور نہ کھاوے تیرا کھانا مگر پرہیزگار۔

لغات: تقی صفت مشبہ ج اَتْقِیَاءٌ وَ قَایَۃٌ تَقْوٰی مصدر باب(ض) حفاظت کرنا بچنا، پرہیز کرنا۔

ترکیب: واو عاطفہ لایاکل فعل نہی طعامک مرکب اضافی مفعول بہ الا ملغی تقی فاعل۔

(۱۴۳) اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ (ترمذی)

ترجمہ: امانت ادا کردو(پوری پوری) اس شخص کو جس نے تجھ کو امانت سونپی ہے اور نہ خیانت کر اس کی جو خیانت کرے تری۔

لغات: اَدِّ فعل امر تَاْدِیَۃٌ مصدر باب تفعیل ادا کرنا (۲) اِئْتَمَنَ ماضی، اِئْتِمَانٌ مصدر باب افتعال امین بنانا (۳) لَا تَخُنْ فعل نہی خِیَانَۃٌ مصدر باب(ن) خیانت کرنا۔

ترکیب: اد فعل ضمیر انت فاعل الامانۃ مفعول بہ، الی حرف جار، من اسم موصول ائتمن فعل بافاعل ک مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اد فعل کے، فعل فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واو عاطفہ لاتخن فعل نہی، ضمیر فاعل من اسم موصول خان فعل، ضمیر فاعل ک مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۴۴) لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّائُکُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: چاہیے کہ تمہاری اذان دیں تمہارے اچھے لوگ اور تمہاری امامت کریں تم میں

سے اچھا قرآن پڑھنے والے۔

لغات: (۱) يُؤَذِّنُ فعل مضارع تَاْذِيْنٌ مصدر اذان دینا (۲) خِيَارٌ واحد خَيْرٌ بمعنی اچھا خَيْـرٌ مصدر بھی ہے باب (ض) اچھا ہونا (۳) يَـؤُمُّ مضارع اَمٌّ اِمَـامَةٌ مصدر باب (ن) امامت کرنا (۴) قُرَّاءٌ واحد قَارِئٌ پڑھنے والا۔

ترکیب: لام امر یوذن فعل لکم جار مجرور متعلق فعل کے، خیارکم مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ لام امر یؤم فعل کم ضمیر مفعول بہ قـرائـکـم مرکب اضافی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۴۵) لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ (بیہقی)

ترجمہ: (آنے کی) اجازت نہ دو اس کو جو نہ ابتدا کرے سلام کے ساتھ۔

لغات: (۱) لَا تَاْذَنُوْا فعل نہی اِذْنٌ مصدر باب (س) اجازت دینا (۲) يَبْدَأُ مضارع بَدْؤٌ مصدر باب (ف) شروع کرنا (۳) سَلَامٌ مصدر باب تفعیل کا۔

ترکیب: لا تـاذنو فعل نہی، ضمیر فاعل لام حرف جار مـن اسم موصول یبـدأ فعل با فاعل بـالسـلام متعلق، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے۔

(۱۴۶) لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ (ابوداؤد)

ترجمہ: نہ نوچو سفید بال کو اس لئے کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔

لغات: لا تـنـتـفـوا فعل نہی نَتْفٌ مصدر باب (ض) نوچنا، اکھیڑنا (۲) شَيْـبٌ سفید بال مصدر باب (ض) سفید بال والا ہونا، بوڑھا ہونا (۳) نُوْرٌ روشنی ج اَنْوَارٌ۔

ترکیب: لا تنتفوا فعل با فاعل الشیب مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا، فا تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ھو ضمیر اس کا اسم نور المسلم مرکب اضافی ہو کر خبر۔

(۱۴۷) اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ (ابوداؤد)

ترجمہ: رغبت نہ کر دنیا سے (یعنی دنیا سے اعراض کر) کہ محبت رکھے گا تجھ سے اللہ تعالیٰ۔

لغات: (۱) اِزْهَدْ فعل امر زُهْدٌ مصدر باب (س،ک،ف) بصلہ فی وعن بمعنی بے رغبتی کرنا۔

ترکیب: ازهد فعل بافاعل فی الدنیا متعلق، فعل فاعل متعلق سے مل کر امر یحبک اللہ فعل فاعل ومفعول بہ سے مل جواب امر۔

(۱۴۸) وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ

(ترمذی ابن ماجه)

ترجمہ: اور رغبت نہ کر اس چیز میں جو لوگوں کے پاس ہے (مال ودولت) کہ محبت کریں تجھ سے لوگ۔

لغات: واو مستانفہ ازهد فعل فاعل فی حرف جار ما اسم موصول عن الناس مرکب اضافی ہو کر واقعاً کا مفعول ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل فاعل ومتعلق سے مل کر امر، "یحبک" یحب فعل ک مفعول بہ الناس فاعل، فعل فاعل ومفعول سے مل کر جواب امر۔

(۱۴۹) کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ (بخاری)

ترجمہ: رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راستہ سے گذرنے والا۔

لغات: (۱) کُنْ اَوْ کَوْنٌ ، کَیْنُوْنَةٌ مصدر باب (ن) ہونا، رہنا (۲) غَرِیْبٌ بمعنی مسافر ج غُرَبَاءُ (۳) عَابِرٌ اسم فاعل عَبْرٌ عُبُوْرٌ مصدر باب (ن) گذرنا عَابِرٌ کی جمع عُبَّارٌ

ترکیب: کن فعل امر ضمیر ذوالحال فی الدنیا متعلق کان حرف مشبہ بالفعل

ک ضمیراس کااسم غریب معطوف علیہ او حرف عطف عابر سبیل مرکب اضافی ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۵۰) لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا (ترمذی)

ترجمہ: نہ پکڑو جائداد کو کہ دنیا میں رغبت کرو۔

فائدہ: یعنی زیادہ زمین و جائداد مہیا کرنے میں مت الجھو کہ تم دنیا سے دل لگانے والے ہوجاؤ گے، یا ضیعۃ سے مراد پیشہ ہے یعنی دنیا کے کام وکاج میں مت لگو مستقل خواہش جس پر آدمی اعتماد کر بیٹھے۔

لغات: (۱) لا تتخذوا فعل نہی اِتِّخَاذٌ مصدر باب افتعال، بنانا (۲) ضَيْعَةٌ جائداد، زمین ج ضِيَاعٌ (۳) تَرْغَبُوْا مضارع رَغْبَةٌ مصدر باب (س) خواہش کرنا۔

ترکیب: لا تتخذوا فعل با فاعل الضيعة مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر نہی، فا تعلیلیہ ترغبوا فعل با فاعل في الدنيا متعلق فعل فاعل متعلق سے مل کر جواب نہی۔

(۱۵۱) اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَجُفَّ عَرَقُهُ

(رواہ ابن بطوطہ)

ترجمہ: مزدور کو دو اس کی مزدوری اس سے پہلے کہ خشک ہو اس کا پسینہ۔

لغات: (۱) اَعْطُوْا امر اِعْطَاءٌ باب (افعال) دینا (۲) اَجِيْرٌ مزدور ج اُجَرَاءُ اَجْرٌ مصدر باب (ض) بدلہ دینا (۳) يَجُفُّ مضارع جَفٌّ مصدر باب (ن) خشک ہونا (۴) عَرَقٌ پسینہ باب (س) پسینہ آنا۔

ترکیب: اعطوا فعل با فاعل الاجير مفعول بہ اجرہ مرکب اضافی مفعول بہ ثانی قبل مضاف ان مصدریہ یجف فعل عرقہ مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل سے مل کر

بتاویل مصدر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۵۲) خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ (بخاری مسلم)

ترجمہ: مخالفت کرو مشرکین کی بڑھاؤ ڈاڑھیاں اور پست کرو مونچھیں۔

لغات: (۱) خَالِفُوْا فعل امر مُخَالَفَةٌ مصدر مخالفت کرنا (۲) اَوْفِرُوْا امر اِيْفَارٌ مصدر بڑھانا (۳) لِحٰى (بکسر وضم) واحد لِحْيَةٌ ڈاڑھی (۴) اِحْفُوْا امر هَوْاً (ن) مونڈنا مصدر (۵) شَوَارِبٌ واحد شَارِبٌ مونچھ۔

ترکیب: خالفوا فعل بافاعل المشرکین مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، اوفروا فعل بافاعل اللحی مفعول بہ فعل فاعل مفعول مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ احفوا فعل فاعل الشوارب مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۵۳) بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (بخاری مسلم)

ترجمہ: خوش خبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کرو اور تنگی نہ کرو۔

فائدہ: مراد کن بات کہو نفرت آمیز بات مت کرو، عبادت پر جو ثواب ہے اس کو بیان کرو۔

لغات: (۱) بَشِّرُوْا امر تَبْشِيْرٌ مصدر خوش خبری دینا (۲) لَا تُنَفِّرُوْا نہی تَنْفِيْرٌ مصدر نفرت دلانا (۳) يَسِّرُوْا امر تَيْسِيْرٌ (تفعیل) مصدر آسان کرنا (۴) لاتعسروا نہی تَعْسِيْرٌ مصدر باب تفعیل تنگی میں ڈالنا۔

ترکیب: بشروا فعل بافاعل معطوف علیہ واو عاطفہ لاتنفروا فعل بافاعل معطوف واو عاطفہ یسروا فعل بافاعل معطوف ثانی واو عاطفہ لا تعسروا فعل فاعل

معطوف ثالث، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۵۴) بَشِّرُوْا ای النَّاسِ بِالْاَجْرِ وَالثَّوَابِ لَاتُنَفِّرُوْا ای لَا تَخُوْفُوا النَّاسَ بِالْمُبَالَغَةِ

نوٹ: اس محذوف عبارت کی ترکیب درج ذیل ہے۔

ترکیب: بشروا فعل بافاعل الناس مفعول بہ با حرف جار الاجر معطوف علیہ واو عاطفہ الثواب معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ لاتنفرو فعل فاعل الناس مفعول بہ بالمبالغہ متعلق، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف۔

(۱۵۵) اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ (بخاری)

ترجمہ: بھوکے کو کھلاؤ اور مزاج پرسی کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو (دشمن کے ہاتھ سے)۔

لغات: (۱) اَطْعِمُوْا امر اِطْعَامٌ مصدر کھلانا (۲) جَائِعٌ اسم فاعل جَوْعٌ مصدر باب (ن) بھوکا ہونا (۳) عُوْدُوْا امر عِيَادَةٌ مصدر باب (ن) مزاج پرسی کرنا (۴) مَرِيْضٌ صفت مشبہ بمعنی بیمار ج مَرْضٰی، مَرَضٌ مصدر باب (س) بیمار ہونا (۵) فُكُّوْا امر فَكٌّ مصدر باب (ن) چھڑانا (۶) عَانِیْ صفت مشبہ قیدی ج عُنَاةٌ عَنًا مصدر باب (س) قیدی ہونا۔

ترکیب: اطعموا فعل بافاعل الجائع مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ عودوا فعل بافاعل المریض مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، واو عاطفہ فکو فعل بافاعل العانی مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۵۶) لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ (ابو داؤد)

ترجمہ: نہ برا کہو مرغ کو اس لیے کہ وہ جگاتا ہے نماز کے لیے۔
فائدہ: اس لیے کہ وہ صبح کے وقت اذان دیتا ہے جیسا کہ مشہور ہے۔
لغات: لَا تَسُبُّوْا نہی سبٌّ مصدر باب(ن) گالی دینا(۲) دِیْکٌ مرغ ج دُیُوْکٌ اَدْیَاکٌ (۳) یُوْقِظُ مضارع اِیْقَاظٌ مصدر باب افعال جگانا(۴) صَلٰوۃٌ نماز، دعا، رحمت ج صَلَوٰتٌ.
ترکیب: لا تسبوا فعل بافاعل الدیک مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فا تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر اس کا اسم یوقظ فعل بافاعل للصلوۃ متعلق فعل فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۵۷) لَایَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اِثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ

(بخاری مسلم)

ترجمہ: ہرگز نہ فیصلہ کرے کوئی حاکم دو شخصوں کے درمیان اس حال میں کہ وہ غصہ میں ہو۔
لغات: لَایَقْضِیَنَّ نہی بانون ثقیلہ قَضَاءٌ مصدر باب(ن) حکم کرنا، فیصلہ کرنا (۲) حَکَمٌ صفت مشبہ حُکْمٌ مصدر باب(ن) حکم کرنا، فیصلہ کرنا، حَکَمٌ (بفتحین) مفرد جمع دونوں کے لیے آتا ہے (۳) اِثْنَانِ، دوٗ، اسم عدد(۴) غَضْبَانٌ صفت مشبہ باب(س) غصہ کرنا۔
ترکیب: لایقضین فعل مضارع بانون ثقیلہ حکم ذوالحال بین اثنین مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ واو حالیہ ھو مبتدا غضبان خبر، مبتدا خبر مل کر حال، حال ذوالحال مل کر فاعل، فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۵۸) اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ (رواہ احمد)

ترجمہ: بچاتو اپنے آپ کو تنعم سے (یعنی آرام طلبی سے) اس لیے کہ اللہ کے خاص بندے آرام طلبی کرنے والے نہیں ہوتے۔

لغات: (۱) تَنَعُّمٌ (تفعل) نازونعمت کی زندگی بسر کرنا (۲) نَعِمَ نِعْمَةً (س،ف) خوش حال ہونا (۲) اِيَّـاکَ اصل میں اتـقـک ہے بچاتو اپنے آپ کو (۳) عِبَـادٌ واحد عَبْدٌ، عبادت کرنے والا عِبَادَةٌ مصدر باب (ن) عبادت کرنا (۴) مُتَنَعِّمِيْنَ اسم فاعل تَنَعُّمٌ مصدر آرام کرنا۔

ترکیب: ایاک اصل میں اتقک تھا، اتق فعل بافاعل ک مفعول بہ واو زائدہ التنعم مفعول بہ ثانی فعل فاعل ومفعول سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

فا تفضیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل عباداللّٰہ مرکب اضافی ہوکر ان کا اسم لیسو فعل ناقص ضمیر ھم اس کا اسم بالمتنعمین جارمجرور کائنین کے متعلق ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر ان کی خبر۔

(۱۵۹) اِعْتَـدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھاوے تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کے بچھانے کے مانند۔

لغات: (۱) اعتـدلـوا امر اِعْتِـدَالٌ مصدر باب افتعال سیدھا ہونا توسط اختیار کرنا (۲) سُـجُـوْدٌ مصدر باب (ن) سجدہ کرنا (۳) لایبسـط نہی غائب بَسْـطٌ مصدر باب (ن) پھیلانا (۴) ذِرَاعٌ بازو ج اَذْرُعٌ (۵) اِنْبِسَاطٌ مصدر انفعال سے بچھانا۔

ترکیب: اعتد لوا فعل فاعل فـی السجـود متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف لایبسط فعل احـدکـم مرکب اضافی فاعل ذراعیه مرکب اضافی مفعول بہ انبساط الکلب مرکب اضافی مفعول بہ مطلق،

فعل فاعل ومفعول بہ سے اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔

(۱۶۰) لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا (بخاری)

ترجمہ: مُردوں کو برا مت کہو اس لیے کہ وہ پہنچ گئے اس چیز کو جو انہوں نے آگے بھیجی ہے۔

فائدہ: یعنی انہوں نے جیسا کیا وہ پائیں گے تمہیں کہنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

لغات: (۱) اَمْوَاتٌ واحد مَیِّتٌ (۲) اَفْضَوْا ماضی اِفْضَاءٌ مصدر بہ صلہ الٰی پہنچنا۔

ترکیب: لا تسبوا فعل بافاعل الاموات مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فا تفصیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل هم ضمیر اس کا اسم قد حرف تحقیق افضوا فعل بافاعل الی حرف جار ما موصولہ قدموا فعل بافاعل، فعل فاعل مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق افضوا کے، فعل فاعل و متعلق سے مل کر انّ کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۶۱) مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْاهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد)

ترجمہ: حکم دو اپنی اولاد کو نماز کا جب وہ سات برس کے ہوجائیں اور مارو ان کو نماز چھوڑنے پر جب وہ دس سال کے ہوجائیں اور جدائی کرو سونے کی جگہوں میں ان کے درمیان (یعنی ان کے بستر علاحدہ کردو)

لغات: (۱) مُرُوْا امر، اَمْرٌ مصدر باب (ن) حکم کرنا (۲) اولاد واحد وَلَدٌ (۳) ابناء واحد اِبْنٌ (۴) فَرِّقُوْا امر تَفْرِيْقٌ مصدر تفعیل جدا کرنا (۵) مَضَاجِعٌ واحد مَضْجَعٌ اسم ظرف ضَجَعٌ باب (ف) سونا (۶) سِنِيْنَ واحد سَنَةٌ۔

ترکیب: مروا فعل بافاعل اولادکم مرکب اضافی ہوکر ذوالحال بالصلٰوۃ متعلق،

واو حالیہ، هم مبتدا، ابناء مضاف سبع ممیّز سنین تمیز، ممیّزتمیز سے مل کر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ سے مل کرخبر،مبتداخبر سے مل کرحال،ذوالحال حال سے مل کرمفعول بہ، واو عاطفہ اضربوا فعل بافاعل هم ذوالحال علیها جارمجرورمل کر متعلق فعل کے، واو حالیہ هم مبتدا ابناء عشر سنین مرکب اضافی ہوکرخبر،مبتدا خبرمل کرحال، ذوالحال حال سے مل کرمفعول بہ، واو عاطفہ فرقوا فعل فاعل بینهم مرکب اضافی ہوکرمفعول فیہ فی المضاجع متعلق فعل کے،فعل فاعل ومفعول فیہ اورمتعلق سے مل کر، جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۶۲) تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا (بخاری مسلم)

ترجمہ: خبرگیری رکھوقرآن پاک کی (یعنی ہمیشہ پڑھا کروتا کہ بھولونہیں) پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً وہ جلدی نکل جاتا ہے (سینہ سے) بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی سے۔

لغات: (۱) تَعَاهَدُوْا امر تَعَاهُدٌ مصدر بمعنی حفاظت کرنا (۲) تَفَصِّیٌّ مصدر باب تفعل جدا ہونا (۳) عُقُلٌ واحد عُقْلَةٌ باندھنے کی رسی۔

ترکیب: تعاهدوا فعل بافاعل القراٰن مفعول بہ،فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فا جوابیہ، واو قسمیہ، الذی اسم موصول نفسی مرکب اضافی ہوکر مبتدا،با حرف جار یده مرکب اضافی ہوکرمجرور،جارمجرورمل کرمتعلق ہوافعل محذوف کے، فعل محذوف اپنے متعلق سے مل کرخبر، مبتدا خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جارمجرورمتعلق ہوا اقسم فعل کے، اقسم فعل اپنے فاعل اورمتعلق سے مل کرقسم، لام تاکید هو مبتدا اشد اسم تفضیل هو ممیّز تفصیا تمیز، من حرف جار الابل ذوالحال، فی حرف جار عقلها مرکب اضافی ہوکرمجرور،جارمجرورمل کرحال،ذوالحال

حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

(۱۶۳) اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ (بخاری مسلم)

ترجمہ: بچو تم مظلوم کی بددعا سے، اس لیے کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے۔

فائدہ: یعنی مظلوم کی بددعا فوراً قبول ہوجاتی ہے۔

بہ ترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن　　اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ترکیب: اتق فعل بافاعل دعوة المظلوم مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فاء تعلیلیہ انّ حرف مشبہ بالفعل ۂ ضمیر اس کا اسم لیس فعل ناقص بینها مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف بین الله مرکب اضافی ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعا شبہ فعل کا، واقعا شبہ فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر لیس کی خبر مقدم، حجاب اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہوکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۶۴) لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا (مسلم)

ترجمہ: نہ بیٹھو قبروں کے اوپر اور قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ترکیب: لا تجلسوا فعل بافاعل علی القبور جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ لا تصلوا فعل بافاعل الیها جار مجرور متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۶۵) اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھَائِمِ الْمُعْجَمَۃِ فَارْکَبُوْھَا صَالِحَۃً وَاتْرُکُوْھَا صَالِحَۃً (ابوداؤد)

ترجمہ: ان بے زبان چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، سواری کروان پراس حال میں کہ وہ سواری کے قابل ہوں اور چھوڑ دوان کو، حال یہ ہے کہ وہ تھکے ہوئے نہ ہوں۔

فائدہ : یعنی تھکنے سے پہلے ان کو چھوڑ دو۔

لغات: (۱) بَھَائِمُ واحد بَھِیْمَۃٌ چوپایہ (۲) مُعْجَمَۃٌ اسم مفعول اِعْجَامٌ مصدر بند کرنا (ارکبو امر رُکُوْبٌ مصدر باب (س) سوار ہونا۔

ترکیب: اتقوا فعل بافاعل اللہ مفعول بہ فی حرف جار ھذہ اسم اشارہ البھائم موصوف المعجمۃ صفت، موصوف صفت سے مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، فا عاطفہ ارکبوا فعل بافاعل ھا ذوالحال صالحۃ حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو حرف عطف اترکوا فعل بافاعل ھا ذوالحال صالحۃ حال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۶۶) لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ اِمْرَاَۃٌ اِلَّا وَمَعَھَا مَحْرَمٌ (بخاری مسلم)

ترجمہ: ہرگز نہ بیٹھے تنہائی میں کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ اور نہ سفر کرے عورت مگر اس حال میں کہ ہو اس کے ساتھ محرم۔

لغات: لَایَخْلُوَنَّ نہی با نون ثقیلہ خَلْوَۃٌ مصدر باب (ن) تنہائی اختیار کرنا (۲) لَا تُسَافِرَنَّ نہی با نون ثقیلہ واحد مونث غائب مُسَافَرَۃٌ مصدر باب مفاعلۃ سفر کرنا

مَحْرَمٌ وہ رشتہ دار جس سے زندگی میں کبھی نکاح جائز نہ ہو ج مَحَارِمٌ

ترکیب: لا یخلون فعل رجل فاعل بامراۃ متعلق فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف لاتسافرن فعل امرأۃ ذوالحال الا حرف ادات واو حالیہ معھا مرکب اضافی ہوکر یکون فعل محذوف کی خبر مقدم محرم اسم موخر فعل ناقص محذوف اپنے اسم وخبر سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر تسافرن کا فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف۔

نکتہ: نکرہ جب الا کے قبل واقع ہو تو اس کو ذوالحال بنا سکتے ہیں۔ (شرح جامی)

(۱۶۷) لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ

ترجمہ: اپنے جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ۔

فائدہ: یعنی ان کے اوپر بیٹھے بیٹھے باتیں نہ کرو سواری کے وقت سواری کرو ورنہ ان سے اتر کر باتیں کرو۔

لغات: (۱) ظُهُوْرٌ واحد ظَهْرٌ پیٹھ (۲) دَوَابٌّ واحد دَابَّةٌ چوپایہ (۳) منَابِرٌ واحد مِنْبَرٌ اونچی جگہ جہان سے واعظ یا خطیب لوگوں کو خطاب کرتا ہے، نَبَرَ (ض) نَبَرَ الشَّيْئَ بلند کرنا۔

ترکیب: لاتتخذوا فعل بافاعل ظهوردوابكم مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، منابر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

(۱۶۸) لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا (مسلم)

ترجمہ: ایسی چیز کو نشانہ مت بناؤ جس میں روح ہو۔

فائدہ: یعنی بلا وجہ کسی جانور کو مت مارو، البتہ کھانے کے لیے شکار کرنا جائز ہے۔

لغات: (۱) رُوْحٌ جان ج اَرْوَاحٌ (۲) غَرَضٌ بمعنی نشانہ ج اَغْرَاضٌ، اَغْرَضَ الشَّيْئَ اس نے ٹھیک نشانہ مارا۔

ترکیب: لا تتخذوا فعل بافاعل شیئا موصوف فیہ ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم، الروح مبتداء مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ اول غرضا مفعول بہ ثانی۔

(١٦٩) لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا (ابوداؤد)

ترجمہ: نہ بیٹھو دو آدمیوں کے درمیان مگر ان کی اجازت سے۔

لغات: (١) اِذْنٌ مصدر باب (س) اجازت دینا۔

ترکیب: لا تجلس فعل بافاعل بین الرجلین مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ الا ملغی باذنھما...... با حرف جار اذنھما مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(١٧٠) بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَايَتَخَطَّاهَا (رزین)

ترجمہ: جلدی کرو صدقہ دینے میں (یعنی موت اور بیماری سے پہلے) کیوں کہ یقیناً بلا آگے نہیں بڑھتی ہے صدقہ سے۔

فائدہ: یعنی بلا صدقہ کو پھاند کر نہیں آسکتی ہے بلکہ صدقہ بلا ومصیبت دفع ہوجاتی ہے۔

لغات: (١) بَادِرُوْ امر مُبَادَرَةٌ مصدر جلدی کرنا (٢) صَدَقَةٌ صدقہ ج صَدَقَاتٌ (٣) بَلَاءٌ غم، مصیبت باب (ن) آزمانا (٤) لَا يَتَخَطَّاهَا مضارع منفی تَخَطِّیْ مصدر باب تفاعل تجاوز کرنا، گذرنا، بڑھنا۔

ترکیب: بادروا فعل بافاعل بالصدقہ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، فا تعلیلیہ انّ حرف مشبہ بالفعل البلاء اسم، لایتخطا فعل بافاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر انّ کی خبر، انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.

(١٧١) لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ (ترمذی)

ترجمہ: نہ ظاہر کرو خوشی اپنے مسلمان بھائی کے (برے حال) پر پس رحم کرے خدا اس پر اور تجھ کو مبتلا کر دے۔

لغات: (۱) لَا تُظْهِرُ نہی اِظْهَارٌ، مصدر ظاہر کرنا، (۲) شَمَاتَةٌ مصدر باب (س) کسی کی مصیبت خوش ہونا (۳) يَبْتَلِیْ مضارع معروف اِبْتِلَاءٌ مصدر مبتلا کرنا۔

ترکیب: لا تظهر فعل بافاعل الشماتة مفعول بہ لام حرف جار اخیک مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یرحم فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ الله فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، واو حرف عطف یبتلی فعل بافاعل ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۷۲) جَاهِدُو الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: جہاد کرو مشرکوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے۔

فائدہ: یعنی زبان سے بتوں اور مشرکوں کی مذمت بیان کرتے رہو۔

لغات: (۱) جاهدوا امر جِهَادٌ مصدر جہاد کرنا، پوری کوشش کرنا (۲) اَنْفُسٌ جمع نَفْسٌ واحد جان۔

ترکیب: جاهد وا فعل بافاعل المشركين مفعول بہ، با حرف جار اموالكم وانفسكم والسنتكم سب مرکب اضافی اور معطوف معطوف علیہ ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۷۳) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشَقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ (بخاری)

ترجمہ: بچو (دوزخ کی) آگ سے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو (یعنی صدقہ وغیرہ کرنے سے) پس جو نہ پائے (کھجور کا ایک ٹکڑا) تو اچھی بات سے۔

فائدہ: یعنی کم سے کم خیرات بھی جو خالص اللہ کے لیے ہو، دوزخ سے نجات دلاتی ہے۔

لغات: (۱) شِقٌّ ٹکڑا جانب شَقٌّ مصدر باب (ن) پھاڑنا، جدا کرنا (۲) تَمْرَةٌ ...... تا وحدت کی ہے، تَمْرَةٌ کھجور، چھوارہ ج تَمَرَاتٌ (۳) طَيِّبَةٌ پاکیزہ، اچھا ج طیبات و طوبیٰ صفت مشبہ مؤنث طِيْبٌ (اچھا اور عمدہ ہونا) مصدر۔

ترکیب: اتقوا فعل بافاعل النار مفعول بہ واو وصلیہ لو حرف شرط بشق با جار شق مضاف تمرة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابتا محذوف کے، ثابتا اپنے محذوف سے مل کر کان محذوف کی خبر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، جزاء محذوف فا تفصیلیہ من موصولہ لم یجد فعل بافاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا متضمن بمعنی شرط، فاء جزائیہ با حرف جار کلمة موصوف طیبة صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اتق فعل کے، فعل فاعل و متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۷۴) اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (ترمذی)

ترجمہ: غنیمت سمجھو پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے اور اپنی مالداری کو اپنے فقر سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

فــــائــده: مطلب یہ ہے کہ ان پانچوں امور کو ضائع مت کرو، دنیا میں مشغول ہو کر اور خواہشات کے چکر میں پڑ کر۔

لغات: (۱) اغتنم فعل امر اِغْتِنَامٌ غنیمت سمجھنا مصدر باب افتعال غَنَمٌ مجرد باب (س) مفت حاصل کرنا، خَمْسَ اسم عدد پانچ (۳) شَبَابٌ جوانی مصدر باب (ض) جوان ہونا (۴) هَرَمٌ باب (س) بوڑھا ہونا کمزور ہونا (۵) صِحَّةٌ مصدر باب (ض) تندرست ہونا سُقْمٌ بیماری (ج) اسقامٌ سَقِيْمٌ بیمار، مریض ج سُقَمَاءٌ سقما مصدر مصدر باب (س، ک) بیمار ہونا (۷) غِنَاءٌ مالداری مصدر غَنَاءٌ باب (س) مالدار ہونا (۸) فَقْرٌ مفلسی غم ج فُقُورٌ اور فَقَارَةٌ باب (ک) مفلس ہونا (۹) فَرَاغٌ مصدر باب (س) خالی ہونا (۱۰) شُغُلٌ مصروفیت ج اشغَال مصدر باب (ف) مشغول۔

ترکیب: اغتنم فعل بافاعل خمسا موصوف قبل خمس ثبت کے متعلق ہو کر مفعول فیہ صفت، موصوف صفت مل کر مبدل منہ، شبابک مرکب اضافی ہو کر ذوالحال قبل هرمک مرکب اضافی ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ غناک قبل فقرک مرکب اضافی ہو کر معطوف معطوفعلیہ واو عاطفہ فراغک قبل شغلک مرکب اضافی ہو کر معطوف معطوف علیہ واو عاطفہ حیوتک قبل موتک مرکب اضافی ہو کر معطوف، معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر بدل، بدل مبدل منہ سے مل کر مفعول بہ ہوا، اغتنم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔



ليس الناقصة

(١٧٥) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نہیں ہے پہلوان وہ شخص جولوگوں کو پچھاڑے ب، ے شک پہلوان وہ ہے جو مالک رہے غصے کے وقت اپنے نفس کا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر اس میں کوئی چیز انسان کی سب سے بڑی دشمنی اور اس کے مقابلہ میں سب سے زیادہ طاقتور ہے تو وہ خود اس کا نفس ہے، اگر کوئی بڑے بڑے طاقتور پہلوان کو پچھاڑتا ہے اور اپنے نفس کو نہ پچھاڑ سکے تو یہ کمال نہیں، اصل کمال تو یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو زیر کرلے جو اس کے پہلو کا دشمن ہے۔

لغات: (۱) شَدِیْدٌ، سخت طاقتور ج اَشِدَّاءُ شَدٌّ ، شِدَّۃٌ باب(ض) قوی ہونا (۲) صُرَعَۃٌ لوگوں کو زیادہ پچھاڑنے والا صفت مشبہ صَرْعٌ مصدر باب(ف) پچھاڑنا۔

ترکیب: لیس فعل ناقص الشدید اس کا اسم بالصرعۃ جار مجرور متعلق محذوف کے ہوکر خبر، انما کلمہ حصر الشدید مبتدا الذی اسم موصول یملک فعل بافاعل نفسہ مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ عند الغضب مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعولوں سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(١٧٦) لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْداً عَلٰى سَيِّدِهٖ

ترجمہ: نہیں ہے ہم سے وہ شخص جو دھوکہ دے کر بھڑ کائے کسی عورت کو اس کے خاوند پر یا غلام کو اس کے آقا پر۔

لغات: (۱) خَبَّبَ ماضی تَخْبِیْبٌ مصدر (تفعیل) دھوکہ دینا، بگاڑنا، خراب کرنا (۲) زَوْجٌ شوہر بیوی، جوڑا ج ازواج

ترکیب: لیس فعل ناقص، منا جارمجرور مل کر خبر مقدم من اسم موصول خبب فعل بافاعل امراۃ معطوف علیہ او حرف عطف عبداً معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ علی حرف جار زوجھا مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ او حرف عطف علی حرف جار سیدہ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق خبّب کے، خبّب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے مل کر لیس کا اسم مؤخر، لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۷۷) لَیْس مِنَّامَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ (ترمذی)

ترجمہ: نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت نہ کرے ہمارے بڑوں کی اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے۔

لغات: صَغِیْرٌ، چھوٹا ج صِغَارٌ (۲) کَبِیْرٌ، بڑا ج کِبَارٌ (۳) وَقَّرَ تَوْقِیْراً تعظیم کرنا۔

ترکیب: لیس فعل ناقص منا جارمجرور مل کر متعلق محذوف ہو کر خبر مقدم من اسم موصول لم یرحم فعل بافاعل صغیرنا مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ لم یوقر فعل بافاعل کبیرنا مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر معطوف معطوف علیہ واو عاطفہ یامر عل بافاعل بالمعروف جارمجرور متعلق فعل کے، فعل فاعل و متعلق سے مل کر معطوف

معطوف علیہ واو عاطفہ ینہ فعل بافاعل عن المنکر جارمجرور سے مل کرمتعلق، فعل فاعل ومتعلق سے معطوف، معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر لیس کا اسم موخر، لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہوا۔

(۱۷۸) لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ (بیہقی)

ترجمہ: نہیں ہے مومن کامل وہ شخص جو پیٹ بھر کھالے، اس حال میں کہ اس کا پڑوسی اس کے قریب میں بھوکا ہو۔

لغات: (۱) یشبع مضارع شَبْعٌ مصدر باب (س) سیراب کرنا (۲) جَارٌ پڑوسی ج جِیْرَانٌ (۳) جَنْبٌ پہلو ج اَجْنَاب و جُنُوبٌ۔

ترکیب: لیس فعل ناقص المؤمن اس کا اسم بالذی، با زائدہ الذی اسم موصول یشبع فعل، ضمیر ذوالحال واو حالیہ جارہ مرکب اضافی ہوکر مبتدا جائع شبہ فعل الی حرف جار جنبہ مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق شبہ فعل کے، شبہ فعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر حال ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، لیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۷۹) لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشُ وَلَا الْبَذِیِّ (ترمذی)

ترجمہ: نہیں ہے (کامل) مومن طعن کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور فحش بکنے والا اور زبان درازی کرنے والا۔

لغات: (۱) طَعَّانٌ صفت مشبہ طَعْنٌ مصدر باب (ف) طعنہ دینا (۲) لَعَّانٌ صفت مشبہ لَعْنٌ مصدر باب (ن) لعنت کرنا (۳) فَاحِشٌ اسم فاعل فُحْشٌ مصدر باب (ک) براہونا (۴) بَذِیٌّ فحش گو ج اَبْذِيَاءُ بروزن غَنِیٌّ صفت مشبہ بَذَاءٌ مصدر باب

(ک)فحش گوہونا۔

ترکیب: لیس فعل ناقص، المؤمن اس کااسم بالطعان، با زائدہ طعان معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ با زائدہ لعان معطوف اول واو عاطفہ لا زائدہ الفاحش معطوف ثانی واو عاطفہ لا نافیہ البذی معطوف ثالث،معطوف علیہ تینوں معطوفوں سے مل کر لیس کی خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے جملہ فعلیہ ناقصہ ہوا۔

(۱۸۰) لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا (بخاری)

ترجمہ: نہیں ہے صلہ رحمی کرنے والا (رشتہ داروں کے ساتھ) بدلہ دینے والا،(یعنی بدلہ میں صلہ رحمی کرنے والا) لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب توڑا جائے اس کا رشتہ تو وہ اس کو جوڑ دے۔

لغات: (۱) وَاصِلٌ اسم فاعل وَصْلٌ وُصْلَةٌ مصدر باب(ض) ملنا،تعلق جوڑنا (۲) مُكَافِي اسم فاعل مُكَافَاةٌ مصدر پورا کرنا(۳) قُطِعَتْ ماضی مجہول قَطْعٌ مصدر باب(ف) جدائی اختیار کرنا (۴) رَحْمٌ رشتہ داری۔

ترکیب: لیس فعل ناقص الواصل اسم "بالمکافی" با زائدہ المکافی خبر، لیس فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ لکن حرف مشبہ بالفعل الواصل اسم الذی اسم موصول اذا حرف شرط، قطعت فعل مجہول رحمہ مرکب اضافی ہوکر نائب فاعل،فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط وصلھا فعل بافاعل ھا ضمیر مفعول بہ،فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا،شرط جزا سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر خبر، لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۸۱) لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نہیں ہے تونگری سامان کی کثرت سے لیکن حقیقی تونگری دل کی تونگری ہے۔

فائدہ: دل کا غنی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے مال و دولت اور مالداروں سے بے پروائی اور بے نیازی برتے اور بلند حوصلگی اور عالی ہمتی کا مالک ہو، نہ حرص وطمع میں مبتلا ہو اور نہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز کرے۔

ترکیب: لیس فعل ناقص الغنی اس کا اسم عن حرف جار کثرۃ العرض مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر کائنہ کے متعلق ہوکر لیس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ لکنّ حرف مشبہ بالفعل الغنی اسم غنی النفس مرکب اضافی ہوکر لٰکن کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۸۲) لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِىْ خَيْرًا (بخاری مسلم)

ترجمہ: وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور بھلائی کی بات کہتا ہے اور اچھی باتیں پہنچاتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے باہمی نزاع اور فتنہ وفساد کو ختم کرانے کے لیے اگر کوئی شخص ایسی بات کہے جو واقعہ کے اعتبار سے صحیح نہ ہو بلکہ جھوٹ ہو تو اس کو جھوٹا نہیں کہیں گے۔

یعنی جن دو آدمیوں میں جھگڑا ہے اس میں کوئی تیسرا آدمی ہر ایک کے پاس جا کر کہے کہ اس نے تمہیں سلام کہا ہے وہ تمہاری تعریف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں اس کو اپنا دوست سمجھتا ہوں حالانکہ ایسا نہ ہو۔ تو اس کو جھوٹ نہیں شمار نہیں کیا جاتا ہے۔

ترکیب: لیس فعل ناقص الکذاب اسم الذی اسم موصول یصلح فعل بافاعل بین الناس مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جملہ ہوکر

صلہ،موصول صلہ سے مل کرفعل ناقص کی خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ،
واو عاطفہ یقول فعل بافاعل خیرا مفعول بہ،فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر
معطوف معطوف علیہ واو عاطفہ ینمی فعل بافاعل خیرا مفعول بہ،فعل فاعل ومفعول بہ
سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۱۸۳) لَيْسَ شَيْئٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ (ترمذی)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی چیز اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ۔

ترکیب: لیس فعل ناقص شیء اسم اکرم اسم تفضیل علی اللہ متعلق ،اسم
تفضیل من الدعا متعلق ثانی،اسم تفضیل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر فعل ناقص کی
خبر،فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

**(۱۸۴) لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ
الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ** (بخاری مسلم)

ترجمہ: ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو پیٹے رخسار اور پھاڑے گریبان اور پکارے
جاہلیت کا پکارنا۔

فائدہ: یعنی جاہلیت کا کلام میت پر بولنے والا بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

لغات: (۱) خُدُوْدٌ واحد خَدٌّ رخسار،گال (۲) شَقَّ ماضی شَقٌّ مصدر باب
(ن) پھاڑنا (۳) جُيُوْبٌ واحد جَيْبٌ گریبان۔

ترکیب: لیس فعل ناقص من حرف جار، نا ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر کائنا
کے متعلق ہوکر خبر مقدم، من موصولہ ضرب الخدود فعل بافاعل ومفعول بہ سے مل کر
معطوف علیہ واو عاطفہ شق الجیوب فعل ضمیر فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف اول
واو عاطفہ دعا فعل بافاعل با حرف جار دعوی الجاھلیة مرکب اضافی ہوکر
مجرور، جار مجرور مل کر متعلق،فعل فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف ثانی،معطوف علیہ دونوں

معطوفوں سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مل کر لیس کا اسم موخر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۸۵) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَائِنَةِ (احمد)

ترجمہ: نہیں ہے خبر دیکھنے کے مانند۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آدمی جب کوئی چیز دیکھ لیتا ہے تو اس کے وجود کا اس کو یقین زیادہ ہوجاتا ہے خبر کی بہ نسبت، اگرچہ مخبر صادق ہو۔

لغات: (۱) مُعَايَنَةٌ مصدر باب مفاعلة خود دیکھنا، مشاہدہ کرنا۔

ترکیب: لیس فعل ناقص الخبر اسم کالمعاینة جارمجرور ثابتا محذوف کے متعلق ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے جملہ فعلیہ ہوا۔



الشرط والجزاء

(۱۸۶) مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰه رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ (بیہقی)

ترجمہ: جوشخص تواضع ختیار کرتا ہے اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پست کرتے ہیں۔

لغات: (۱) وَضَعَ ماضی وَضْعًا مصدر باب (ف) رکھنا، گھٹانا، ذلیل کرنا تواضع یا خود سے چھوٹا بننا۔

ترکیب: من شرطیہ موصولہ تواضع فعل، ضمیر فاعل للّٰه جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر شرط رفع فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ اللّٰه فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ من شرطیہ تکبر فعل ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، وضع فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ اللّٰه فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ ہو کر معطوف۔

(۱۸۷) مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (احمد و ترمذی)

ترجمہ: جوشخص لوگوں کا شکر نہیں کرتا ہے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

فائدہ: چونکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے لیے واسطہ ہوتے ہیں۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول لم جازمہ یشکر فعل بافاعل الناس مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط لم جازمہ یشکر فعل، ضمیر فاعل اللّٰہ مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۸۸) مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (ترمذی)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے۔

فائدہ: کیوں کہ ترکِ دعا اللہ تعالیٰ سے تکبر اور استغناء کی علامت ہے۔ (ترمذی شریف)

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول لم جازمہ یسئل فعل بافاعل اللّٰہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، یغضب فعل بافاعل علیہ جار مجرور مل کر متعلق فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۸۹) مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ (مسلم)

ترجمہ: جو شخص (کسی کو) بھلائی کا راستہ بتاتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اس بھلائی کے کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

لغات: (۱) دَلَّ (ن) (دَلَالَۃٌ اِلَی الشَّیْءِ وَعَلَیْہِ) رہنمائی کرنا راستہ دکھانا۔

ترکیب: من اسم موصول متضمن بمعنی شرط دل فعل بافاعل علی حرف جار خیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، فا جزائیہ لہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم مثل مضاف اجر مضاف الیہ مضاف فاعلہ مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا موخر، مبتدا خبر سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۹۰) مَنِ انْتَہَبَ نُہْبَۃً فَلَیْسَ مِنَّا (ترمذی)

ترجمہ: جو شخص لوٹے کوئی چیز پس وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: یعنی جبراً اور تشدداً کسی کا مال لینا۔

لغات: (۱) نَهَبَ (ف، ن، س) لوٹنا اسی سے نُهُبَةً ہے بمعنی لوٹی ہوئی چیز۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول انتهب فعل بافاعل نهبة مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ لیس فعل ناقص ضمیر مستقر اسم منا جار مجرور مل کر کائنا کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۹۱) مَنْ صَمَتَ نَجَا (ترمذی)

ترجمہ: جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

فائدہ: یعنی بری باتوں سے چپ رہے گا تو مصیبتوں سے نجات پائے گا۔

لغات: (۱) صَمَتَ ماضی صَمْتٌ مصدر باب (ن) خاموش رہنا (۲) نَجَا ماضی نَجَاةٌ مصدر باب (ن) نجات پانا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول صمت فعل بافاعل مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، نجا فعل بافاعل مل کر جزا۔

(۱۹۲) مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا (بخاری)

ترجمہ: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (اگرچہ مذاق کے طور پر ایسا کیا ہو)

لغات: (۱) سِلَاحٌ ہتھیار ج سُلْحَانٌ و اَسْلِحَةٌ، تَسَلَّحَ ہتھیار بند ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ حمل فعل بافاعل علینا جار مجرور مل کر متعلق، السلاح مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، فا جزائیہ لیس فعل ناقص ضمیر اس کا اسم، منا جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم موخر سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۹۳) مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا (بخاری و مسلم)

ترجمہ: جس نے سامان دیا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کو پس تحقیق کہ اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد کے گھر والوں کا خدمت گذار رہا اس کے پیچھے پس تحقیق کہ اس نے جہاد کیا۔

فائدہ: یعنی جو شخص مجاہد کی کسی بھی قسم کی مدد کرے وہ ثواب میں شریک ہے۔

لغات: (۱) جَهَّزَ ماضی تَجْهِيْزٌ مصدر باب تفعيل تیار کرنا، سامان دینا، غَازِيٌ اسم فاعل ج غُـزَاة غَزْوٌ مصدر باب (ن) جہاد کرنا (۲) خَلَفَ ماضی خِلَافَةٌ مصدر باب (ن) سے جانشین ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول جهز فعل بافاعل غازيا مفعول بہ فی حرف جار سبيل مضاف اللّٰه مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنی شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق غزا فعل بافاعل مل کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ من اسم موصول خلف فعل بافاعل غازيا مفعول بہ فی حرف جار اهله مرکب اضافی مجرور، جار مل کر متعلق، فعل فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق غزا فعل بافاعل مل کر جزا، شرط جزا مل کر معطوف۔

(۱۹۴) مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ (مسلم)

ترجمہ: جو محروم ہوتا ہے نرمی سے وہ محروم ہوتا ہے خیر سے۔

فائدہ: چونکہ نرمی تمام نیکیوں کا سبب ہے۔

لغات: (۱) يُحْرَمُ مضارع مجهول حِرْمَانٌ مصدر باب (ض، س) روکنا، محروم کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول يحرم فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل الرفق مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، يحرم الخير فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۱۹۵) مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنْ اِتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ اُفْتُتِنَ (ترمذی)

ترجمہ: جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کیا وہ سخت دل ہو گیا اور جو شکار کے پیچھے پڑا وہ غافل ہو گیا اور جو شخص بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں پڑ گیا۔

فائدہ: یعنی جنگل اور گاؤں میں رہنے والا علماء و صلحاء کی صحبت نہ پانے کی وجہ سے سخت دل اور جاہل رہتا ہے۔

لغات: سَكَنَ ماضی سُكُوْنٌ مصدر باب (ن) رہنا، اقامت کرنا (۲) بَادِيَةٌ جنگل ج بَوَادِيٌ (۳) جَفَا ماضی جَفَاءٌ مصدر باب (ن) سختی سے پیش آنا (۴) اِتَّبَعَ ماضی اِتِّبَاعٌ مصدر باب افتعال پیچھا کرنا، (۵) صَيْدٌ شکار ج صُيُوْدٌ باب (ض) شکار کرنا (۶) غَفَلَ ماضی غَفْلَةٌ مصدر باب (ض) غافل ہونا، بے خبر ہونا (۷) سُلْطَانٌ بادشاہ ج سَلَاطِيْنُ (۸) اُفْتُتِنَ ماضی مجہول اِفْتِتَانٌ مصدر فتنہ میں مبتلا ہونا، باب افتعال سے۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول سکن فعل بافاعل البادیۃ مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، جفا فعل بافاعل جزا، شرط جزا سے مل کر شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ من شرطیہ اسم موصول اتبع مفعول بافاعل الصید مفعول بہ، فعل فاعل و مفعول بہ سے صلہ، موصول صلہ سے ملکر شرط، غفل جزا، شرط و جزا معطوف علیہ واو عاطفہ من شرطیہ اسم موصول اتی فعل بافاعل سلطان مفعول بہ فعل فاعل و مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط افتتن فعل ضمیر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف ثانی۔

(۱۹۶) مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ (احمد)

ترجمہ: جو نماز پڑھے دکھلانے کے لئے پس تحقیق کہ اس نے شرک کیا (شرک خفی) اور

جس نے روزہ رکھا دکھلانے کے لیے پس تحقیق کہ اس نے شرک کیا اور جس نے صدقہ کیا دکھلانے کے لئے پس تحقیق کہ اس نے شرک کیا۔

لغات: (۱) یُرَائِیْ مضارع مُرَاءَاةً مصدر باب مفاعلة دکھانا (۲) صَامَ ماضی صَوْمٌ و صِیَامٌ مصدر باب (ن) روزہ رکھنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول صلی فعل، ضمیر ذوالحال یرائی فعل بافاعل مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر صلی کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق اشرک فعل بافاعل مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ من اسم موصول اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک ...... ان دونوں جملوں کی بھی ترکیب مذکورہ ترکیب کے طور پر ہوگی۔

(۱۹۷) مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: جو شخص مشابہت اختیار کرے کسی قوم کے ساتھ پس وہ ان میں سے ہے۔

فائدہ: یعنی اپنی ذات کو کسی قوم کے مشابہ کرے مثلاً کفار، فجار، صلحاء ابرار میں رہے تو انہیں گروہوں میں سے ہوگا۔

لغات: (۱) تَشَبَّهَ ماضی تَشَبُّهٌ مصدر باب تفعل مشابہ ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول تشبہ فعل، ضمیر فاعل با حرف جار قوم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ هو مبتدا منهم جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزا، شرط جزا سے جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۹۸) مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (بخاری)

ترجمہ: جو اعراض کرے میرے طریقہ سے پس وہ مجھ سے نہیں ہے۔

لغات: سُنَّةٌ طریقہ ج سُنَنٌ

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول رغب فعل بافاعل عن حرف جار سنتی مرکب اضافی ہوکر مجرور جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ لیس فعل ناقص، ضمیر مستتر اسم، منھم جار مجرور ظرف مستقر ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۱۹۹) مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (ابوداؤد)

ترجمہ: جو ارادہ کرے حج (فرض) کا پس چاہیے کہ وہ جلدی کرے۔

لغات: (۱) يُعَجِّلُ مضارع تَعْجِيْلٌ مصدر باب تفعیل جلدی کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول اراد فعل بافاعل الحج مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، فا جزائیہ یعجل فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۰) مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (مسلم)

ترجمہ: جو دھوکہ دے ہم کو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

لغات: (۱) غَشَّ ماضی باب (ن) غَشًّا دھوکہ دینا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول غش فعل بافاعل نا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط فا جزائیہ لیس فعل ناقص ضمیر اسم منا جار مجرور ظرف مستقر ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے جزا۔

(۲۰۱) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم)

ترجمہ: جو درود بھیجے گا مجھ پر ایک بار رحمت بھیجے گا اللہ اس پر دس بار۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول صلی فعل بافاعل، علی حرف جار، ی ضمیر متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق واحدۃً مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ،

موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، صلی فعل اللہ فاعل علیہ جار مجرور مل کر متعلق عشـــراً مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل و متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ ہو کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۲) مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ (ترمذی)

ترجمہ: جو تسلی دے اس عورت کو جس کا بیٹا مر گیا اس کو جنت میں عمدہ لباس پہنایا جائے گا۔

لغات: (۱) عَزّٰی ماضی بروزن سَمّٰی تَعْزِیَةٌ مصدر باب تفعیل تسلی دینا مجرد عَزْوٌ باب (س) مصیبت پر صبر کرنا (۲) ثکلی وہ عورت جس کا بیٹا مر گیا ہو یا گم ہو گیا ہو، صفت ج ثَوَاکِلٌ و ثَکَالیٰ مصدر ثُکْلٌ باب (س) سے گم کرنا (۳) کُسِیَ ماضی مجہول کَسْوٌ مصدر باب (ن) کپڑا پہنانا (۴) بُرْدٌ چادر ج بُرُوْدٌ اَبْرَادٌ

ترکیب: من شرطیہ عزی فعل ماضی، فاعل ضمیر تکلیٰ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر شرط، کسی فعل مجہول ضمیر نائب فاعل بردا مفعول بہ فی الجنة جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۳) مَنْ یُّرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (بخاری)

ترجمہ: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھ دیتا ہے اس کو دین کے ساتھ مسائل میں۔

لغات: (۱) یُفَقِّهُ مضارع تَفْقِیْهٌ مصدر فقیہ بنانا فَقِهَ (س) فِقهًا و تَفَقُّهًا سمجھنا، علم فقہ سیکھنا۔

ترکیب: من شرطیہ یرد اللہ فعل اللہ فاعل بہ جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے خیرا مفعول بہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر شرط، یفقه فعل ضمیر فاعل ۂ ضمیر مفعول بہ فی الدین جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے

مل کر جزا،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۴) مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (بخاری)

ترجمہ: جو قتل کرے گا عہد والے کو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

لغات: (۱) مُعَاهِدٌ اسم فاعل مُعَاهَدَةً مصدر عَاهَدَهُ مُعَاهَدَةً معاہدہ کرنا، حلیف بننا، عَهِدَ (س) حفاظت کرنا (۲) يَرِحْ اصل میں يَرْوِحُ تھا رِيْحٌ مصدر باب (ض) خوشبو سونگھنا (۳) رَائِحَةٌ اسم فاعل بمعنی، بو ج رَائِحَاتٌ، روائحُ.

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول، قتل فعل بافاعل، معاهداً مفعول بہ،فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ،موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، لـم جازمہ یرح فعل مضارع مجزوم،ضمیر فاعل رائحة الجنة مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۵) مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ (ترمذی)

ترجمہ: وہ شخص جس کی طرف کوئی احسان کیا جائے پس کہا اس کے احسان کرنے والے کو جزاک اللہ (اللہ تجھ کو احسان کا بدلہ دے) پس تحقیق کہ اس نے کامل تعریف کی۔

فائدہ: شکر کی ادائیگی میں مبالغہ کیا،اس لیے کہ اس نے احسان کا بدلہ دینے کا حق ادا کیا۔

لغات: (۱) صُنِعَ ماضی مجہول مصدر صنعاً باب (ف) کرنا (۲) ثَنَاءٌ تعریف ج اَثْنِيَةٌ

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول صنع فعل مجہول الیه متعلق ہوا فعل کے، معروف نائب فاعل،فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر شرط، فا عاطفہ قال فعل بافاعل لام حرف جار فـاعله مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول، "جـزاک الله" جزا فعل ک مفعول بہ الله فاعل، خیرا مفعول، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر مقولہ،قول اپنے مقولہ سے مل کر معطوف،معطوف علیہ

معطوف سے مل کر شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق ابلغ فعل بافاعل فی الثناء متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۶) مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

لغات: (۱) بَنٰی ماضی بِنَاءٌ مصدر باب (ض) تعمیر کرنا (۲) بَیْتٌ ج بُیُوْتٌ، گھر۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول بنی فعل بافاعل للّٰہ متعلق فعل کے، مسجدا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، بنی فعل اللّٰہ فاعل، لہ متعلق بیتا مفعول فیہ، فی الجنۃ متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۰۷) مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانٌ مِّنَ النَّارِ (دارمی)

ترجمہ: جو دورویہ (چغلی کھانے والا) ہو دنیا میں، اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی زبان ہوگی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو کسی کے حق میں مخلص نہ ہو، زبان سے کچھ کہے اور دل میں کچھ رکھے، ایسا شخص دورویہ اور منافق ہے، اسی کے لیے وعید ہے۔

لغات: (۱) وَجْہٌ ج وُجُوْہٌ چہرہ (۲) لِسَانٌ زبان ج اَلْسِنَۃٌ و لُسُنٌ۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول کان فعل ناقص، ضمیر اسم ذاوجھین مرکب اضافی ہوکر خبر، فی الدنیا متعلق فعل ناقص کے، فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر شرط، کان فعل ناقص لہ متعلق کان، یوم القیمۃ مرکب اضافی ہوکر خبر مقدم، لسان موصوف من النار متعلق کائن کے ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر اسم موخر، فعل ناقص اپنے

اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۳۰۸) مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْیٰ مَوْؤُدَةً (ترمذی)

ترجمہ: جو شخص دیکھے کوئی عیب اور چھپالے اس کو، ہوگا ثواب اس کو اس شخص کے مانند جس نے زندہ کیا زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو۔

لغات: (۱) عَوْرَةٌ ستر، عیب ج عَوْرَاتٌ ، شرمگاہ، ہر وہ چیز جس سے شرم کی جائے سَتَرَ سَتْرًا باب (ن،ض) چھپانا (۲) اَحْیٰ ماضی اِحْیَاءٌ مصدر (۳) موؤدۃ اسم مفعول وَاد مصدر باب (ض) زندہ درگور کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ رای فعل بافاعل عورۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، فا عاطفہ ستر فعل بافاعل ھا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط کان فعل ناقص، ک حرف جار، من اسم موصول احی فعل بافاعل، موؤدۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور ثابتا کے متعلق ہو کر کان فعل ناقص کی خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا۔

(۳۰۹) مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ (بیہقی)

ترجمہ: جو بند رکھے گا اپنی زبان (کسی کے عیب بیان کرنے سے) چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو اور جو روکے گا اپنے غصہ کو روکے گا اس سے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو قیامت کے دن اور جو معذرت کرے گا اللہ سے اپنے عذر کی اللہ قبول کرے گا اس کے عذر کو۔

لغات: (۱) خَزَنَ ماضی خَزْنٌ مصدر باب (س) خزن اللسان زبان کا روکنا

(۲) عُذْرٌ ، عذر ج اَعْذَارٌ (۳) كَفَّ ماضی كَفٌّ باب(ن)روکنا(۴) عَوْرَةٌ ستر ج عَوْرَاتٌ

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول خزن فعل بافاعل لسانه مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، ستر فعل الله فاعل عورته مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا، بقیہ ترکیب اسی طرز پر ہوگی۔

(۲۱۰) مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ (احمد ترمذی)

ترجمہ: جس شخص سے پوچھی گئی کوئی علم کی بات ایسی جس کو وہ جانتا ہے پھر وہ چھپائے اس کو، تو آگ کی لگام پہنائی جائے گی اس کو قیامت کے دن۔

لغات: (۱) اُلْجِمَ ماضی مجہول اِلْجَامٌ مصدر لگام پہنانا لِجَامٌ لگام ج لُجُمٌ، اَلْجِمَةٌ

ترکیب: من شرطیہ سئل فعل مجہول ضمیر نائب فاعل، عن حرف جار علم موصوف علم فعل بافاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف علیہ، ثم حرف عطف کتم فعل بافاعل ضمیر ہٗ کی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط، الجم فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل یوم القیٰمة مفعول فیہ با حرف جار لجام موصوف من النار ظرف مستقر ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ ومتعلق سے مل کر جزا۔

(۲۱۱) مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ (ابو داؤد)

ترجمہ: جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا (کسی نے نہ جانتے ہوئے اس کو مسئلہ غلط بتا دیا) ہوگا اس کا گناہ اس پر جس نے فتوی دیا اور جس نے مشورہ دیا اپنے مسلمان بھائی کو ایسے کام کا کہ وہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے علاوہ میں ہے، پس تحقیق کہ اس نے خیانت کی۔

لغات: (۱) اُفْتِیَ ماضی مجہول اِفْتَاءٌ مصدر فتوی دینا (۲) اَشَارَ ماضی اِشَارَةٌ مصدر باب افعال مشورہ دینا (۳) اَخٌ ج اِخْوَةٌ اِخْوَانٌ بھائی (۴) رُشْدٌ مصدر باب (ن) ہدایت پانا (۵) خَانَ ماضی خِيَانَةٌ مصدر باب (ن) خیانت کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول افتی فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل با حرف جار غیر علم مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، کان فعل ناقص اثمہ مرکب اضافی ہوکر کان کا اسم علی حرف جار من اسم موصول افتا فعل بافاعل ۂ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ثابتا کے متعلق ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جزا۔

واو مستانفہ من شرطیہ اسم موصول اشار فعل، ضمیر ذوالحال علی حرف جار اخیہ مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، بامر متعلق ثانی، یعلم فعل بافاعل ان حرف مشبہ بالفعل الرشد اسم فی غیرہ ظرف مستقر ہوکر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ ہوا، یعلم اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر حال، ذوالحال حال سے مل کر اشار کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق خانہ فعل بافاعل، ضمیر ۂ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۲۱۲) مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ (بیہقی)

ترجمہ: جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی پس تحقیق کہ اس نے دین اسلام کے گرانے پر مدد کی۔

فائدہ: اہل بدعت چونکہ اپنے عقائد وخیالات اور اپنے قول وعمل کے ذریعہ دراصل سنت کی مخالفت کرتے ہیں اس لیے کسی بدعتی کی تعظیم وتوقیر اور عزت کرنے کا مطلب سنت کی تحقیر کرنا ہے جب کہ سنت کی تحقیر کرنا دین کی بنیاد کو کمزور کرنا ہے اور اسلام کی عمارت کو ویران کرنے کے مترادف ہے۔

لغات: (۱) وَقَّرَ ماضی تَوْقِيْرٌ مصدر عزت کرنا (۲) صَاحِبٌ اسم فاعل صُحْبَةٌ مصدر باب (س) ساتھ ہونا (۳) بِدْعَةٌ نئی چیز، دین میں نئی رسم جس کی کوئی اصل شرعی نہ ہو ج بِدَعٌ، بَدَعًا مصدر باب (ف) ایجاد کرنا (۴) اَعَانَ ماضی اِعَانَةٌ مصدر مدد کرنا (۵) هَدْمٌ مصدر (افعال) (ض) گرانا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول، وقر فعل بافاعل صاحب بدعة مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، فا جزائیہ قد حرف تحقیق اعان فعل بافاعل علی حرف جار هدم الاسلام مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزا۔

(۲۱۳) مَنْ تَحَلّٰى بِمَالَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ (ترمذی)

ترجمہ: جو آراستہ کرے اپنے آپ کو اس چیز سے (یعنی لباس وغیرہ سے) کہ وہ اس کو نہیں دی گئی، ہوگا وہ جھوٹ کے دو کپڑوں کے پہننے والے کے مانند۔

فائدہ: یعنی وہ شخص سراپا جھوٹا ہے۔

لغات: (۱) تَحَلّٰى ماضی تَحَلِّيٌ مصدر باب تفعل آراستہ ہونا (۲) يُعْطَ مضارع مجہول اصل میں يُعْطَىٰ تھا اِعْطَاءٌ مصدر دینا (۳) لَابِسٌ اسم فاعل لُبْسٌ مصدر باب (س) پہننا (۴) ثَوْب کپڑا ج اَثْوَابٌ، ثِيَابٌ (۵) زُوْرٌ صفت مشبہ

اس کا مصدر زَوْرٌ باب(ن) جھوٹ بولنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول تحلی فعل بافاعل "بما" با حرف جار ما اسم موصول لم جازمہ یعط فعل مجہول ضمیر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، تحلی فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، کان فعل ناقص، ضمیر اسم ک حرف جار لابس ثوبئ زور مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق محذوف ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا۔

(۲۱۴) مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری مسلم)

ترجمہ: جس نے نئی بات نکالی ہمارے اس (دین کے) کام میں جو اس میں نہیں ہے پس وہ (بات) مردود ہے۔

لغات: (۱) اَحْدَثَ ماضی اِحْدَاثٌ مصدر باب افعال سے پیدا کرنا، بنانا (۲) رَدٌّ مصدر باب(ن) لوٹانا، واپس کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول احدث فعل بافاعل فی حرف جار امرنا موصوف هٰذا صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، ما اسم موصول لیس فعل ناقص، ضمیر اسم منہ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر شرط، فا جزائیہ ھو مبتدا رد خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزا۔

(۲۱۵) مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ (بیہقی)

ترجمہ: جس نے مضبوطی سے پکڑا میری سنت کو میری امت کے بگاڑ کے وقت پس اس

کے لیے سوشہیدوں کا ثواب ہے۔

لغات: (۱) تَمَسَّکَ ماضی تَمَسُّکٌ مصدر باب تفعل چمٹنا(۲) فَسَادٌ مصدر باب(ن،ض،ک)خراب ہونا(۳) مِائَةٌ بمعنی سوج مِئَاةٌ

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول تمسک فعل بافاعل با حرف جار سنتی مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، عند فساد امتی مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مبتدا، متضمن بمعنیٰ شرط، فا جزائیہ له جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم اجر مأة شهيد مرکب اضافی ہوکر مبتدا، مبتدا خبر سے مل کر جزا۔

(۲۱۶) مَنْ يَّضْمَنْ لِىْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ: جو ضامن ہو میرے لیے (یعنی حفاظت کرے) اس چیز کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کی جو دو پاؤں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) تو میں ضامن ہوں اس کے لیے جنت کا۔

لغات: (۱) يَضْمَنُ مضارع ضَمِنَ ضَمَانَةٌ مصدر باب(س)ضامن ہونا (۲) لَحْیٌ جبڑا ج لَحْيَان(۳) رِجْلٌ پاؤں ج اَرْجُلٌ

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول يضمن فعل بافاعل لی جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے ما اسم موصول بين لحييه مرکب اضافی ہوکر ظرف ہوا وقع فعل کا، وقع فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ ما اسم موصول بين رجليه پورا جملہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر شرط، اضمن فعل بافاعل له متعلق الجنة مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۱۷) مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (مسلم)

ترجمہ: جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر حرام کر دے گا جہنم کی آگ کو۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول شهد فعل بافاعل ان مخففه من المثقله ۂ ضمیر اس کا اسم لا لائے نفی جنس اله موصوف الا بمعنی غیر، مضاف الله مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر لا کا اسم موجود محذوف خبر لا اپنے اسم وخبر سے مل کر ان کی خبر ہو کر معطوف علیہ واو عاطفه انّ حرف مشبہ بالفعل محمد اسم رسول الله مرکب اضافی ہو کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، حرم فعل الله فاعل علیه جار مجرور مل کر متعلق فعل کے النار مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۱۸) مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اِسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

ترجمہ: جس نے محبت کیا اللہ کے واسطے اور بغض رکھا اللہ کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دے گا اللہ کے واسطے پس تحقیق کہ مکمل کر لیا اس نے ایمان کو۔

لغات: (۱) اَحَبَّ ماضی اِحْبَابٌ مصدر محبت رکھنا (۲) اَبْغَضَ ماضی اِبْغَاضٌ مصدر دشمنی رکھنا مجرد میں بَغَاضَةً مصدر باب (ک) (۳) اَعْطٰى ماضی اِعْطَاءٌ مصدر دینا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول احب فعل بافاعل لِلّٰهِ جار مجرور متعلق ہوا، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفه ابغض لله معطوف علیه واو عاطفه اعطی لله معطوف علیہ معطوف واو عاطفه منع لله معطوف، معطوف علیہ اپنے

معطوفات سے مل کر شرط فا جزائیہ قد حرف تحقیق استکمل فعل بافاعل الایمان مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۱۹) مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ (مسلم)

ترجمہ: جو مہلت دے تنگ دست کو یا معاف کردے اس سے قرض کو، جگہ دے گا اللہ اس کو اپنے سایہ میں۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی گرمی سے بچائیں گے اور اپنے عرش کے سایہ میں رکھیں گے۔

لغات: (۱) اَنْظَرَ ماضی اِنْظَارٌ مصدر ڈھیل دینا (۲) مُعْسِرٌ اسم فاعل اِعْسَارٌ مصدر تنگ دست ہونا (۳) اَظَلَّ ماضی اِظْلَالٌ مصدر سایہ دینا، ظِلٌّ سایہ ج اَظْلَالٌ، ظُلُوْلٌ، ظِلَالٌ۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول انظر فعل بافاعل معسرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ وضع عنہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، اظل فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ اللّٰہ فاعل فی حرف جار ظلہ مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۲۰) مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (بخاری)

ترجمہ: جو جھوٹ بولے مجھ پر جان کر پس چاہیے کہ بنالے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں۔

فائدہ: یعنی اس کی منزل جہنم ہے۔ (یہاں امر خبر کے معنی میں ہے۔)

لغات: (۱) مُتَعَمِّدًا اسم فاعل تَعَمُّدٌ مصدر، جاننا قصد کرنا مجرد عَمدٌ باب (ض)

ارادہ کرنا(۲) یتبوء مضارع تبوء اقامت کرنا(۳) مَقْعَدًا اسم ظرف بمعنی ٹھکانا قُعُوْدٌ باب(ن) بیٹھنا۔

ترکیب: من شرطیہ اسم موصول کذب فعل بافاعل علی جار مجرور مل کر متعلق، متعمدا مفعول بہ، پورا جملہ ہو کر شرط فا جزائیہ یتبوء فعل بافاعل مقعدہ مرکب اضافی مفعول بہ من النار متعلق مقعدہ فعل اپنے فاعل ومفعول اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۲۱) مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ (ترمذی)

ترجمہ: جو نکلے علم کی تلاش میں پس وہ اللہ کے راستے میں ہے جب تک کہ وہ واپس ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین شریعت کا علم حاصل کرنے کے لیے، کہ وہ علم خواہ فرض عین ہو، یا فرض کفایہ ہو، اپنے گھر سے نکلا تو اس کو وہ ثواب ملتا ہے جو اللہ کی راہ میں لڑنے والے کو ہوتا ہے (حتی یرجع) اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب تک کہ وہ علم کی طلب میں لگا ہے تب تک تو وہ مجاہد کا ثواب پاتا ہے اور جب عالم دین بن جاتا ہے تو اس سے بڑا درجہ پاتا ہے۔

ترکیب: من شرطیہ خرج فعل بافاعل فی طلب العلم متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر شرط، فا جزائیہ هو مبتدا فی سبیل اللّٰه متعلق محذوف کے ہوا حتی یرجع متعلق ثانی فعل محذوف اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزا۔

(۲۲۲) مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ (ترمذی)

ترجمہ: جو اذان دے سات برس ثواب حاصل کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے اس کے لیے پروانہ آگ سے خلاصی کا۔

لغات: (۱) مُحْتَسِبٌ اسم فاعل اِحْتَسَبَ شمار کرنا (۲) بَرَائَةٌ مصدر باب (س) بری ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ اذن فعل بافاعل سبع سنین ممیّز تمیز ہوکر مفعول فیہ محتسبا مفعول لہ، فعل اپنے فاعل ومفعول لہ سے مل کر شرط کتب فعل مجہول له متعلق براءة مصدر من النار مصدر کے مصدر اپنے متعلق سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جزا.

(۲۲۳) مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًافِيْ كِتَابٍ لَّايُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ (رواه الشافعی)

ترجمہ: جو چھوڑے جمعہ کو بغیر مجبوری کے لکھا جاتا ہے وہ منافق ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جائے گی اور نہ بدلی جائے گی۔

لغات: (۱) لا یمحٰی مضارع مجہول مَحْوٌ مصدر باب (ن) مٹانا (۲) لَايُبَدَّلُ مضارع مجہول تَبْدِيْلٌ مصدر بدلنا۔

ترکیب: من شرطیہ ترک فعل بافاعل الجمعة مفعول بہ من غیر ضرورة متعلق فعل کے پورا جملہ ہوکر شرط، کتب فعل ضمیر نائب فاعل منافقا مفعول لہٗ فی حرف جار کتاب موصوف، لایمحی معطوف علیہ واو عاطفہ لایبدل معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور متعلق، فعل فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۲۴) مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسُهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ (مسلم)

ترجمہ: جو شخص مرا اس حال میں کہ اس نے نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کا خیال ہی گذرا اس کے دل میں، سو وہ نفاق کی ایک قسم پر مرا۔

لغات: (۱) شُعْبَةٌ شاخ، طریقہ ج شُعَبٌ، شِعَابٌ (۲) نِفَاقٌ مصدر باب مفاعلة

دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ مات فعل، ضمیر ھو کی ذوالحال واو حالیہ "لم یغز" لم جازمہ یغز فعل بافاعل معطوف علیہ واو عاطفہ لم جازمہ یحدث فعل بہ متعلق، نفسہ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، مات فعل بافاعل علی حرف جار شعبة موصوف من النفاق جارمجرور مل کر ظرف مستقر ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزا۔

(۲۲۵) مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ (بخاری)

ترجمہ: جو نہ چھوڑے جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا پس نہیں ہے اللہ کو کوئی ضرورت اس میں کہ وہ چھوڑے اپنا کھانا اور پینا۔

فائدہ: یعنی عنداللہ ایسا روزہ قابل قبول نہیں ہے کیوں کہ محض بھوکا اور پیاسا رہنا بے فائدہ ہے۔

لغات: (۱) یَدَعُ مضارع وَدْعٌ مصدر باب (ف) چھوڑنا (۲) طَعَامٌ کھانا ج اَطْعِمَۃٌ شَرَابٌ پینے کی چیز ج اَشْرِبَۃٌ

ترکیب: من شرطیہ لم جازمہ یدع فعل بافاعل قول الزور مرکب اضافی معطوف علیہ واو عاطفہ العمل بہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، فا جزائیہ لیس فعل ناقص للہ متعلق محذوف ہوکر لیس کی خبر مقدم حاجة اسم موخر فی حرف جار ان مصدریہ یدع فعل ضمیر، فاعل طعامہ معطوف علیہ واو عاطفہ شرابہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، جار مجرور

مل کر متعلق فعل ناقص کے، فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۲۶) مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (احمد وغیرہ)

ترجمہ: جو شہرت کا کپڑا پہنے گا دنیا میں اللہ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا قیامت کے دن۔

لغات: (۱) شُهْرَةٌ مصدر باب (ف) مشہور ہونا (۲) ثَوْبٌ کپڑا ج ثِیَابٌ (۳) مَذَلَّةٌ مصدر باب (ض) ذلیل ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ لبس فعل بافاعل ثوب شهرة مرکب اضافی مفعول بہ فی الدنیا متعلق فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر شرط، البس فعل، ضمیر ہٗ مفعول بہ اللّٰه فاعل ثوب مذلة مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ یوم القیمة مرکب اضافی مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جزا۔

(۲۲۷) مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوَ یَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ (ترمذی)

ترجمہ: جس شخص نے اس غرض سے علم حاصل کیا کہ اس کے ذریعہ سے علماء دین کا مقابلہ کرے یا بیوقوفوں سے بحث اور جھگڑا کرے یا لوگوں کے رخ کو اپنی طرف پھیرے پس اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

فائدہ: یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جس نے خالص دنیاوی غرض کے تحت علم دین کی طلب وتحصیل کا راستہ اختیار کیا ہو، یا اس میں نفسانی خواہشات کی آمیز کر دیا ہو۔

لغات: (۱) یُجَارِیُ مضارع مُجَارَاةٌ مصدر مقابلہ کرنا (۲) یُمَارِیُ مضارع مُمَارَاةٌ مصدر جھگڑا کرنا (۳) سُفَهَاءُ واحد سَفِیْهَةٌ بےوقوف سَفَاهَةٌ مصدر باب (ک) بےوقوف ہونا، جاہل ہونا (۴) یَصْرِفُ مضارع صَرْفٌ مصدر باب

(ض) پھیرنا (۵) وُجُوْہٌ واحد وَجْہٌ چہرہ، رضامندی۔

ترکیب: من شرطیہ طلب فعل بافاعل العلم مفعول بہ لام کَیْ، ان مقدرہ یجاری فعل بافاعل العلماء مفعول بہ متعلق، فعل فاعل متعلق مل کر معطوف او حرف عطف یماری بہ السفھاء معطوف علیہ معطوف او یصرف وجوہ الناس الیہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر بتاول مفرد ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شرط، ادخل فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ اللّٰہ فاعل النار مفعول فیہ، فعل فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جزا۔

(۲۲۸) مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ابوداؤد)

ترجمہ: جو علم سیکھتا ہے ان (علوم دینیہ میں سے) کہ اس سے طلب کی جاتی ہے اس سے اللہ کی رضامندی لیکن نہیں سیکھتا ہے وہ اس کو مگر اس واسطے تاکہ حاصل کرے اس کے ذریعہ دنیا کا مال، نہیں پائے گا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو۔

لغات: (۱) يُبْتَغٰى مضارع مجہول اِبْتِغَاءٌ مصدر تلاش کرنا (۲) يَتَعَلَّمُ مضارع تَعَلُّمٌ مصدر سیکھنا (۳) عَرْفٌ عرفاً عرافة (ک) بہت خوشبو لگانا، عمدہ خوشبو ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ تعلم فعل، ضمیر ذوالحال علما موصوف من حرف جار ما اسم موصول يبتغى فعل مجہول، بہ متعلق فعل کے، وجہ اللّٰہ مرکب اضافی ہوکر نائب فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق محذوف ہوکر صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ لايتعلم فعل منفی ضمیر فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ الا ملغی ليصيب ل جار، اس کے بعد ان مقدر فعل ضمیر فاعل بہ متعلق اور عرضا مفعول بہ اور من الدنیا متعلق ثانی فعل کے، فعل

اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے بتاویل مفرد حال، ذوالحال حال سے مل کر تعلم کا فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط، لم جازمہ یجد فعل بافاعل عرف الجنة مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ یوم القیٰمة مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ ومفعول فیہ سے مل کر جزا۔

(۲۲۹) مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (مسلم)

ترجمہ: جو آئے کسی نجومی (یعنی غیب کی خبر دینے والے) کے پاس اور پوچھے اس سے کسی (غیب کی) بات کے بارے میں تو نہیں قبول کی جائے گی اس کی چالیس رات دن کی نماز۔

لغات: (۱) عَرَّافٌ نجومی پہچاننے والا، جاننے والا صفت مشبہ عِرْفَانٌ مَعْرِفَةٌ مصدر باب (ض) پہچاننا عَرَّافٌ بمعنی نجومی

ترکیب: من اسم موصول بمعنی شرط اتی فعل بافاعل عرافا مفعول بہ فعل فاعل و مفعول بہ معطوف علیہ فا تفضیلیہ، عاطفہ سأل فعل بافاعل ۂ ضمیر مفعول بہ عن شی متعلق، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط لم جازمہ یقبل فعل مجہول له متعلق "صلوة اربعین لیلة" صلوة مضاف اربعین ممیّز لیلة تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۳۰) مَنْ اِسْتَعَاذَمِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاعِیْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِیْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْامَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْكَافَئْتُمُوْهُ (احمد)

ترجمہ: جو پناہ مانگے تم سے اللہ کے نام کے ساتھ تو پناہ دو اس کو اور جو اللہ کے نام کے

ساتھ سوال کرے دو اس کو اور جو تم کو بلاوے پس قبول کرو اس (بلانے) کو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بدلہ دو اس کو پس اگر نہ پاؤ وہ چیز کہ بدلہ میں دو اس کو تو دعا کرو اس کے لیے، یہاں تک کہ گمان کرلو تم کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا۔

لغات: (۱) اِسْتَعَاذَ ماضی اِسْتِعَاذَۃٌ مصدر باب استفعال پناہ مانگنا، اَعِیْذُوْا امر اِعَاذَۃٌ مصدر باب افعال پناہ دینا (۲) اَجِیْبُوْا امر اِجَابَۃٌ مصدر باب افعال قبول کرنا، کَافِئُوْا امر مُکَافَاۃٌ مصدر بدلہ دینا (۳) تُکَافِئُوْ مضارع مُکَافَاۃٌ سے ہے۔

ترکیب: من شرطیہ استعاذ فعل با فاعل منکم متعلق، اول بالله متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل ومتعلقات سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط، فاعیذوہ پورا جملہ جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ سال بالله شرط فا جزائیہ اعطوہ جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف اول ومن دعاکم پورا جملہ شرط فاجیبوہ جزا واو عاطفہ صنع الیکم معروفا پورا جملہ شرط فکافئوہ پورا جملہ جزا شرط جزا سے مل کر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ فان لم تجدوا ماتکافئوہ شرط فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافئتموہ پورا جملہ جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۳۱) مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (مسلم)

ترجمہ: جو دیکھے تم میں سے کوئی خلاف شرع کام پس چاہیے کہ بدلے اس کو اپنے ہاتھ سے، پس اگر نہ طاقت رکھے (ہاتھ سے روکنے کی) تو اپنی زبان سے (سمجھاوے یا ڈانٹ دے) اگر (اس کی بھی) طاقت نہ رکھے تو دل سے برا جانے، یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

لغات: (۱) یُغَیِّرُ مضارع تَغْیِیْرٌ مصدر بدلنا (۲) قَلْبٌ دل ج قُلُوْبٌ قَلْبٌ مصدر

باب(ض) بدلنا(۳) اَضْعَفُ اسم تفضیل ضُعْفٌ مصدر باب(ک) کمزور ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ رای فعل بافاعل منکم متعلق منکرا مفعول بہ پورا جملہ شرط، فلیغیرہ فا جزائیہ فعل فاعل مفعول بہ متعلق مل کر جزا، فان لم یستطع، فا عاطفہ ان حرف شرط لم جازمہ یستطع فعل بافاعل شرط فا جزائیہ بلسانہ با حرف جر لسانہ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق محذوف ہوکر جزا شرط سے مل کر جزا جملہ شرطیہ واو عاطفہ فان لم یستطع فبقلبہ مذکورہ ترکیب کی طرح ہوگی، واو عاطفہ ذالک اسم اشارہ مبتدا اضعف الایمان مرکب اضافی ہوکر مشار الیہ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲۳۲) مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَاسِ یُرِیْدُ اَدَائَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافِھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ. (بخاری)

ترجمہ: جو لوگوں کا مال لے (یعنی قرض وغیرہ) کہ ارادہ رکھتا ہو اس کے ادا کرنے کا تو ادا کردے گا اللہ تعالیٰ (ادائیگی منجانب اللہ ہوگی) اور جو مال لے ارادہ رکھے اس کو ضائع کرنے کا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس پر ضائع کردے گا (یعنی ادائیگی پر اس کی مدد نہ ہوگی)

لغات: (۱) اِتْلَافٌ مصدر باب افعال سے ہلاک کرنا تَلْفٌ مصدر (س) ہلاک ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ اخذ فعل بافاعل اموال الناس مرکب اضافی مفعول بہ یرید فعل بافاعل اداء ھا مرکب اضافی مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر مفعول ثانی ہوا اخذ فعل کا فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر شرط ادی اللہ عنہ فعل فاعل ومتعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ مَنْ اَخَذَ یرید اتلافھا شرط اتلفہ اللّٰہ علیہ جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲۳۳) مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ

وَلاَ مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَهْرِ کُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ.

(ترمذی وابو داؤد)

ترجمہ: جو نہ رکھے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر مجبوری کے اور بغیر بیماری کے نہیں بدلہ اتارتا ہے اس سے تمام عمر کا روزہ رکھنا۔

فائدہ: یعنی اگر پورے زمانے روزہ رکھے تب بھی رمضان کے ایک روزہ کی فضیلت کو نہیں پاسکتا اگر چہ اس کی قضا بھی کرلے۔

لغات: (۱) اَفْطَرَ ماضی اِفْطَارٌ مصدر افطار کرنا، توڑنا (۲) دَھْرٌ زمانہ ج دُھُورٌ اَدْھَرُ (۳) یَقْضِ مضارع قَضَاءٌ مصدر باب (ض) کافی ہونا، پورا ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ افطر فعل بافاعل یوما موصوف من رمضان متعلق ہوکر فعل محذوف کے صفت من غیر رخصة معطوف علیہ واو عاطفہ لا حرف عطف مرضٍ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر شرط لم جازمہ یقض فعل عنہ متعلق صوم مضاف الدھر موکد کلہ مرکب اضافی تاکید، موکد تاکید سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل اپنے اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر جزا واو عاطفہ ان حرفِ شرط صام فعل بافاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط جزاء محذوف۔

(۲۳۴) مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِیًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ (بیہقی)

ترجمہ: جو افطار کرائے کسی روزہ دار کا (روزہ) یا سامان مہیا کرے مجاہد کے لیے پس اس کے لیے اس کے ثواب کے مانند ہے۔

لغات: فَطَّرَ ماضی تَفْطِیرٌ مصدر افطار کرنا۔

ترکیب: من شرطیہ فطر فعل بافاعل صائماً مفعول بہ پورا جملہ ہوکر معطوف علیہ او حرف عطف جھز فعل بافاعل غازیا مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ

معطوف سے مل کر شرط فاء جزائیہ لـہ جارمجرورظرف مستقر ہوکر خبرمقدم مثل اجرہ مرکب اضافی ہوکر مبتداءِ موخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

(۲۳۵) مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہُ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُطِعِ الاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَعْصِ الاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ (بخاری مسلم)

ترجمہ: جس نے میری فرمانبرداری کیا پس تحقیق اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری فرمانبرداری نہ کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی پس اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی پس اس نے میری نافرمانی کی۔

لغات: (۱) عَصٰی ماضی عَصْیٌ مَعْصِیَۃٌ مصدر باب (ض) نافرمانی کرنا (۲) اَمِیْرٌ صفت مشبہ ج اُمَرَاءُ حاکم، خلیفہ، بادشاہ۔

ترکیب: من شرطیہ اطاع فعل بافاعل ن وقایہ کا ی مفعول بہ، پورا جملہ مل کر شرط فا جزائیہ قد حرف تحقیق اطاع فعل بافاعل اللہ مفعول بہ پورا جملہ ہوکر جزاء شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ من عصانی پورا جملہ شرط فقد عصی اللہ پورا جملہ جزا شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ معطوف واو عاطفہ من یعص الامیر پورا جملہ شرط فقد عصانی پورا جملہ جزا، شرط جزا مل کر معطوف، معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۲۳۶) مَنْ اَخَذَ مِنَ الاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ.

ترجمہ: جو ناحق زمین کچھ لے لے دھنسایا جائے گا اس کو قیامت کے دن سات زمین تک۔

لغات: (۱) اَخَذَ ماضی اَخْذٌ مصدر باب (ن) لینا، دینا، پکڑنا (۲) خُسِفَ ماضی مجہول خُسُوْفاً مصدر باب (ض) دھسنا، دھنسانا، بے نور ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ اخذ فعل بافاعل من الارض متعلق ہوا فعل کے شیئًا مفعول بہ

باحرف جار غیر حقه مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، پورا جملہ شرط خسف یــوم الــقیٰـمة فعل ضمیر نائب فاعل یوم القیٰمۃ مفعول فیہ الی سبع ارضین متعلق فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل ومفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جزا۔

(۲۳۷) مَـنْ رَانِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِی صُوْرَتِیْ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا پس تحقیق کی اس نے مجھ کو دیکھا اس واسطے کہ شیطان نہیں بن سکتا ہے میری صورت میں۔

فــائــده: مطلب یہ ہے کہ آپؐ سراپا ہدایت ہیں اور شیطان سراپا گمراہی ہے اس وجہ سے آپؐ کی شکل میں نہیں آسکتا۔

لغات: یَتَمَثَّلُ مضارع تَمَثَّلُ مصدر تفعل مشابہ ہونا (۲) صُـوْرَةٌ ج صُوَرٌ (۳) مَنَامٌ بالفتح خواب نیند سونے کی جگہ ج مَنَا مَاتٌ نَامَ یَنَامُ نَوْمًا (س) سونا۔

ترکیب: من شرطیہ رای فعل بافاعل نون وقایہ کا یائے متکلم مفعول بہ فـی منام متعلق ہوا پورا جملہ مل کر شرط فا جزائیہ قد حرف تحقیق رانـی فعل فاعل ومفعول بہ پورا جملہ جزاء فا تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل الشیطان اسم لا یتمثل فعل بافاعل فـی صـورتـی متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر ان کی خبر ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ معللہ ہوا۔

(۲۳۸) مَـنْ اِدَّعـیٰ مَـا لَیْـسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَ لْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (مسلم)

ترجمہ: جو دعویٰ کرے اس چیز کا جو اس کو (حاصل) نہیں ہے پس نہیں ہے وہ ہم میں سے، اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا بنالے آگ میں۔

ترکیب: مـن شرطیہ ادعـی فعل بافاعل ما اسم موصول لیــس فعل ناقص ضمیر اسم لهٗ و متعلق محذوف کے ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے

مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط فا جزائیہ لیس فعل ناقص ضمیر اسم منا متعلق محذوف ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ لیتبوأ فعل بافاعل **مقعده** مفعول بہ من النار متعلق فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزا شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۳۹) مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَ اِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان کی حالت میں ثواب طلب کرنے کے لئے (اخلاص کے ساتھ) بخش دیئے جائیں گے اس کے پچھلے گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (تراویح پڑھی) ایمان اور ثواب کے ساتھ بخش دیئے جائیں گے اس کے پچھلے گناہ اور جس نے عبادت کی شب قدر میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت کے ساتھ بخش دیئے جائیں گے اس کے پچھلے گناہ۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور امید ہے کہ اور کبیرہ گناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

ترکیب: من شرطیہ صام فعل ضمیر ھو کی ذوالحال رمضان مفعول بہ، ایماناً معطوف علیہ واو عاطفہ احتسابا معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر صام کا فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل جملہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر شرط غفر فعل مجہول لہ متعلق ما موصولہ تقدم فعل بافاعل من ذنبہ متعلق فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل و متعلق سے

مل کر جزا،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ **من قام رمضان ایمانا و احتسابا** پورا جملہ شرط **غفر له ماتقدم من ذنبه** پورا جملہ جزا،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ معطوف واو عاطفہ **من قام لیلة القدرِ ایمانا و احتسابا** پورا جملہ شرط **غفر له ماتقدم من ذنبه** پورا جملہ جزا،شرط جزا سے مل کر معطوف،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

(۲۴۰) مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَهِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَافَاِنَّ الْمَلَا ئِكَةَ تَتَاذَّىٰ مِمَّا يَتَاذّٰى مِنْه الاِنْسُ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جو کھائے اس بدبودار درخت (کچے لہسن پیاز کچے) میں سے پس ہرگز نہ قریب آئے ہماری مسجد کے اس لئے کہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اس چیز سے جس سے تکلیف پاتے ہیں انسان۔

فائدہ: چونکہ انسان فرشتے سب ہی اس کی بدبو سے ایذا ہوتی ہے اس لئے مکروہ ہے۔

لغات: (۱) شَجَرٌ درخت ج اَشْجَارٌ (۲) مَلَا ئِكَةٌ ج مَلَكٌ کی بمعنی فرشتہ (۳) تتاذّیٰ مضارع تَاَذِّی باب تفعل تکلیف اٹھانا،رنجیدہ ہونا،مجرد اَذّی باب(س) تکلیف پانا (۴) اِنْسٌ آدمی ج اَنَاسٌ اَنَاسِیٌّ (۵) مُنْتِنٌ اسم فاعل افعال سے بدبودار ہونا۔

ترکیب: من شرطیہ **اکل** فعل بافاعل من حرف جار **ھذہٖ** اسم اشارہ **الشجرة** موصوف **المنتِنَةِ** صفت موصوف صفت مل کر مشار الیہ،اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مجرور،جار مجرور سے مل کر متعلق پورا جملہ شرط فاء جزائیہ **لایقربن** لا نافیہ فعل بافاعل **مسجد نا** مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا،شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

فاء تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل الملائكة اسم تتاذیٰ فعل بافاعل من حرف جار ما اسم موصول يتاذّیٰ فعل منه متعلق انس فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ سے مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲۴۱) مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ. (احمد ترمذی)

ترجمہ: جو قاضی بنایا گیا لوگوں کے درمیان پس تحقیق کہ وہ ذبح کیا گیا بغیر چھری کے۔

فائدہ: یہ کنایہ ہے اس کے دین کے لحاظ سے ہلاک ہونے سے نہ کہ نفس کے ہلاک ہونے سے۔

لغات: (۱) قَاضِیٌ اسم فاعل ج قُضَاةٌ ناقص یائی مصدر باب (ض) فیصلہ کرنا (۲) ذُبِحَ ماضی مجہول ذَبْحٌ مصدر باب (ف) ذبح کرنا (۳) سِكِّيْنٌ چھری ج سكاكينٌ۔

ترکیب: من شرطیہ جعل فعل مجہول ضمیر نائب فاعل قاضیا مفعول بہ بین الناس مفعول فیہ پورا جملہ شرط فاء جزائیہ قد حرف تحقیق ذبح فعل مجہول ضمیر نائب فاعل بغیر سكين مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزاء۔

(۲۴۲) مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ. (ترمذی)

ترجمہ: جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی پس تحقیق کہ اس نے شرک کیا۔

فائدہ: اگر غیر اللہ کو تعظیم میں اللہ کے ساتھ شریک کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے تو شرک ہوگا ورنہ شرک نہ ہوگا۔

لغات: (۱) حَلَفَ ماضی حَلْفٌ مصدر باب (ض) قسم کھانا۔

ترکیب: من شرطیہ حلف فعل بافاعل باحرف جار غير الله مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل فاعل ومتعلق سے مل کر شرط فا جزائیہ قد حرف تحقیق اشرک فعل بافاعل ہو کر جزا۔

(٢٤٣) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ اليَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جوایمان رکھتا ہواللہ اورآخرت کے دن پر پس چاہیے کہ تعظیم کرے وہ اپنے مہمان کی اور جوایمان رکھتا ہواللہ اورآخرت کے دن پر پس چاہیے کی نہ تکلیف دے وہ اپنے پڑوسی کواور جوایمان رکھتا ہواللہ اور یوم آخرت پر پس چاہیے کی اچھی بات کہے یا چپ رہے۔

لغات: ضَیْفٌ مہمان ج ضُیُوفٌ اَضْیَافٌ (٢) یُوْذِیْ مضارع اِیْذَاءٌ مصدر تکلیف دینا جَارٌ پڑوسی ج جِیْرَانٌ (٣) یصمتُ مضارع صَمْتٌ مصدر باب (ن) خاموش رہنا۔

ترکیب: من شرطیہ کان فعل ناقص ضمیر اسم یومن فعل بافاعل اللہ معطوف علیہ واو عاطفہ یوم موصوف الآخر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر کان کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہوکر شرط۔

فا جزائیہ یکرم فعل بافاعل ضیفہ مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو حرف عطف من کان یومن با اللہ والیوم الاخر پورا جملہ حسب سابق شرط فلایوذ جارہ پورا جملہ جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ معطوف ومن کان یومن با اللہ والیوم الآخر حسب سابق شرط فلیقل خیرا اولیصمت دونوں جملہ جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

(٢٤٤) مَنْ صَلّٰی العِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ

نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. (مسلم)

ترجمہ: جس نے نماز عشاء پڑھی جماعت کے ساتھ پس گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز پڑھی جماعت کے ساتھ گویا اس نے تمام رات عبادت کی۔

ترکیب: من شرطیہ صلی فعل بافاعل العشاء مفعول بہ فی جماعۃ متعلق فعل کے پورا جملہ شرط فا جزائیہ کان حرف مشبہ بالفعل ما کافہ قام فعل بافاعل نصف اللیل مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ ومن صلی الصبح فی جماعۃ حسب سابق شرط فکانما صلی اللیل کلہ پورا جملہ جزاء۔

(۲۴۵) مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. (مسلم)

ترجمہ: جس شخص کا عمل اس کو پیچھے کریگا، آگے نہیں کرے گا اس کو اس کا نسب

فائدہ: یعنی اگر عمل سے بخشا جانے کے لائق نہ رہا تو اونچا نسب وخاندان اس کے کام نہیں آئے گا۔

ترکیب: من شرطیہ بطّاءَ فعل بہ متعلق عملہ مرکب اضافی فاعل، فعل فاعل ومتعلق سے مل کر شرط لم جازمہ یسرع فعل نسبہ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل فاعل متعلق سے مل کر جزاء۔

(۲۴۶) مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (بخاری)

ترجمہ: جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور نہ شہوت کی بات کی اور نہ نافرمانی کی واپس ہوگا حج سے ایسا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا۔

لغات: (۱) یَرفثُ مضارع رَفُثٌ مصدر باب (ن،ض،س) جماع کرنا فحش گوئی

کرنا (۲) یَفْسُقُ مضارع فَسْقٌ مصدر باب (ن) برائی کرنا۔
ترکیب: من شرطیہ حج فعل بافاعل لـلّٰـہ متعلق، پورا جملہ معطوف علیہ فابرائے عطف لم جازمہ یـرفـث فعل بافاعل ہوکر جملہ ہوکر معطوف علیہ معطوف واو عاطفہ لـم یـفسق پورا جملہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر شرط رجـع فعل بافاعل کاف حرف جار یوم موصوف ولدت فعل ضمیر مفعول بہ امہ مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزا۔

(۲۴۷) مَنْ سَأَلَ اللّٰـهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ (مسلم)

ترجمہ: جو اللہ سے شہادت مانگے گا سچے دل سے اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مرتبے کو پہنچا دے گا اگر چہ وہ مرے اپنے بستر پر۔
لغات: (۱) فِرَاشٌ بچھونا ج اَفْرِشَةٌ فُرُشٌ۔
ترکیب: من شرطیہ سال فعل بافاعل اللہ مفعولِ اول الشهادة مفعول بہ ثانی باحرف جار صدق مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، پورا جملہ ہوکر شرط بـلـغ فعل ہ ضمیر مفعول بہ اللہ فاعل منازل الشهداء مرکب اضافی مفعول بہ پورا جملہ ہوکر جزاء شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا واو وصلیہ ان شرطیہ مات فعل بافاعل علی فراشہ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر شرط جزاء محذوف بلغه الله کی۔

(۲۴۸) مَنْ اِحْتَبَسَ فَرَساً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَاناً باللّٰهِ وَ تَصْدِيْقاً بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شَبْعَهٗ وَرَيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری)

ترجمہ: جو باندھے گھوڑا اللہ کے راستے میں اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کو

سچا جانتے ہوئے پس تحقیق کہ اس کا آسودہ ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس کی میزان میں تولے جائیں گے۔

لغات: (۱) اِحْتَبَسَ ماضی اِحْتِبَاساً مصدر روکنا، باندھنا، مجرد حبسٌ باب (ض) قید کرنا (۲) فرسٌ گھوڑا اسم جامد ج اَفْرَاسٌ، فُرُوسٌ (۳) شِبَعٌ (س) شکم سیر ہونا (۴) رَیٌّ مصدر (س) سیراب ہونا رَوْثٌ لید، گوبر ج اَرْوَاثٌ بَوْلٌ پیشاب ج اَبْوَالٌ بَوْلٌ مصدر باب (ن) پیشاب کرنا (۶) مِیْزَانٌ اسم آلہ ترازو (ج) مَوَازِیْنُ وَزْنٌ مصدر باب (ض) تولنا۔

ترکیب: من اسم شرط احتبس فعل ضمیر ذوالحال فرساً مفعول بہ فی سبیل اللہ متعلق فعل کے ایمانا مصدر باللہ متعلق مصدر کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ تصدیقا مصدر بوعدہ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق مصدر کے مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر حال، ذوالحال حال سے مل کر فاعل فعل فاعل مفعول متعلق سے مل کر پورا جملہ ہوکر شرط فا جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل شبعہ مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ رَیَّہٗ و روثہٗ بولہٗ معطوف، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر ان کا اسم فی حرف جار میزانہ مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق ہوا فعل محذوف کے یوم القیامہ مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ، فعل محذوف اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ ہوکر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔

(۲۴۹) مَنْ کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْہُ (ابوداؤد)

ترجمہ: جس شخص کے بال ہوں پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے ان کو۔

فائدہ: یعنی ان کا دھونا تیل لگانا کنگھی کرنا وغیرہ چیزوں کا خیال رکھنا۔

لغات: (۱) شَعَرٌ بال ج اَشْعَارٌ

ترکیب: من شرطیہ کان فعل ناقص له جار مجرور متعلق محذوف کی خبر مقدم شعر اسم موخر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط فا جزائیہ لیکرم فعل امر، ضمیرۂ مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۲۵۰) اِذَاسَرَّتکَ حَسَنَتُکَ وَ سَائَتکَ سَیِّئَتُکَ فَأَنتَ مُؤمِنٌ. (احمد)

ترجمہ: جب خوش کرے تجھ کو تیری نیکی اور ناخوش کرے تجھ کو تیری برائی تو تو مومن ہے۔

فائدہ: یعنی نیکی کرنیکے کے بعد خوشی ہو اور برائی کرنیکے کے بعد عذاب کا غم ہو تو تم مومن کامل ہو۔

لغات: (۱) سَرَّتْ ماضی سُرُوْرٌ مَسْرُوْرٌ مصدر باب (ن) خوش ہونا، خوش کرنا (۲) حَسَنَةٌ نیکی ج حسناتٌ مصدر باب (ک) اچھا ہونا (۳) سَائَتْ ماضی سُوْءٌ باب (ن) برا ہونا غمگین کرنا سَیِّئَةٌ برائی ج سَیِّئَاتٌ.

ترکیب: اذا حرف شرط سرت فعل ک ضمیر مفعول بہ حَسَنَتُکَ مرکب اضافی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ ساء ت فعل ک ضمیر مفعول بہ سئیتک مرکب اضافی ہو کر فاعل مفعول اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط فا جزائیہ انت مبتدا مومن خبر، مبتدا خبر سے مل کر جزا۔

(۲۵۱) اِذَا وُسِّدَ الاَمْرُ اِلیٰ غَیْرِ اَهْلِهٖ فَا نْتَظِرِ السَّاعَةَ. (بخاری)

ترجمہ: جب سونپا جائے معاملہ نااہل کی طرف پس انتظار کر قیامت کا۔

فائدہ: عہدوں کو نااہلوں کے سپرد کرنا یہ قیامت کی علامت ہے۔

ترکیب: اذا حرف شرط وسد ماضی مجہول اَلْاَمْرُ فاعل الی غیر اهلهٖ مرکب

اضافی مجرور ہوکر متعلق و سد فعل کے پورا جملہ شرط فاجزائیہ انتظر فعل بافاعل الساعة مفعول بہ پورا جملہ جزاء شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(۲۵۲) اِذَا کُنتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجیٰ اِثْنَانِ دُوْنَ الآخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجَلِ اَنْ یَحْزُ نَہٗ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: اگر تم تین (آدمی) ہو پس سرگوشی نہ کریں دو (آدمی) آپس میں تیسرے کے بغیر یہاں تک کہ ملو تم لوگوں سے اس وجہ سے کہ (دونوں کا) یہ (فعل) اس کو رنجیدہ کرے گا۔

فائدہ: یعنی ایک آدمی دو آدمیوں کو اپنے سامنے سرگوشی کرتے دیکھے گا تو خیال کرے گا کہ یہ دونوں شاید میری برائی کر رہے ہیں، یا میرے خلاف کوئی مشورہ کر رہے ہیں اس وجہ سے ممانعت آئی ہے، تفصیل کے لئے مظاہر حق دیکھئے۔ (ج ۵) صفحہ نمبر ۵۳۳۔

لغات: (۱) یَتَنَاجیٰ مضارع تناجیٌ مصدر سرگوشی کرنا (۲) تَختَلِطُو امضارع اِخْتِلاطٌ مصدر ملنا (۳) یَحْزُنُ مضارع حَزَنٌ مصدر (س) غمگین ہونا حزنٌ باب (ن) غمگین کرنا۔

ترکیب: اذا حرف شرط کنتم فعل ناقص ضمیر اسم ثلثۃ خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط فاجزائیہ یتناجی مضارع اثنان فاعل دون الآخر مرکب اضافی ہوکر مفعول فیہ حتی حرف جر ان مصدر یہ محذوف تختلطوا فعل بافاعل بالناس متعلق من حرف جر اجل مضاف ان مصدر یہ یحزن فعل ضمیر فاعل ہ ضمیر مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ، اجل مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جزا۔

(۲۵۳) اِذَا قَضَی اللّٰہُ لِعَبْدٍ اَنْ یَمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَہٗ اِلَیْھَا حَاجَۃً. (ترمذی)

ترجمہ: جب فیصلہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے لئے مرنے کا کسی زمین میں پیدا کر دیتا

ہےاللہ اس کے لئے اس (زمین) کی طرف کوئی ضرورت۔

ترکیب: اذا حرف شرط قضی فعل الله فاعل لام حرف جر عبد مجرور جار مجرور متعلق فعل کے اَن مصدر یہ یموت فعل بافاعل باحرف جر ارض مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر شرط جعل فعل بافاعل لَہٗ متعلق فعل کے الیھا متعلق ثانی حَاجَةً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں مفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۲۵۴) اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَائَهَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ. (مسلم)

ترجمہ: جب تو شوربا پکائے تو زیادہ کر اس کا پانی اور خبر گیری کر پڑوسی کی۔

فائدہ: یعنی پڑوسی کا خیال کرو اور سالن بڑھا کر تھوڑا اس کے گھر بھی بھیج دو۔

لغات: (۱) طَبَخْتَ ماضی طَبْخٌ مصدر باب (ف) پکانا (۲) مَرَقَةً شوربا مرقٌ مصدر باب (ض) شوربا پکانا (۳) اَكْثِرْ امر اِكْثَارٌ مصدر زیادہ کرنا (۴) تَعَاهَدْ امر تَعَاهَدٌ مصدر خیال کرنا (۵) جِیرانٌ ج ہے جارٌ کی پڑوسی۔

ترکیب: اذا حرف شرط طبخت فعل بافاعل مرقة مفعول بہ، فعل فاعل ومفعول بہ سے مل کر شرط فا جزائیہ اکثر فعل بافاعل مائها مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ تعاهد فعل بافاعل جیرانک مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جزا۔

(۲۵۵) اِذَا لَبِسْتُمْ واذا تَوَضَّأتُمْ فَابْدَؤُا بِمَيَا مِنِكُمْ (احمد)

ترجمہ: جب پہنو تم (کوئی پہننے کی چیز) اور جب وضو کرو تم پس شروع کرو تم اپنی داہنی طرف سے۔

لغات: (۱) توضأ بالماء وضوکرنا (۲) مَیَامِنُ واحد مَیْمَنَةٌ داہنا، داہنی جانب

ترکیب: اذا حرف شرط لبستم فعل بافاعل جملہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ اذا حرف شرط توضاتم فعل بافاعل معطوف معطوف علیہ سے مل کر شرط فا جزائیہ ابدأو فعل اور ضمیر فاعل باحرف جر میا منکم مرکب اضافی ہوکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ ہوکر جزا۔

(۲۵۶) اِذَا تَوَضَّأتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْکَ و رِجْلَیْکَ (ترمذی)

ترجمہ: جب تو وضو کرے پس خلال کرے اپنے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا۔

لغات: (۱) خَلِّلْ امر تخلیلٌ مصدر خلال کرنا (۲) اَصَابِعُ واحد اَصْبَعٌ انگلی۔

ترکیب: (۱) اذا حرف شرط توضات فعل بافاعل شرط فا جزائیہ خلل فعل بافاعل اصابع مضاف یدیک مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ رجلیک مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۲۵۷) اذا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ الاَقْدَامِکُمْ. (دارمی)

ترجمہ: جب کھانا (سامنے) رکھا جائے تو نکالدو اپنے جوتے اس لئے کہ یہ تمہارے قدموں کو راحت بخشنے والا ہے۔

لغات: (۱) اِخْلَعُوا امر خَلْعٌ مصدر باب (ف) اتارنا، نکالنا، (۲) نِعَالٌ واحد نَعْلٌ جوتا (۳) اَرْوَحُ اسم تفضیل رَاحَةٌ مصدر باب (ف) آرام پہونچانا اَقْدَامٌ واحد قَدَمٌ

ترکیب: اذا حرف شرط وضع فعل مجہول الطعام نائب فاعل، فعل مجہول اپنے

نائب فاعل سے مل کر جملہ ہوکر شرط فا جزائیہ **اخلعو** فعل بافاعل **نعالکم** مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ جملہ ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا، فا تعلیلیہ **ان** حرف مشبہ بالفعل ضمیر اسم **اروح** ضمیر فاعل اسم تفضیل **لاقدامکم** مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲۵۸) اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. (بخاری)

ترجمہ: جب تو بے شرم ہوجائے تو جو جی چاہے کر۔

ترکیب: **اذا** حرف شرط **لم** جازمہ **تستحي** فعل بافاعل شرط فا جزائیہ **اصنع** فعل بافاعل **ما** اسم موصول **شئت** فعل بافاعل مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ سے مل کر جزا۔

(۲۵۹) اِذَا اَكَلَ اَحَدُ كُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ. (مسلم)

ترجمہ: جب کھاوے تم میں سے کوئی تو چاہئے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے۔

ترکیب: **اذا** حرف شرط **اکل** فعل **احد** **کم** مرکب اضافی ہوکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ ہوکر شرط فا جزائیہ **یاکل** فعل مضارع ضمیر فاعل **بیمینہ** مرکب اضافی مجرور ہوکر متعلق ہوا فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ ہوکر جزا۔

(۲۶۰) اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْ كَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ. (بخاری)

ترجمہ: جب داخل ہو تم میں سے کوئی مسجد میں تو چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھے اس سے پہلے کہ بیٹھے۔

فائدہ: اس حدیث میں **تحیة الوضو** کی تاکید مراد ہے جو مستحب ہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔

ترکیب: اذا حرف شرط دخل فعل احدکم مرکب اضافی ہوکر فاعل المسجد مفعول فیہ، فعل فاعل ومفعول فیہ سے مل کر شرط فاء جزائیہ یرکع فعل بافاعل رکعتین مفعول مطلق، قبل مضاف ان مصدریہ یجلس فعل بافاعل مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول فیہ سے مل کر جزا۔

(۲۶۱) اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنیٰ و اِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتکِن الیُمْنیٰ اَوَّلُهُمَا تُنْعَلُ و آخِرُ هُمَا تُنْزَعُ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جب جوتا پہنے تم میں سے کوئی تو چاہئے کہ شروع کرے داہنے (پاؤں) سے اور جب نکالے پس چاہئے کہ شروع کرے بائیں (پاؤں) سے تاکہ ہو ان دونوں میں کا پہلا کہ جوتا پہنا جائے اس میں اور ان میں کا آخر کہ نکالا جائے جوتا (اس کا) داہنا پاؤں پہننے میں پہلا اور نکالنے میں آخری۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ داہنے سے پہنا جائے اور بائیں سے اتارا جائے۔

لغات: (۱) اِنتَعَلَ ماضی اِنتِعَالٌ مصدر باب افتعال جوتا پہننا مجرد میں نَعَلٌ باب (س) جوتا پہننا (۲) یَبْدَأُ مضارع بَدَأٌ مصدر باب (ف) شروع کرنا (۳) نَزَعَ ماضی نَزْعٌ مصدر باب (ف) نکالنا (۴) شِمَالٌ بایاں ہاتھ ج اَشْمُلٌ

ترکیب: اذا حرف شرط انتعل فعل احدکم مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط فا جزائیہ یبدأ فعل بافاعل بالیمنیٰ متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ اذانزع جملہ ہوکر شرط فلیبدأبالشمال جملہ ہوکر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، لام

لام امر تکن فعل ناقص الیمنیٰ اسم اولھا مرکب اضافی مبتدا تُنعَلُ خبر، مبتدا خبر سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ آخرھا مرکب اضافی، مبتدا تنزع خبر مبتدا خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

(۲۶۲) اِذَا طَالَ اَحَدُکُمُ الغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلاً. (بخاری مسلم)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی زیادہ دن غائب رہے پس نہ آوے اپنے اہل میں رات کو۔

(دوسرا ترجمہ): جب تم میں سے کسی کی غیر حاضری کا عرصہ طویل ہو جائے تو وہ (سفر سے واپسی کے وقت) اپنے گھر میں رات کے وقت اچانک داخل نہ ہو۔

لغات: (۱) طَالَ ماضی طُوْلٌ مصدر باب (ن) لمبا ہونا غَیْبَۃٌ مصدر باب (ض) غائب ہونا (۳) یَطْرُقُ مضارع طَرُقٌ طُرُوقٌ مصدر باب (ن) رات کو آنا دروازہ کھٹکھٹانا۔

ترکیب: اذا حرف شرط طال فعل احدکم مرکب اضافی فاعل الغیبۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر شرط فا جزائیہ لا نافیہ یطرق فعل ضمیر فاعل اھلہ مرکب اضافی مفعول بہ لیلاً مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہ اور ظروف سے مل کر جملہ ہو کر جزا۔

(۲۶۳) اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْالَہٗ فِی اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذَالِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئاً وَیَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ (ترمذی)

ترجمہ: جب تم کسی مریض کے پاس داخل ہو پس دور کرو اس کا غم اس کی موت کے بارے میں اس لئے کہ یہ نہیں پھیرتا ہے کسی چیز کو اور خوش کر دیتا ہے اس کے جی کو۔

لغات: (۱) مَرِیضٌ صفت مشبہ ج مَرَضَاء مَرَضٌ مصدر باب (س) بیمار

ہونا (۲) نَفِّسُوْا امر تَنْفِیْسٌ مصدر غم کو دور کرنا (۳) اَجَلٌ بفتح موت ج آجالٌ.
ترکیب: اذا حرف شرط دخلتم فعل با فاعل علی المریض متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ ہو کر شرط فا جزائیہ نفسوا فعل با فاعل لہ متعلق فی اجلہ مرکب اضافی مجرور ہو کر متعلق ثانی فعل اپنے فاعل و دونوں متعلقوں سے مل کر جزا۔

فا تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ذالک اس کا اسم لا یردُ شیئا فعل فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ یطیب فعل با فاعل بنفسہ مرکب اضافی مجرور ہو کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

(۲۶۴) ذِکْرُ بَعْضِ المَغِیْبَاتِ الَّتِیْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ بِهَا وَ ظَهَرَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَ سَلَا مُهٗ عَلَیْهِ.

ترجمہ: ان بعض پیشن گوئیوں کا بیان جن کی خبر دی نبی کریم ﷺ نے اور وہ ظاہر ہوئیں آپ ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی سلامتی کا نزول ہو آپ ﷺ پر۔

لغات: (۱) مَغِیْبَاتٌ واحد مَغِیْبَةٌ غَیْبَةٌ مصدر غائب ہونا چھپانا (۲) وَفَاةٌ مصدر وفات پانا۔

ترکیب: ذکر بعض المغیبات مرکب اضافی ہو کر موصوف اور التی اسم موصول اخبر سے بعد وفاتہ تک معطوف علیہ معطوف مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر مبتدا محذوف هٰذا کی صلوٰت مضاف اللہ ذو الحال تعالیٰ حال، ذو الحال حال سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ سلامہٗ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا علیہ نازل کے متعلق ہو کر خبر مبتداء خبر سے مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ ہوا۔

(**نوٹ**: اب یہاں سے صرف مشکل لفظوں کی تحلیل کی جائے گی تا کہ کتاب طویل نہ ہو۔)

(۲۶۵) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم وَ هُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِيْنَ لاَ يَزَالُ مِنْ اُمَّتِی اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُم وَلا مَنْ خَالَفَهُمْ حتّٰى يَأتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ و. هُم عَلىٰ ذَالِكَ. (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا دراں حالیکہ وہ سچوں کے سردار ہیں ہمیشہ رہے گی میری امت میں ایک جماعت جو قائم رہے گی اللہ کے حکم پر (اللہ کے دین پر) نہیں نقصان پہونچا سکے گا وہ شخص جوان کو رسوا کرنا چاہے گا اور نہ وہ شخص جوان کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ آجائے اللہ کا حکم (موت) درانحال کہ وہ اسی دین پر قائم ہوں گے۔

لغات: (۱) لا یزالُ مضارع زَیلٌ مصدر باب (س) علاحدہ کرنا (۲) لا یَضُرُّ مضارع ضَرَرٌ مصدر باب (ن) نقصان پہنچانا (۳) خَذَلَ ماضی خَذْلٌ مصدر (ن) بمعنی مدد چھوڑنا (۴) خَالَفَ ماضی مخالفةً مصدر مخالفت کرنا۔

ترکیب: وھو سید الصادقین مبتدا خبر جملہ معترضہ، لا یزال من امتی خبر مقدم، امة موصوف قائمة بامر اللہ صفت، موصوف صفت مل کر ذوالحال و ھم علی ذالک مبتدا خبر مل کر حال ذوالحال حال سے مل کر اسم موخر، سب مل کر مقولہ لا یضرھم سے حتی یاتی امر اللہ مقولہ ثانی۔

(۲۶۶) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَكُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الاحَادِيْثِ بِمَا لَم تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لاَ اٰبَائُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّا هُمْ لَايُضِلُّوْ نَكُمْ وَ لاَ يَفْتِنُو نَكُمْ. (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہوں گے آخری زمانہ میں فریب دینے والے اور جھوٹے تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوگی اور نہ تمہارے باپ داداؤں نے پس بچاؤ اپنے کو ان سے (دور رکھو) نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تم کو۔

فائدہ: آپ ﷺ نے اس حدیث میں بدعتیوں سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

لغات: (۱) زَمَانٌ زمانہ ج اَزْمِنَةٌ.

ترکیب: فایاکم و ایاهم بمعنی اتقو ایاکم و ایّاهم اتقوا فعل بافاعل ایاکم معطوف علیہ واو عاطفہ ایّاهم معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ۔

(۲۶۷) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَجِیْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَ یَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے متصل ہیں (صحابہ) پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے متصل ہیں (تابعین) پھر آئیں گے ایسے لوگ کہ سبقت کرے گی ان میں سے ایک کی گواہی اس کی قسم پر اور اسکی قسم اس کی گواہی پر۔

فائدہ: یعنی لوگ جھوٹی و سچی گواہی اور قسمیں خوب کھائیں گے اور جھوٹے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جھوٹی گواہیوں اور جھوٹی قسموں کا رواج ہو جائے گا۔

لغات: قَرْنٌ بمعنی زمانہ ج قُرُوْنٌ (۲) یَلُوْنَ مضارع وَلْیٌ مصدر (س) نزدیک ہونا (۳) تَسْبِقُ مضارع سَبَقٌ وَ سَبْقَةٌ مصدر (ض) آگے بڑھنا (۴) شهادةٌ گواہی ج شَهَادَاتٌ. شهادةً گواہی دینا (س)

ترکیب: خیر الناس مبتدا قرنی معطوف علیہ ثم حرف عطف الذین یلونهم مضاف الیہ قرن مضاف محذوف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف اول ثم حرف

عطف الذین یلونهم قرن مضاف کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف دوم ثم حرف عطف قوم موصوف تسبق فعل شهادت احدهم معطوف علیہ واو عاطفہ یمینہ معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر فاعل ہوا تسبق فعل کا یمینُهٗ معطوف علیہ شهادته معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ۔

قَال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیَاتِیَنَّ عَلیَ النَّاسِ زَمَانٌ لا یَبْقیٰ اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰو فَاِنْ لَمْ یَا کُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ (احمد ابو داؤد)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ضرور باضرور آئے گا لوگوں پر ایسا زمانہ کہ نہیں باقی رہے گا کوئی مگر سود کھانے والا پس اگر نہیں کھائے گا سود پہونچے گا اس کو اس کا دھواں (اثر)۔

لغات: بخارٌ دھواں بھاپ بَخرٌ مصدر باب (ن) بھاپ نکلنا (ج) اَبْخِرَةٌ

ترکیب: لیاتین فعل علی الناس متعلق زمان موصوف لا یبقیٰ احد الخ صفت موصوف صفت مل کر فاعل الا حرف استثناء فان لم الخ شرط اصابه الخ جزا۔

(۲۶۸) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْباً وَ سَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْ بیٰ لِلْغُرَبَاءِ وَ هُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ. (ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک دین غربت سے شروع ہوا اور عنقریب لوٹے گا وہ جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوش خبری ہے غرباء کے لئے اور وہ وہ ہیں جو درست کریں گے اس کو جس کو بگاڑ دیں گے لوگ میرے بعد میری سنت سے۔

فائدہ: غربت کے معنی دوری کے ہیں چاہے دوری جیسی ہو جس طرح وطن سے دور آدمی اجنبیت اور بے کسی محسوس کرتا ہے اسلام کا آغاز بھی اسی طرح سے ہوا ہے کہ اجنبیت اور

بے گانگی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا جو لوگ اسلام لائے وہ اتنے کمزور اور کم کہ ان کو ہجرت کرنا پڑا اور آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا صرف نام کے مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی صادق الایمان مخلص مسلمان کم رہ جائیں گے آغاز اسلام کی طرح ان کو بھی بہت سختیاں برداشت کرنا پڑے گا اس کے باوجود بھی وہ دین پر جمے رہیں گے اپنی کوشش بھر اسلام کا جھنڈا گرنے نہ دیں گے ان کے لئے خوش خبری ہے۔

ترکیب: **فطوبیٰ** فاعاطفہ **طوبیٰ** اسم تفضیل مبتداء **للغرباء** لام حرف جار غرباء مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر (مظاہر حق (ج ۱) ص ۲۳۰)

(۲۶۹) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی للّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَحْمِلُ ھٰذَا العلمَ مِنْ کُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الغَالِیْنَ وَاِنْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاوِیْلَ الْجَاھِلِیْن(رواہ البیہقی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیچھے سے آئندہ آنے والے میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور پھر اس علم کے ذریعہ غلو کرنے والے کی تحریف کو مٹائیں گے غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کریں گے اور جاہلوں کی غلط تفسیروں کا رد کریں گے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں پیدا کریں گے جو دین میں غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کریں گے۔

لغات: (۱) خَلْفٌ قائم مقام (۲) عُدُوْلٌ واحد عَادِلٌ انصاف کرنے والا (ض) (۳) یَنْفُوْنَ مضارع نَفْیٌ مصدر باب (ض) علاحدہ کرنا (۴) غَالِیْنَ واحد غَالِیٌ غلو کرنے والا غُلُوٌّ مصدر باب (ن) حد سے بڑھنا، دور پھینکنا (۵) اِنْتِحَالٌ مصدر افتعال جھوٹ بولنا نَحْلاً (ف) غلط بات منسوب کرنا (۶) مبطِلٌ اسم فاعل ابطالٌ لغو کام کرنا، ضائع کرنا، باطل کرنا تَاوِیْلٌ مصدر اپنی مراد کے موافق مطلب گڑھنا، تفسیر کرنا۔

ترکیب: **یحمل** فعل **ھٰذا العلم** مفعول بہ **من کل خلف** متعلق **عدولہ** فاعل

ینفون فعل عنه متعلق باقی سب معطوف ہوکر مفعول بہ۔

(۲۷۰) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّا يَدْرِیْ الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلاَ الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ كَيْفِ فَقِيْلَ يَكُوْنُ ذَالِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِیْ النَّارِ. (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آئے گا لوگوں پر ایسا دن کہ نہیں جانے گا قاتل کہ کس سبب سے قتل کیا اس نے اور نہیں جانے گا مقتول کہ کس سبب سے قتل کیا گیا پھر پوچھا گیا یہ کیسے ہوگا یارسول اللہ فرمایا یہ فتنہ ہے قاتل اور مقتول آگ میں ہوں گے۔

فائدہ: قاتل تو قتل کی وجہ سے جہنم میں جائے گا اور مقتول چونکہ یہ بھی قاتل کے قتل کے درپے تھا اگرچہ وہ غالب آگیا اس وجہ سے یہ بھی جہنم میں جائے گا۔

لغات: (۱) هَرَجٌ فتنہ (۲) قَتْلٌ مصدر باب (ن) مارڈالنا۔

ترکیب: والذی نفسی بیدہٖ واو قسمیہ الذی اسم موصول نفسی مرکب اضافی ہوکر مبتدا بیدہٖ ثابت کے متعلق ہوکر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ ہوکر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل کے اقسم فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر قسم لاتذہب فعل الدنیا فاعل حتیٰ ناصبہ یاتی فعل علی الناس متعلق یوم موصوف لایدری فعل القاتل فاعل فیم جار مجرور مل کر متعلق مقدم فعل کے قتل فعل اپنے متعلق سے ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر فاعل واو عاطفہ لام زائدہ المقتول معطوف قاتل پر فیم قتل معطوف فیم قتل پر فا عاطفہ قیل فعل مجہول ضمیر فاعل کیف مفعول فیہ ہوکر خبر مقدم یکون فعل ناقص ذالک اسم قال فعل

بافاعل هرج خبرھومبتداءمحذوف کی مبتدااخبر سےمل کرمقولہ،القاتل معطوف علیہ واو عاطفہ المقتول معطوف مبتدافی النار متعلق ہوکرخبر۔

(۲۷۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ العِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقٰی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الهَرَجُ قَالُوْا وَمَاالهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ (بخاری مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہوجائے گا زمانہ (وقت کی برکت ختم ہونے کی وجہ سے) اور اٹھالیا جائے گاعلم (علماءاٹھ جائیں گے) اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ڈالا جائے گا بخل اور بہت ہوگا ہرج لوگوں نے کہا ہرج کیا ہے فرمایاقتل (وخونریزی)۔

لغات: (۱)یُقْبَضُ مضارع مجہول قَبْضٌ مصدر باب(ض) اٹھانا (۲) یُلقٰی مضارع مجہول القاءٌ مصدر ڈالنا (۳) شُحٌّ مصدر (ن) بخل کرنا۔

ترکیب: یتقارب فعل الزمان فاعل سب مل کرمعطوف علیہ تاویکثر الھرج معطوف قالوا فعل بافاعل واوزائدہ مامبتدا الھرج خبرمبتدااخبر سےمل کرمقولہ قال فعل فاعل ھومبتدامحذوف القتل خبر،مبتدااخبر سےمل کرمقولہ۔

(۲۷۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لاَ تَذْهَبُ الدُّنْیَا حتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی القَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ ویَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ هٰذَا القَبْرِ وَلَیْسَ بِهِ الدِیْنُ اِلَّا الْبَلاَءَ. (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ گذرے گا آدمی قبر پر پھرلوٹے گا اس پر اور کہے گا کاش کہ میں ہوتا اس قبر والے کی جگہ نہیں ہے اس کے لئے دین مگرمصیبت سبب۔

فائدہ: یعنی دنیاوی پریشانیوں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے موت کی تمنا کرے گا۔

لغات: (۱) یَمُرُّ مضارع مُرُورٌ مصدر باب(ن) گزرنا(۲) یَتَمَرَّغُ مضارع تَمَرُّغٌ مصدر رلوٹنا۔

ترکیب: ویقول واو عاطفہ یقول فعل بافاعل یاحرف ندالیت حرف مشبہ بالفعل کنت فعل ناقص ضمیر اسم مکان صاحب هذا القبر مرکب اضافی ہوکر لیت کی خبر واو عاطفہ لیس فعل ناقص بہ ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم الدین مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء البلاء مستثنیٰ۔

اور دوسری ترکیب الدین موصوف الا بمعنی غیر البلاء صفت، موصوف صفت سے مل کر لیس کا اسم اور بہ ظرف مستقر ہوکر خبر مقدم۔

(۲۷۳) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لاَ یَبْقٰی مِنَ الاِسْلاَمِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلاَ یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی عُلَمَائُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ (بیہقی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام میں سے صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے ان کی مسجدیں (بظاہر) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے (خالی ویران) ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے کی ساری مخلوق میں (سب سے) بدتر ہوں گے خود ان ہی میں سے فتنہ پھوٹے گا اور انہیں میں لوٹے گا۔

فائدہ: نقوش باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف الفاظ کی طرف توجہ کریں گے مگر عمل سے دور رہیں گے مسجدوں میں لوگ خوب جمع ہوں گے لیکن عبادت ذکر اللہ درس وتدریس سے غافل رہیں گے فتنہ انہی میں ٹھہرے گا اسکا مطلب یہ ہے کہ علماء لوگ دنیاوی اغراض کے تحت دنیاداروں اور ظالموں کی موافقت کریں گے جس کے نتیجہ میں خود ان کے دینی مراکز

میں فتنہ فساد ہو جائے گا اور پھر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور جابروں کو ان علماء پر مسلط کردے گا مساجدھم عامرۃ کا دوسرا مطلب، یعنی مسجدیں تو بڑی عالیشان ہوں گی لیکن لوگوں سے ویران ہوں گی، مگر غیر آباد ہوں گی۔

لغات: (۱) یُوشِکُ فعل مقاربہ (۲) رَسْمٌ طریقہ، رواج ج رُسُومٌ (۳) عَامِرَۃٌ ج عَوَامِرُ آباد (۴) خَرَابٌ باب (س) ویران (۵) اَدِیْمٌ ظاہری حصہ ج اُدُمٌ۔

ترکیب: لایبقی فعل مضارع منفی من الاسلام متعلق الا حرف استثناء اسمہ فاعل مساجدھم مرکب اضافی مبتدا عامرۃ خبر وھی وحالیہ ھی مبتدا خراب من الھدیٰ خبر علماء ھم مبتدا شر مضاف من تحت ادیم السماء ظرف مستقر ہو کر مضاف الیہ، مضاف سے مل کر خبر من عندھم متعلق مقدم تخرج فعل الفتنہ فاعل واو عاطفہ وفیھم متعلق مقدم تعود فعل فاعل۔

(۲۷۴) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَذْھَبُ الصَّالِحُونَ الاَوَّلُ فَالاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ او التَمَرِ لاَ یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً. (رواہ احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مر جائیں گے نیک بخت لوگ یکے بعد دیگرے اور باقی رہیں گے بد (اور تباہ کار اور نالائق) جَو اور کھجور کی بھوسی کے مانند اللہ ان کی بالکل پرواہ نہیں کرے گا۔

لغات: (۱) حُفَالَۃٌ بھوسی، بیکار (۲) شَعِیْرٌ جو ج شَعِیْرَاتٌ (۳) تَمَرٌ کھجور ج تَمُورٌ تَمَرَاتٌ. یبالی فعل مضارع مبالاۃٌ، با لۃٌ (مفاعلۃ) پروا کرنا۔

ترکیب: یذھب فعل الصالحون مبدل منہ فاعل الاول معطوف علیہ فا عاطفہ الاول معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر بدل بدل مبدل منہ سے مل کر فاعل تبقی فعل حفالۃ فاعل کحفالۃ الشعیر والتمر متعلق فعل کے لایبالی فعل ھم مفعول بہ اللہ فاعل

بالة مفعول مطلق۔

(۲۷۵) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُونُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ العَلاَنِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیلَ یَارَسُولَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَکُونُ ذَالِکَ قَالَ ذَالِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلیٰ بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلیٰ بَعْضٍ. (احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں ایسی قومیں اور جماعتیں پیدا ہوں گی جو ظاہر میں تو دوست ثابت ہوں گی مگر باطن میں دشمن، عرض کیا گیا یارسول اللہ ایسا کیوں کر (اور کس سبب) سے ہوگا حضور ﷺ نے فرمایا ایسا اس وجہ سے ہوگا کہ ان میں سے بعض کے بعض کو چاہنے کی وجہ سے اور بعض کے بعض سے خوف زدہ ہونیکی وجہ سے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہوگی جو اپنی دنیاوی اغراض اور ذاتی مفاد کی تکمیل کے لیے منافقت اور ریاکاری کو اختیار کریں گے اور صدق اور اخلاص سے محروم رہیں گے نہ ان کی دوستی کا بھروسہ ہوگا اور نہ دشمنی کا جس شخص اور طبقہ سے غرض وابستہ ہوگی اس سے دوستی بھی کا اظہار کریں گے اور جس سے ڈر ہوگا ظاہر میں اس کے بھی دوست بنے رہیں گے۔ (مظاہر حق جلد ۶ ص ۱۷۵)

لغات: اِخْوَانٌ جمع واحد اَخٌ بھائی (۲) عَلاَنِیَۃٌ ظاہر جمع علانون مصدر (ن، ض، س، ک) ظاہر ہونا (۳) اَعْدَاءٌ واحد عَدُوٌّ دشمن (۴) سریرۃٌ باطن ج سَرَایَرُ (۵) رَھْبَۃٌ مصدر باب (س) ڈرنا۔

ترکیب: یکون فی اٰخر الزمان خبر مقدم یکون کی اقوام موصوف اخوان اعلانیہ مرکب اضافی خبر اول مبتدا محذوف ھم کی اعداء السریرۃ خبر ثانی مبتدا خبر سے مل کر جملہ ہوکر اقوام کی صفت موصوف صفت سے مل کر یکون کا اسم فا عاطفہ قیل فعل بافاعل یاحرف ندا قائم مقام ادعوا کے ادعوا فعل بافاعل رسول اللہ مرکب اضافی مفعول بہ کیف

ثـابتـا کاظرف ہوکرخبرمقدم یکون فعل ناقص ذالک اس کا اسم قـال فعل بافاعل ذالک مبتدابر غبة بعضهم الخ خبر۔

(۲۷۶) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعُ ابْنُ لُکَعَ. (ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہوجائے دنیامیں لوگوں میں سب سے نیک کمینہ کا بیٹا (پکا حرام زادہ)۔

فائدہ: یعنی نااہل لوگ دنیامیں آخری زمانہ میں بلندمرتبہ والے ہوجائیں گے۔

لغات: (۱) لُکَعُ صفت مشبہ کمینہ، حرامی یہ صفت اورعدل کی وجہ سے غیرمنصرف ہے اَلْکَعُ سے معدل ہے مصدر لَکُعٌ لَکَاعَةٌ باب (س) ذلیل ہونا، لییم ہونا۔

ترکیب: لانافیہ تـقوم فعل السـاعة فاعل حتی ناصبہ یکون فعل ناقص اسعـد الـنـاس مرکب اضافی خبرمقدم بالدنیا متعلق اسعد کے لکع ابن لکع اسم موخر۔

(۲۷۷) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کَمَا تَاکُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا. (احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قیامت قائم ہوگی یہاں تک نکلے گی ایک قوم کھائیں گے اپنی زبانوں سے جیسا کہ کھاتے ہیں گائے بیل اپنی زبانوں سے۔

فائدہ: یعنی لوگوں کی جھوٹی تعریفیں کرکے اپنی زبانوں کی کمائی کھائیں گے۔

ترکیب: بقرة اسم جنس ہے اس لیے بـلسانها کے بجائے بـالسنتها جمع لانا صحیح ہے حتی ناصبہ یخرج فعل قوم موصوف یاکلون الخ صفت، موصوف صفت مل کرفاعل۔

(۲۷۸) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ

كَالقَابِضِ عَلَى الجَمَرِ (ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے گا لوگوں پر ایسا زمانہ کہ اپنے دین پر صبر کرنے والا اس زمانہ کے لوگوں میں مٹھی میں انگارہ رکھنے والے کے مانند ہوگا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دین پر جمنا بڑا ہی مشکل ہو جائے گا۔

لغات:(۱) جَمَرٌ واحد جَمْرَةٌ بمعنی چنگاری۔

ترکیب: الصابر اسم فاعل فیھم متعلق اول علی دینہ متعلق ثانی، اسم فاعل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر مبتدا کالقابض علی الجمر خبر، مبتدا خبر سے مل کر صفت زماں موصوف کی۔

(۲۷۹) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الاُمَمُ اَنْ تَدَاعىٰ عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعىٰ الاٰكِلَةُ اِلىٰ قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الوَهْنَ قَالَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ المَوْتِ. (ابو داؤد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ زمانہ) قریب ہے کہ مختلف جماعتیں بلائیں گی ایک دوسرے کو تمہارے خلاف جیسا کہ بلاتی ہیں کھانا کھانے والی جماعتیں ایک دوسرے کو اپنے پیالے کی طرف تو کہا کسی کہنے والے نے (اے اللہ کے رسول ﷺ) کیا اس دن ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت بہت ہوگے لیکن تم جھاگ ہوگے سیلاب کے جھاگ کے مانند اور اللہ نکال دیں گا تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور ڈالے گا تمہارے دلوں میں بزدلی تو کسی کہنے والے نے کہا یا رسول

اللہ بزدلی کا سبب کیا ہوگا فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

لغات: (۱)تداعی بحذف ایک تا مضارع تداعیٌ مصدر باب تفاعل بلانا (۲)قَصْعَۃٌ پیالہ ج قِصَعٌ وَقِصَاعٌ (۳) غُثَاء ٌ کوڑا کرکٹ جھاگ جمع اغثاء غثا الوادی غثوًا وادی کا زیادہ کوڑے کرکٹ والی ہونا (ن) (۴)سَیْـــلٌ سیلاب، نالہ، ج سیولٌ (۵) مَهَابةٌ مصدر باب (س) ڈرنا (۶)یَنْزَعُ مضارع نزعٌ مصدر (ض) نکالنا (۷)یَقْذِفُ مضارع قَذفٌ مصدر باب (ض) ڈالنا (۸) وَھَـــنٌ مصدر (ض،س) کمزور ہونا (۹) کَرَاھِیَۃ مصدر باب (س) ناپسند کرنا۔

ترکیب: فاعاطفہ قال فعل قائل فاعل من قلۃ متعلق کائن محذوف کے یومئذ اس کا ظرف کائن اپنے متعلق وظروف سے مل کر خبر مقدم نحن مبتدا موخر ما مبتدا الوھن خبر۔

(۲۸۰) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِیْ الْمَرْءُ مَااَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الحَلاَلِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ. (بخاری)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے گا لوگوں پر ایسا زمانہ کہ نہیں پرواہ کرے گا آدمی جو مال حاصل کرے گا آیا حلال سے ہے یا حرام۔

لغات: (۱) حَلاَلٌ مصدر باب (ض) حلال ہونا (۲) يُبَالِی مُبَالاَۃً مصدر پرواہ کرنا توجہ کرنا۔

ترکیب: لایبالی فعل المرء فاعل ما موصولہ اخذ فعل با فاعل لہ متعلق ہمزہ استفہام من الحلال ام من الحرام معطوف علیہ معطوف ہو کر متعلق فعل کے۔

(۱۸۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لاَ يَجِدُونَ اِمَامًا يُصَلِّی بِهِمْ. (احمد ابوداؤد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ دھکا دیں گے مسجد والے ایک دوسرے کو نہیں پائیں گے امام جوان کو نماز پڑھائے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی امام سے اختلاف ہوگا بعض لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیں گے لہٰذا دوسرے امام کی ضرورت کو ایک دوسرے پر ڈالیں گے کہ تم لاؤ امام وہ کہیں گے کہ تم لاؤ حتی کہ متفق علیہ امام نہیں پائیں گے، جہالت کا غلبہ ہوگا کوئی امامت کا اہل نہ ہوگا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو لوگوں دھکا دیں گے کوئی امامت کے لیے تیار نہ ہوگا۔

لغات: (۱) اِمَامٌ ج ائمۃٌ امام صفت مشبہ امامۃٌ مصدر باب (ن) امام بننا۔ (۲) اشراطٌ واحد شَرَطٌ (۳) یتدافَعَ مضارع تدافعٌ مصدر دفع کرنا ٹالنا۔

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل من حرف جار اشراط الساعۃ مرکب اضافی مجرور ان ناصبہ یتدافع فعل اھل المسجد مرکب اضافی فاعل لایجدون فعل بافاعل امامٌ موصوف یصلی بھم صفت۔

(۲۸۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ. (احمد ابوداؤد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مجھ سے نہایت محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو پیدا ہوں گے میرے بعد تمنا کرے گا ان میں سے (ہر) ایک کاش کہ وہ دیکھ لے مجھ کو اپنے گھر والوں اور اپنے مالوں (کو قربان کرنے) کے ساتھ۔

لغات: (۱) یَوَدُّ مضارع وَدٌّ مصدر باب (س) چاہنا، محبت کرنا۔

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل من حرف جار اشد اسم تفضیل ضمیر ممیّز امتی مرکب اضافی ہوکر اسم تفضیل کا مضاف الیہ لی متعلق اشد کے حبًا تمیز ناس موصوف یکونون فعل

ضمیرھم اسم بعدی کسی کے متعلق ہوکر خبر یودُّ فعل احدھم مرکب اضافی فاعل لوحرف شرط رانی فعل بافاعل نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ باھلہ و مالہ معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق رانی کے رانی اپنے متعلق سے مل کر مفعول بہ یودُّ فعل کا۔

(۲۸۳) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الاُمَّۃِ قَوْمٌ لَھُمْ مثلُ اَجرِ اَوَّلِھِمْ یَامُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُونَ اَھْلَ الْفِتَنِ. (رواہ البیہقی)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ شان یہ ہے کہ عنقریب ہوگی اس امت کے آخر میں ایسی قوم کہ ہوگا ثواب ان کے لیے ان کے پہلوں کے ثواب کے مانند حکم کریں گے وہ لوگ نیکیوں کا اور منع کریں گے برائیوں سے اور جنگ کریں گے فتنہ وفساد والوں سے۔

ترکیب: ان حرف مشبہ بالفعل ۂ ضمیر شان سیکون س برائے استقبال یکون فعل ناقص فی حرف جار اٰخر مضاف ھذہ الامۃ مضاف الیہ مجرور و متعلق ہوکر خبر مقدم قوم اسم موخر لھم خبر مقدم مثل اجر اولھم مبتدا موخر۔

(۲۸۴) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لاَ یَنْفَعُ فِیْہِ اِلَّا الدِیْنَارُ والدِرْھُمُ. (احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور آئے گا لوگوں پر ایسا زمانہ کہ نہیں فائدہ دے گا اس میں مگر درھم و دینار۔

فائدہ: روپیہ پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے ایمان بچانا مشکل ہوگا۔

ترکیب: لاینفع فعل فیہ متعلق الاحرف استثناء الدینار معطوف علیہ واو عاطفہ الدرھم معطوف فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت زمان موصوف کی موصوف صفت سے مل کر فاعل۔

(۲۸۵) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَاالنَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُؤُسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لاَیَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلاَ یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَتُوجَدُ مِنْ مِسِیْرَۃِ کَذَاوَکَذَا. (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کی دوقسمیں ایسی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے ان کوایک قوم ہوگی ان کے پاس کوڑے ہوں گے گائے کے دموں کے مانند ماریں گےان سےلوگوں کو(دوسری قسم) وہ عورتیں ہیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوں گی (حقیقت میں) ننگی ہوں گی (باریک یا چست کپڑا پہننے کی وجہ سے) مائل کرنے والی ہوں گی (لوگوں کو اپنی طرف) اور مائل ہونے والی ہوں گی (لوگوں کی طرف) ان کے سر بختی اونٹوں کے کی کوہانوں کے مانند (ملتے ہوئے) ہوں گے، نہیں داخل ہوں گی وہ جنت میں اور نہیں پائیں گی جنت کی خوشبو حالانکہ اس کی خوشبو پائی جاتی ہے اتنی اتنی مسافت سے۔

لغات: (۱) صِنْفَانٌ تثنیہ صِنْفٌ بمعنی قسم ج اَصْنَافٌ (۲) سِیَاطٌ واحد سَوْطٌ کوڑا (۳) اَذْنَابٌ واحد ذَنَبٌ دُم (۴) کَاسِیَاتٌ اسم فاعل کساً مصدر (س) کپڑا پہننا (۵) عَارِیَاتٌ عاریۃٌ اسم فاعلکی جمع عُرْیَۃٌ مصدر باب (س) ننگا ہونا (۶) مَائلاتٌ اسم فاعل مَیْلٌ ، مَیْلاَنٌ مصدر (ض) مائل ہونا، متوجہ ہونا (۷) رُؤسٌ ج رَاسٌ کی بمعنی سر (۷) اسنمۃٌ سَنَامٌ کوہان (۸) بُخْتٌ واحد بُخْتِیٌّ جو منسوب ہے، بخت نصر بادشاہ کی طرف، اصل میں بخت لمبی گردن والے اونٹ کو کہتے ہیں۔

ترکیب: صنفان موصوف من اھل النار مجرور متعلق محذوف ہوکر صفت لم ارھما جملہ ہوکر خبر قوم موصوف معھم خبر مقدم سیاط موصوف کاذناب البقر متعلق ہوکر صفت

موصوف صفت سے مل کر مبتداء موخر مبتدا خبر سے مل کر صفت اول یضربون فعل بافاعل بھا اس کے متعلق الناس مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر صفت ثانی ونساء موصوف مائلات تک صفت رؤسھن مبتدا کاسنمۃ البخت المائلۃ خبر لایدخلن الجنۃ ترکیب واضح ہے واوحالیہ ان حرف مشبہ بالفعل ریحھا مرکب اضافی ان کا اسم لتوجد لام تاکید وفعل بافاعل من میسرۃ کذا وکذا متعلق فعل کے۔

(۲۸۶) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لاَ یَقْبِضُ العِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ العِبَادِ وَلٰكِنْ یَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَالَم یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَاالنَّاسُ رُؤسًا جُهَّالاً رُءُ وُ فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا. (بخاری مسلم)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں کھینچے گا علم کو کہ کھینچ لے اس کو بندوں (کے قلوب) سے لیکن اٹھاوے گا علم کو علماء کے اٹھانے کے ساتھ یہاں تک کہ جب نہیں پائیں گے کسی عالم کو تو بنالیں گے لوگ (اپنا) سردار جاہلوں کو تو پس پوچھا جائے گا ان لوگوں سے مسئلہ تو وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے پس وہ (خود) گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے (لوگوں کو)۔

لغات: انتزَاعٌ مصدر کھینچنا، نکالنا (۲) عِبَادٌ واحد عَبْدٌ بندہ، غلام جُهَّالٌ واحد جاہلٌ (۳) سُئِلُوْا ماضی مجہول سوالٌ مصدر باب (ف) پوچھنا (۴) اَفْتَوْا ماضی اِفْتَاءٌ مصدر فتویٰ دینا (۵) ضَلُّوْا ماضی ضَلَالَةٌ گمراہ ہونا مصدر باب (ض) اَضَلُّوْا ماضی اضلالٌ مصدر گمراہ کرنا۔

ترکیب: انتزاعا مفعول مطلق ینتزعہ کا (۲) ینتزعہ حال ہے العلم کا اور علم ذوالحال، ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ رؤسًا جھالاً دونوں مفعول بہ ہیں اتخذ فعل کا فافتوا فا تعقیبہ فعل بافاعل ب حرف جار بغیر علم مرکب اضافی مجرور متعلق ف حرف عطف فضلوا معطوف علیہ واو عاطفہ اضلوا معطوف۔

(۲۸۷)قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا العِلْمَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْھَا النَاسَ تَعَلَّمُوْا القُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْہُ النَاسَ فَاِنِّیْ اِمْرَءٌ مَقْبُوضٌ والعِلْمُ سَیَنْقَبِضُ وَیَظْھَرُ الفِتَنُ حَتیٰ یَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِی فَرِیْضَۃٍ لاَ یَجِدَانِ اَحَدًا یُفْصِلُ بَیْنَھُمَا. (دارمی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دین کی تعلیم) حاصل کرواور لوگوں کو (بھی) اس کی تعلیم دو فرائض (کا علم یا وہ احکام کہ جو فرض ہیں) سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو (بھی) اس کی تعلیم دو کیوں کہ (درحقیقت) میں ایک ایسا انسان ہوں کہ (اس دنیا سے) اٹھا لیا جاؤں گا اور (اور میرے بعد) علم عنقریب اٹھ جائے گا اور (پھر) فتنے رونما ہوں گے یہاں تک کہ کسی فرض چیز کے بارے میں دو آدمی اختلاف کریں تو (انحطاط علم یا فتنوں کی کثرت کے سبب) کسی کو ایسا نہیں پائیں گے جو ان دونوں آدمیوں کے درمیان فیصلہ کردے۔

لغات: (۱) **تَعَلَّمُوْا** امر **تَعَلّمٌ** مصدر سیکھنا **عَلّمُوا** امر **تعلیمٌ** مصدر سکھانا (۲) **فَرَائض** واحد **فَرِیضَۃٌ** علم فرائض یعنی علم میراث یا دیگر احکام شریعت (۳) **مَقْبُوضٌ** اسم مفعول **قَبْضٌ** مصدر (ض) پکڑنا (۴) **قُبِضَ** مجہول (مرنا) **یَفْصِلُ** مضارع **فَصْلٌ** مصدر باب (ض) فیصلہ کرنا۔

ترکیب: **فانّی** فا تعلیلیہ ان حرف مشبہ بالفعل ی ضمیر اسم **امرءٌ مقبوضٌ** مرکب توصیفی ہو کر خبر واو عاطفہ **العلم** مبتدا **سینقبض** (س برائے استقبال) جملہ ہو کر خبر واو حرف عطف **یظھر** فعل **الفتن** فاعل **حتی** استینا فیہ **یختلف** فعل **اثنان** فاعل **فی فریضۃ** متعلق ہوا **یختلف** فعل کے **لا یجدان** فعل با فاعل **احداً** موصوف **یفصل بینھما** فعل با فاعل **بینھما** مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور

مفعول فیہ سے مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ۔

(۲۸۸) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُ الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُونَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ اَهْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُونَ بِالْقُرآنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ.

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قران کو عرب کے طریقوں اور اس کی آوازوں کے ساتھ اور بچو تم عشق والوں کے طریقوں سے اور اہل کتاب یہود ونصاریٰ کے طریقوں سے اور عنقریب میرے پیچھے ایسے لوگ آئیں گے جو بنا کر پڑھیں گے قران راگ کے بنانے کے مانند اور نوحہ کے مانند، نہیں بڑھے گا قران ان کے گلوں سے فتنہ میں پڑے ہوں گے ان کے دل اور ان لوگوں کے دل کہ اچھا لگے گا ان کو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بنابنا کر سنانے کے واسطے قرآن پڑھیں گے، دل میں اخلاص نہ ہوگا۔

ترکیب: اتقوا فعل محذوف انتم ضمیر فاعل ایاکم معطوف علیہ واو عاطفہ لحون العشق مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ معطوف واو عاطفہ لحون اهل الکتابین مرکب اضافی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ ہوا اتقوا فعل کا سیجئ فعل بعدی مرکب اضافی ہو کر مفعول فیہ قوم موصوف یرجعون فعل با فاعل بالقران فعل کے متعلق ترجیع الغناء والنوح مرکب اضافی ہو کر مفعول مطلق، یرجعون اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر فاعل قلوبهم مرکب اضافی ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ قلوب مضاف الذین اسم موصول یعجبهم شانهم صلہ موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ سے مل کر مبتداء مفتونۃ خبر۔



اَلْبَابُ الثَّانِیُ فِی الوَاقِعَاتِ وَالقِصَصِ وَفِیْهِ اَرْبَعُوْنَ قِصَّةً.

عَنْ عُمَرَ ابنِ الخَطَّاب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بیَاضِ الثِّیَاب شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لاَیُریٰ عَلَیْهِ اَثَرُ السَفرِ وَلا یَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلیٰ رُکْبَتَیْهِ وَوَضَعَ کَفَّیْهِ علیٰ فَخِذَیْهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِی عَنِ الاِسْلاَمِ قَالَ (الاِسْلاَمُ) اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ وَ تُقِیْمَ الصَّلوٰةَ وَتُوتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ البَیْتَ اِنْ اِسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ یَسْئَلُهُ وَیُصَدِّقُهُ قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ الاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُومِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الاٰخِرِ وَتُومِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ

تَـرَاهُ فَـاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَـاَخْبِـرْنِـيْ عَـنْ اَمَـارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَالاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَـرَى الْـحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رُعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُـنْيَـانِ قَـالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ اَتَـدْرِيْ مَـنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ ہم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے ایک دن، اچانک ظاہر ہوا ہم پر ایک شخص نہایت سفید کپڑوں والا بہت سیاہ بالوں والا، نہیں ظاہر ہوتا تھا اس پر سفر کا نشان اور نہیں پہچانتا تھا اس کو ہم میں سے کوئی یہاں تک کہ بیٹھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، پس لگا لیے، اس نے دونوں گھٹنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کی طرف اور رکھا اپنے دونوں ہاتھوں کو آپؐ کی رانوں پر اور کہا اے محمد! خبر دیجئے مجھ کو اسلام کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام یہ ہے کہ) گواہی دے تو اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ادا کرے تو نماز اور دے تو زکوٰۃ اور رکھے تو رمضان کے روزے اور حج کرے بیت اللہ کا اگر طاقت رکھے راستے کی اس نے کہا آپؐ نے سچ کہا'' پس تعجب کیا ہم نے کہ وہ پوچھتا ہے آپؐ سے اور تصدیق کرتا ہے آپؐ کی، کہا سائل نے پس خبر دیجئے مجھ کو ایمان کے بارے میں آپؐ نے فرمایا (ایمان) یہ ہے کہ ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر اور ایمان رکھے تو تقدیر پر اس کے اچھے اور برے پر، اس نے کہا سچ کہا آپؐ نے کہا پس خبر دیجئے مجھ کو احسان کے بارے میں آپؐ نے فرمایا (احسان) یہ کہ

عبادت کرے تو اللہ کی گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے، پس اگر تو اس کو نہیں دیکھ رہا ہے تو بیشک وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے، کہا پس خبر دیجئے مجھ کو قیامت کے بارے میں آپؐ نے فرمایا جس سے اس کے متعلق پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جاننے والا ہے، پس کہا خبر دیجئے مجھ کو اس کی علامتوں کے بارے میں آپؐ نے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ جنے گی باندی اپنے مالک کو یعنی بیٹا اپنی ماں کو باندی کے مانند سمجھے گا) اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے غریبوں بکریوں کے چرانے والوں کو کہ فخر کریں گے وہ بڑی بڑی عمارتوں میں (یعنی کم درجہ کے لوگ اونچے اونچے عہدیدار ہو جائیں گے اور بلڈنگوں میں رہنے والے ہو جائیں گے) بیان کیا راوی نے پس وہ سائل چلا گیا اور ٹھہرا رہا میں تھوڑی دیر پھر فرمایا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) مجھ سے اے عمر! کیا جانتے ہو تم کہ سوال کرنے والا کون تھا میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، آپؐ نے فرمایا پس بے شک وہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے، آئے تھے تمہارے پاس تاکہ سکھائیں تم کو تمہارا دین۔

لغات: طَلَعَ (ن) طُلُوعاً علیہ نکلنا، متوجہ ہونا، آنا (۲) اسند الی الشی ٹیک لگانا (۳) رُکبة بالضم گھٹنا، زانو ج رُکَبٌ، رُکَبَاتٌ، رُکُبَاتٌ (۴) کفٌ بالفتح ہتھیلی یہ لفظ مونث استعمال ہوتا ہے جمع کَفٌ، کَفُوفٌ (۵) سَبِیْلٌ راستہ یہاں مراد زاد و راحلہ ہے (۶) القدر تقدیر الٰہی ج اقدارٌ قَدْرٌ مصدر (ض) بمعنی اندازہ کرنا (۷) اَمَارَاتٌ ج ہے اَمَارَةٌ کی بمعنی نشانی، علامت (۸) تلدُ مضارع وِلاَدَةٌ مصدر باب (ض) جننا (۹) اَمَةٌ باندی ج اِمَاءٌ رَبَّةٌ مونث ہے ربٌ کا بمعنی مالکہ (۱۰) حُفَاةٌ واحد حافٍ جو کہ صیغہ صفت ہے حَفاً مصدر باب (س) ننگے پاؤں چلنا (۱۱) عُرَاةٌ واحد عارٍ جو کہ صیغہ صفت ہے (۱۲) عریٌ مصدر باب (س) ننگا ہونا (۱۳) عالة واحد عائلٌ بمعنی فقیر، غریب (۱۵) رُعَاءٌ واحد راعِیُ صیغہ صفت رعیٌ مصدر باب (ف) حفاظت کرنا، چرانا شاةٌ بمعنی بکری اشواةٌ اور شیاةٌ بھی جمع آتی ہے (۱۷) یَتَطَاوَلُونَ مضارع تَطَاوُلٌ مصدر سے

بمعنی فخر کرنا(۱۸) بُنْیَانٌ عمارت مصدر باب(ض)تعمیر کرنا(۱۹) لَبِثْتُ ماضی لَبْثٌ مصدر باب(ض ٹھہرنا(۲۰) مَلِیٌّ بمعی کچھ دیر، زمانہ طویل۔

(۲۹۰)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ) قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّاؤا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَیْنَا اِلَیْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسُّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُواالْوُضُوْءَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ واپس لوٹے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جس وقت پہونچے ہم پانی پر جو راستہ میں تھا تو جلدی کی ایک جماعت نے عصر کے وقت پس وضو کیا انھوں نے حال یہ کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں پانی ان کو نہیں پہونچا تھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا عذاب ہے ایسی ایڑیوں کے لیے آگ کا (یعنی جو وضو میں خشک رہ جائیں) کامل وضو کرو۔

لغات: (۱) مَاءٌ پانی ج مِیَاهٌ (۲) تَعَجّلَ ماضی تَعَجُّلٌ مصدر جلدی کرنا(۳) عُجَّالٌ واحد عاجِلٌ اسم فاعل عُجْلَةٌ مصدر باب(س) جلدی کرنا(۴)اَعْقَابٌ واحد عَقْبٌ وعَقِبٌ ایڑی(۵)تَلُوْحُ مضارع لَوْحٌ مصدر باب(ن) چمکنا، ظاہر ہونا (۶)اَسْبِغُوا امر اِسْبَاغٌ مصدر پورا کرنا۔

(۲۹۱) عَنْ اَبِی ذَرٍّرَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَت قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا

رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ العَبْدَ المُسْلِمَ لَيُصَلِّىَ الصَّلٰوةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا تَهَافَت هٰذَا الوَرَقُ عَنْ هٰذَاالشَّجَرَةِ. (رواہُ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جاڑے کے موسم میں حال یہ ہے کہ پتے گر رہے تھے تو پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی دو شاخیں تو پتے ان سے (اور زیادہ) گرنے لگے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا تحقیق کہ مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اس سے ارادہ کرتا ہے اللہ کی رضا کا تو گرتے ہیں اس سے گناہ جیسے کہ جھڑ رہے تھے یہ پتے اس درخت سے۔

لغات: زَمَنٌ زمانہ، وقت، ج ازمانٌ ازمنٌ (۲) وَرَقٌ پتہ ج اوراقٌ پتہ (۳) یَتَهَافَتُ مضارع تهافُتٌ مصدر بمعنی گرنا (۴) غصنان تثنیہ غصنٌ کا بمعنی شاخ ج اَغْصَانٌ (۵) لَبَّیْکَ اس کی اصل اُلِبُّ لک اِلْبَابَیْن یعنی لازم پکڑتا ہوں میں آپ کو بار بار لازم پکڑنا لَبَّیْن تثنیہ ہے بحالت نصب اِلْبَابٌ کا جو مفعول مطلق ہے اُلِبُّ فعل محذوف کا کثرت استعمال کی بناء پر فعل اور الباب کا ہمزہ حذف کر دیا گیا اِلْبَابَیْن اگر چہ تثنیہ ہے لیکن مراد جمع ہے یعنی بار بار لازم پکڑنا حاضر ہونا۔

(۲۹۲) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِىْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ قَالَ اَوَ غَيْرَ ذَالِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّى عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (رواہُ مسلم)

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعبؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ فرمایا میں رات گذارتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس لایا میں آپ کے پاس آپؐ کے وضو کا پانی اور آپ (ﷺ کی ضرورت) کا سامان (یعنی مسواک وغیرہ) تو آپ نے مجھ سے فرمایا مانگ پس میں نے کہا مانگتا ہوں میں آپؐ سے آپؐ کے ساتھ ہونے کو جنت میں آپؐ نے فرمایا ، یا اس کے سوا میں نے کہا وہ وہی ہے آپؐ نے فرمایا پس مدد کرنا تم میری اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت کے ساتھ۔

لغات: بَاتَ، یَبِیْتُ بَیْتُوتَۃً مصدر (ض) رات گذارنا اجوف یائی (۲) او غیر ذالک یہ ترکیبی اعتبار سے معطوف ہے اور حالت رفعی میں (۳) اَعِنِّی امر اِعَانَۃً مصدر مدد کرنا اصل میں اَعْوِنِی ہے یا ضمیر متکلم مفعول بہ ہے۔

(۲۹۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُسَوِّیْ صُفُوفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِھَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَایٰ اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْہُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَاَنْ یُّکَبِّرَ فَرَایٰ رَجُلاً بَادِیاً صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے انھوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے تھے یہاں تک کہ گویا کہ برابر کرتے ان سے تیروں کو یہاں تک کہ جان لیا آپؐ نے کہ تحقیق سمجھ گئے ہم آپؐ سے (صفوں کو برابر کرنا)، پھر نکلے ایک دن آپؐ پس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہے اس کا سینہ صف سے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اللہ کے بندوں! برابر کرو اپنی صفوں کو ورنہ مخالفت ڈال دیگا اللہ تعالیٰ تمہاری ذاتوں کے درمیان۔

فائدہ: ''حتی کانما یسوی بها القدح'' مطلب یہ ہے کہ تیر کی طرح سیدھا کرتے تھے یہ صفوں کے سیدھا ہونے میں مبالغہ کا بیان ہے (حاشیہ زاد الطالبین) او لیخالفن بین وجوھکم، مطلب یہ ہے کہ اگر صفیں سیدھی نہیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے مسخ کر دیگا یا تمہارے درمیان منافرت ڈال دے گا گویا کہ ظاہری صفوں کی ظاہری درستگی دلوں کے درمیان محبت ڈالنے کا سبب ہے۔

لغات: (۱) قِدَاحٌ واحد قِدْحٌ بمعنی تیر (۲) بادِیٌ اسم فاعل بُدُوٌّ مصدر پھیلانا، ظاہر ہونا باب (ن) یہاں آگے نکلا ہوا ہونا مراد ہے۔

(۲۹۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْمَدِیْنَۃَ جِئتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّھَاالنَّاسُ اَفْشُوا السَّلاَمَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ والناسُ نِیَامٌ قَدْ تَدْخُلُوا الجَنَّۃَ بِسَلاَمٍ.

(ترمذی ابن ماجه دارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں حاضر ہوا پس جب کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ پس تھا پہلا کلام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگوں سلام کو پھیلاؤ اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو اور نماز پڑھو رات میں اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوں، داخل ہو جاؤ گے جنت میں، سلامتی کے ساتھ۔

فائدہ: والناسُ نیامٌ اس سے مراد تہجد کی نماز ہے، افشوا السلام مطلب یہ ہے کہ سلام

کی کثرت کرو سلام کرنا بالکل عام کرو **اطعموا الطعام** مطلب یہ ہے کہ اپنے دوستوں کو اور جو محتاج ہوں یتیموں اور مسکینوں کو کھلاؤ پلاؤ وصلوا الارحام یہ کنایہ ہے احسان کرنے سے قرابت داروں کے ساتھ (حاشیہ زادالطالبین)۔

لغات: (۱) اَفْشُوا امر اِفشاءٌ مصدر پھیلانا ظاہر کرنا (۲) صِلُوا امر وَصْلٌ اور صِلَةٌ مصدر باب (ض) صلہ رحمی کرنا، جوڑنا (۳) نِیَامٌ جمع ہے نائمٌ اسم فاعل کی نَوْمٌ مصدر باب (ن،س) سونا (۴) تَبَیَّنْتُ ماضی تَبَیُّنٌ مصدر ظاہر کرنا، دیکھنا اَرْحامٌ واحد رَحِمٌ بمعنی رشتہ داری۔

(۲۹۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا اَنَّھُمْ ذَبَحُوْا شَاۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَابَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا غَیْرُ کَتِفِھَا. (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ان لوگوں (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں) نے ایک بکری ذبح کیا آپ ؐ نے پوچھا کہ کیا باقی رہا اسمیں سے کچھ؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں باقی رہا اس میں سے مگر اس کا ایک شانہ آپ ؐ نے فرمایا باقی رہا اس کا کل سوائے اس کے شانے کے۔

لغات: (۱) ذَبَحُو اماضی ذَبْحٌ مصدر باب (ف) ذبح کرنا (۲) کَتِفٌ بمعنی مونڈھا، کندھا، شانہ ج اَکْتَافٌ، کِتَفَةٌ

(۲۹۶) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ فَقَالَ اَلْعَبْدُ الْمُؤمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلیٰ

رَحْـمَةِ الـلّٰهِ وَالعَبْدُ الفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ العِبَادُ وَالبِلاَ
دُ وَالشَّجَرُ والدَّوَابُّ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے دوسرے لوگ راحت پاگئے ہیں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پانے والا اور جس سے راحت پائی جائے وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بندہ راحت پاتا ہے دنیا کی مشقت اور اس کی تکلیفوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اور گنہ گار بندہ سے (مرنے کے بعد) راحت پاتے ہیں بندے اور شہر اور درخت اور جانور۔

لغات: (۱) مُستریحٌ اسم فاعل استِرَاحَةٌ مصدر باب استفعال آرام پانا (۲) مُسْتَرَاحٌ اسم مفعول آرام پایا ہوا (۳) نَـصَـبٌ بمعنی تکلیف مصدر باب (س) تکلیف اٹھانا (۴) بِلادٌ واحد بَلْدَةٌ شہر (۵) شَجَرٌ درخت ج اشجارٌ (۶) دَوَابٌّ واحد دابَّةٌ بمعنی چوپایہ۔

(۲۹۷) عَـنْ بُـرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ بِلاَ لٌ عَـلـىٰ رَسُـولِ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَهُوَ يَتَـغَدَّىٰ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الغَدَاءَ يَـا بِلَالُ قَـالَ اِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَاكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقَ بِلاَلٍ فِـي الـجَـنَّةِ اَشَـعَرْتَ يَا بِلاَلُ اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ المَلاَئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ. (بیہقی)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت بلالؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حال یہ کہ آپؐ صبح کا کھانا کھا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناشتہ اے بلال! حضرت بلالؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں روزہ دار ہوں پس آپؐ

نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں (دنیا میں) اور بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال کیا تو جانتا ہے کہ بے شک روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح بیان کرتی ہیں اور مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے جب تک کہ اس کے پاس کھانا کھایا جائے۔

لغات: (۱) یَتَغَدّیٰ مضارع تَغَدّیٰ مصدر باب تفاعل صبح کا کھانا الغَدَاءُ صبح کا کھانا ج اَغْدِیَةٌ (۲) عِظَامٌ واحد عَظْمٌ بمعنی ہڈی۔ شعوراً (ک) سمجھنا، جاننا۔

(۲۹۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِی دَیْنٍ کَانَ عَلیٰ اَبِیْ فَدَقَقْتُ البَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا ، فَقَالَ اَنا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس قرض کے بارے میں جو میرے باپ پر تھا پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کون؟ میں نے کہا 'میں' پس فرمایا آپؐ نے ''انا، انا'' گویا کہ برا جانا آپؐ نے اس (جواب) کو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایسے موقع پر میں نہیں کہنا چاہیے بلکہ اپنا نام صاف بتلا دینا چاہئے

لغات: (۱) دَیْنٌ قرض ج دُیُون (۲) دَقَقْتُ ماضی دَقٌّ مصدر باب (ن) کھٹکھٹانا کَرِہَ ماضی (۳) کَرَاھِیَۃٌ مصدر باب (س) برا جاننا۔

(۲۹۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلیٰ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَالاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا المُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ. (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں دو بھائی تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

پس ان میں ایک آتا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا بھائی کمائی کرتا تھا (یعنی وہ کماتا تھا اور دونوں بھائی کھاتے تھے) پیشہ کرنے والے نے اپنے اس بھائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپؐ نے فرمایا شاید تم رزق دیئے جاتے ہو اس کی وجہ سے۔

فائدہ: یعنی اس بھائی کی برکت سے تجھ کو بھی رزق ملتا ہے۔

لغات: (۱) عَهْدٌ زمانہ، وعدہ ج عُهُودٌ (۲) يَحْتَرِفُ مضارع اِحْتِرَافٌ مصدر کام کرنا پیشہ اختیار کرنا مجرد حرف باب (ض) پھیرنا، کمائی کرنا۔

(۳۰۰) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سِعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ. (بیہقی)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن خطابؓ نے فرمایا ایک آدمی آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حال یہ ہے کہ آپؐ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو کھسک گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اس کے لیے تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک جگہ میں کشادگی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان کا حق ہے کہ جب دیکھے اس کو اس کا بھائی تو کھسک جائے اپنی جگہ سے اس کے لیے۔

لغات: (۱) تَزَحْزَحَ ماضی تَزَحْزُحٌ مصدر رباب تفعلل حرکت کرنا، دور ہونا (۲) سَعَةٌ باب (س) کشادہ ہونا۔

(۳۰۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلْمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ

يَدِیُ تَطِيُشُ فِی الصَّحُفَةِ فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّم سَمِّ اللّٰهَ وَكُلُ بِيَمِيُنِکَ وَكُلُ مِمَّا يَلِيُکَ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں لڑکا تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھومتا تھا تو آپؐ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اس میں سے جو تیرے قریب ہے۔

لغات: (۱) حِجرٌ بکسر بمعنی گود، پرورش (۲) تَطِيُشُ مضارع طَيُشٌ مصدر باب (ض) گھومنا پھرنا خطا کرنا (۳) صَحُفَةٌ بمعنی بڑا پیالہ ج صِحَافٌ (۴) سَمِّ امر اصل میں سَمِّیٌ تھا امر میں آخر کا حرف علت گر جاتا ہے (۵) يَلِیُ مضارع وَلُیٌ مصدر باب (س) قریب ہونا۔

(۳۰۲) عَنُ اُمَيَّةَ بُنِ مَخُشِیٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَاكُلُ فَلَمُ يُسَمِّ حَتّٰى لَمُ يَبُقَ مِنُ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقُمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيُهِ قَالَ بِسُمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّم ثُمَّ قَالَ مَازَالَ الشَّيُطَانُ يَاكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَاسُمَ اللّٰهِ اِسُتَقَاءَ مَافِیُ بَطُنِهٖ. (ابوداود)

ترجمہ: حضرت امیہ بن مخشیؓ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ نہیں باقی رہا اس کے کھانے میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اس نے اٹھایا وہ لقمہ اپنے منھ کی طرف تو پڑھی اس نے بِسُمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَه۔ پس مسکرائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا برابر کھا رہا تھا شیطان اس کے ساتھ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے قے کر ڈالا وہ جو اسکے پیٹ میں تھا،

فائدہ: یعنی کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھانا چاہیے ورنہ شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے اور برکت

ختم ہوجاتی ہے اگر شروع میں یاد نہ رہے تو درمیان میں جب بھی یاد آئے تو بسم اللہ اولہٗ واخرہٗ پڑھے تو تدارک ہوجائے گا۔

لغات: (۱) لُقْمَةٌ لقمہ یعنی گلے سے نگلنے کی ایک مقدار ج لُقَمٌ (۲) اِسْتِقَاءَ ماضی استقاءٌ مصدر قے کرنا مجرد قَيْئٌ باب (ض) قے کرنا۔

(۳۰۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلیٰ بَعِيْرٍ وَكَانَ اَبُولُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَائَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالاَ نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوىٰ مِنِّي وَمَا اَنَا بِاَغْنیٰ عَنِ الاَجْرِ مِنْكُمَا. (شرح السنہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم لوگ بدر کے دن ہر تین آدمی تھے ایک اونٹ پر اور حضرت ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے راوی نے بیان کیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باری (اونٹ سے اترنے کی) آتی تو حضرت ابولبابہؓ اور حضرت علیؓ کہتے ہم پیدل چلیں گے آپؐ کی طرف سے آپؐ فرماتے نہیں ہو تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور اور نہیں ہوں میں زیادہ مستغنی ثواب سے تم دونوں سے۔

لغات: (۱) عُقْبَةٌ باری ج عُقَبٌ (۲) اَقْویٰ اسم تفضیل قُوَّةٌ مصدر باب (س) طاقتور ہونا (۳) اَغْنیٰ اسم تفضیل غنی مصدر باب (س) بے نیاز ہونا، زمیل جانور پر پیچھے سوار ہونے والا ساتھی زملاً (ن) اپنے پیچھے سوار کرنا۔

(۳۰۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقُلْتُ

مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ. (احمد وترمذی)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے نجات کا (سبب) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا قابو میں رکھا اپنی زبان (بے فائدہ باتوں سے) اور گنجائش رکھے تیری تیرا گھر (یعنی بیکار ادھر ادھر مت پھرو) اور رویا کرو اپنے گناہوں پر (اللہ کے سامنے)

لغات: نَجَاۃٌ مصدر باب (ن) نجات پانا (۲) اَمْلِکْ فعل امر اِمْلاکٌ مصدر مالک بنانا بعض کے نزدیک اِمْلِکْ امر مالک ہوتو، بروزن اِضْرِبْ (۳) یَسَعُ فعل مضارع وَسْعٌ مصدر باب (س) گنجائش رکھنا، کشادہ ہونا۔

(۳۰۵) عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ یُصَلِّی فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الاَرْضِ فَلَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِنَعْلِہٖ فَقَتَلَھَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ العَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیاً وَلاَ غَیْرَہٗ اَوْ(قَالَ) نَبِیًّا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِی اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہٗ عَلٰی اِصْبَعِہٖ حَیْثُ لَدَغَتْہُ وَیَمْسَحُھَا وَیُعَوِّذُھَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ. (بیہقی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک رات پس رکھا آپؐ نے اپنا ہاتھ زمین پر تو کاٹ لیا آپؐ کو ایک بچھو نے پس مارا آپؐ نے اس کو اپنے جوتے سے اور مار ڈالا اس کو پھر جب فارغ ہوئے آپؐ نماز سے تو فرمایا آپؐ نے لعنت کرے اللہ بچھو پر نہیں چھوڑتا ہے نمازی کو

اور نہ اس کے علاوہ کو یا فرمایا نبی کو اور اس کے علاوہ کو پھر منگایا آپ ؐ نے نمک اور پانی اور ڈالا اس کو ایک برتن میں پھر ڈالنے لگے اس کو آپ ؐ اپنی انگلی پر جس جگہ بچھو نے کاٹا تھا اور ہاتھ پھیرتے تھے اس انگلی پر اور پڑھتے تھے اس پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

لغات:(۱) لَدَغَتْ ماضی لَدْغٌ مصدر باب (ف) کاٹنا، ڈسنا (۲) عَقْرَبٌ بچھو، گھڑی کی سوئی ج عَقَارِبُ (۳) نَاوَلَ ماضی مناولۃٌ مصدر اصل معنی دینا یہاں لینا مراد ہے مارنا نعل، جوتا ج نعالٌ مَلِحٌ نمک ج مِلاَحٌ (۵) اِنَاءٌ برتن ج آنِیَۃ (۶) اِصْبَعٌ انگلی ج اَصابِعُ (۷) یُعَوِذُ مضارع تَعْوِیْذٌ مصدر پناہ مانگنا معوذتین تثنیہ ہے معوذۃ کا جو اسم مفعول ہے (۸) یَمْسَحُ مضارع مَسْحٌ مصدر باب (ف) صاف کرنا، مسح کرنا۔

(۳۰۶) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلیٰ اُنَاسٍ مِنْ جُهَیْنَةَ فَاَتَیْتُ عَلیٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهُ فَقَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئتُ اِلَی النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلّم فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنّما فَعَلَ ذَالِکَ تَعَوُّذاً قَالَ فَهَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے لوگوں کی طرف پس آیا میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس اور چلا میں کہ اس کو نیزہ ماروں تو اس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس مارا میں نے اس کو نیزہ اور مار ڈالا میں نے اس کو پھر آیا میں آپ ؐ کے پاس اور خبر دی میں نے آپ ؐ کو اس کی پس فرمایا آپ ؐ نے قتل کیا تو نے اس کو حالاں کہ شہادت دی اس کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنے بچاؤ کے لیے ایسا کہا تو آپ ؐ نے فرمایا کیوں نہیں چیرا

تم نے اس کا دل۔

فـــائـده: مراد یہ ہے کہ ایمان تو دل میں ہوتا ہے تو اس پر مطلع نہیں ہوا جا سکتا زبان سے اظہار ایمان کو کافی سمجھنا چاہیے تھا۔

لغات: (۱) اُنَاسٌ واحد اِنْسٌ آدمی (۲) اَطْعَنُ مضارع طَعْنٌ مصدر باب (ف) نیزہ مارنا (۳) شَقَقْتَ ماضی شَقٌّ مصدر باب (ن) پھاڑنا۔

(۳۰۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِیْراً فَاَعْطُوهُ اِیَّاهُ قَالُوْا لاَ نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اِشْتَرُوْاهُ فَاَعْطُوهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً ا. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے اس قرض کا جو آپ کے ذمہ تھا) پس سخت کلامی کیا اس نے آپؐ سے تو ارادہ کیا اپؐ کے صحابہ نے (اس کو تکلیف پہنچانے کا) آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ واس لیے کہ حق والے کو کہنے کا موقع ہے اور خرید واس کے لیے اونٹ اور وہ اس کو دیدو صحابہ نے کہا کہ نہیں پاتے ہیں ہم مگر اس کی عمر سے زیادہ اچھا آپؐ نے فرمایا خرید واس کو اور وہی اس کو دیدو اس لیے کہ تم میں اچھا وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے۔

لـغـات: (۱) دَعُوا فعل امر وَدْعٌ مصدر باب (ف) چھوڑنا (۲) مَقَالٌ مصدر باب (ن) بولنا یہ ظرف مکان بھی ہوسکتا ہے بمعنی بولنے کی جگہ (۳) سِنٌّ بمعنی عمر ج اَسْنَانٌ.

(۳۰۸) عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَمَيْمُونَةُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَا وَاَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ. (رواه احمد ترمذی ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ تھیں آپؐ کے پاس اچانک آئے ابن ام مکتومؓ (نابینا صحابی) اور داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپؐ نے فرمایا پردہ کروان سے تو میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا وہ اندھے نہیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ہیں وہ ہم کو تو آپؐ نے فرمایا پس کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کیا تم ان کو نہیں دیکھتی ہو۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دونوں طرف سے پردہ ہے جیسے مرد کا عورت کو دیکھنا ناجائز ہے ایسے ہی اجنبی عورت کا مرد کو دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

لغات: (۱) اِحْتَجِبَا امر تثنیہ اِحْتِجَابٌ مصدر پردہ کرنا (۲) اَعْمٰی صفت مشبہ بمعنی اندھا ج عُمْیٌ عَمْیَاوَانِ تثنیہ ہے عَمْیَاءُ کا جو صفت مشبہ ہے مونث بمعنی اندھی عَمِیَ (س) عَمًی اندھا ہونا۔

(۳۰۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِئبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوُدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِی بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ

اِبْنُهَا فَقَضیٰ بِهٖ لِلصُّغْریٰ (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان دونوں کے ساتھ اور ان دونوں کے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا تو اس کے ساتھ والی نے کہا تیرے بیٹے کو (بھیڑیا) لے گیا دوسری نے کہا وہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے پس وہ دونوں فیصلہ لے گئیں داود علیہ السلام کے پاس تو فیصلہ کیا اس بچے کا بڑی عورت کے لیے پھر گئیں وہ دونوں حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام کے پاس اور خبر دی دونوں نے اس کی تو فرمایا حضرت سلیمان علیہ نے لاؤ چھری میرے پاس دو ٹکڑے کر دوں میں اس (بچے) کو تم دونوں کے درمیان تو چھوٹی عورت نے کہا ایسا نہ کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے وہ اسی کا بیٹا ہے پس فیصلہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے لیے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس کا بیٹا حقیقت میں تھا حضرت سلیمانؑ کے فرمان سے اسی کو بے چینی ہوئے جس سے حضرت سلیمانؑ سمجھ گئے کہ یہ بیٹا اسی کا ہے اس لیے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

لغات: (۱) ذِئبٌ بھیڑیا ج ذِئَابٌ (۲) تَحاکَمَتَا ماضی تحاکُمٌ مصدر بمعنی مقدمہ لے جانا (۳) سِکِّیْنٌ بمعنی چھری (ج) سَکَاکِیْنُ (۳) اَشُقُّ مضارع شق مصدر باب (ن) پھاڑنا، چیرنا، ٹکڑے کرنا۔

(۳۱۰) عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِی اِذْجَاءَہٗ رَجُلٌ مَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اِرْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لاَ اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِکَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَہٗ لِیْ قَالَ

جَعَلْتُهُ لَکَ فَرَکِبَ. (ترمذی)

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے تھے اچانک آیا ایک آدمی جس کے ساتھ ایک گدھا تھا پس کہا یا رسول اللہ سوار ہوجایئے اور پیچھے سرکا وہ شخص پس فرمایا آپؐ نے نہیں، تو زیادہ حق دار ہے اپنے جانور کی اگلی جانب (سوار ہونے) کا مگر یہ کہ اس حق کو تو میرے لیے کردے تو اس نے کہا کردیا اس کو میں نے آپؐ کے لیے پس سوار ہوگئے آپؐ۔

فائدہ: یہ آپؐ کی نہایت تواضع اور انصاف کا اہتمام ہے، اور ہمیشہ کے لیے سنت جاری کردیا ہے اور ایک دستور بیان کردیا۔

لغات: حِمَارٌ بمعنی گدھا ج حَمِيْرٌ ، حُمُرٌ (۲) صَدْرٌ بالفتح سینہ، ہر چیز کے سامنے کا اوپر کا حصہ ج صُدُورٌ (۳) جَعَلَ کردیا (ف) جَعَلاً اصل میں بنانا یہاں صراحت کے ساتھ اجازت دینا مراد ہے۔

(۳۱۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً اِسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ اِنِّی حَامِلُکَ عَلٰی وَلَد نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهَلْ تَلِدُ الاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ. (ترمذی وابوداود)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تو آپؐ نے فرمایا میں یقیناً تجھ کو سوار کرونگا اونٹنی کے بچے پر اس نے کہا کیا کروں گا میں اونٹنی کے بچے کو آپؐ نے فرمایا نہیں جنتی ہے اونٹوں کو مگر اونٹنیاں۔

فائدہ: یہ آپؐ نے مزاحیہ بات فرمائی یعنی بڑا اونٹ بھی تو اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے۔

لغات: (۱) نَاقَةٌ بمعنی اونٹنی ج نُوقٌ ، اَنْوَاقٌ وغیرہ (۲) اِبِلٌ مفرد کے لیے اس کا استعمال نہیں ہوتا بمعنی اونٹ ج آبَالٌ .

(۳۱۲) عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ الاَنْصَارِیؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلیٰ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِی صَلٰوتِکَ فَصَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ وَلاَ تَکَلَّمْ بِکَلاَمٍ تَعْذِرُ مِنْہُ غَداً وَاَجْمِعِ الاِیَاسَ مِمَّا فِی اَیْدِی النَّاسِ. (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا نصیحت کیجئے مجھ کو اور مختصر کیجئے تو آپؐ نے فرمایا جب تو کھڑا ہوا اپنی نماز میں تو پڑھ رخصت کرنے والے کی نماز (یعنی زندگی کی آخری نماز سمجھ کر) اور نہ کہہ ایسی بات کہ معافی مانگے تو اس سے کل کو اور پختہ کرنا امیدی کو اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

فائدہ: وَلاَ تَکَلَّمَ بِکَلاَمٍ تَعْذِرُ مِنْہُ مطلب یہ ہے کہ ایسی بات مت کہو کہ دنیا اور آخرت میں اس کی طرف سے معافی مانگنی پڑے۔

واجمع الایاس۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے مال ودولت پر حرص کی نگاہ نہ ڈالو۔

لغات: عِظْ امر وَعْظٌ اور عِظَۃٌ مصدر مثال واوی باب (ض) نصیحت کرنا (۲) اَوْجِزْ امر اِیْجَازٌ مصدر مختصر کرنا (۳) مُوَدِّعٌ اسم فاعل تَوْدِیْعٌ مصدر بمعنی رخصت کرنا (۴) اِیَاسٌ مصدر باب (ض) ناامید ہونا۔

(۳۱۳) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذْجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُولُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰہِ مَہْ مَہْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لاَ تُزْرِمُوہُ دَعُوہُ فَتَرَکُوہُ حَتیٰ بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ہٰذَا الْمَسْجِدَ لاَ تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنْ ہٰذَ الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ وَاِنَّمَا ہِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ

وَقِراءَ ةِ القُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک آیا ایک دیہاتی پس کھڑا ہوا وہ اور پیشاب کرنے لگا مسجد میں تو کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رک جا رک جا آپؐ نے فرمایا نہ روکو اس کا پیشاب چھوڑ دو اس کو پس چھوڑ دیا اس کو یہاں تک کہ پیشاب کرلیا اس نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں لائق نہیں ہیں کسی چیز کے اس پیشاب اور گندگی سے اور یہ صرف اللہ کے ذکر اور نماز اور قران کی تلاوت کے لیے ہیں یا جیسا کہ فرمایا آپؐ نے راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے حکم دیا لوگوں میں سے ایک آدمی کو پس لایا وہ پانی کا ایک ڈول اور ڈالا اس کو پیشاب پر۔

لغات: اَعْرَابِیٌّ بمعنی عرب کا دیہاتی ج اَعْرَابٌ (۲) لا تَزْرِمُوهُ فعل نہی اِزْرَامٌ مصدر بمعنی کاٹنا، روکنا، مجرد زَرمٌ باب (ض) بمعنی روکنا (۳) قَـزَرٌ بمعنی گندگی ج اَقْـذَارٌ (۴) دَلْوٌ بمعنی ڈول ج اَدْلٍ (۵) سَنَّ فعل ماضی سَنٌّ مصدر باب (ن) بہانا چھڑکنا۔

(۳۱۴) عَنْ طَلَقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَفْداً اِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَاهُ مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاءَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِى اِدَاوَةٍ وَاَمَرْنَا فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَاالمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِداً قُلْنَا اِنَّ البِلاَدَ بَعِيْدٌ وَالحَرُّ شَدِيْدٌ وَالمَاءُ يَنْشِفُ فَقَالَ

مُدُّوْهُ مَنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لاَ يَزِيدُهٗ اِلَّا طِيْباً. (رواہ النساء)

ترجمہ: حضرت طلق بن علیؓ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ نکلے ہم ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پس ہم نے بیعت کی آپؐ سے (اسلام پر) اور نماز پڑھی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم نے خبر دی آپؐ کو کہ ہماری زمین میں ہمارا ایک گرجا گھر ہے پس ہم نے مانگا آپؐ سے آپؐ کا وضو کا بچا ہوا پانی، پس منگایا آپؐ نے پانی اور وضو فرمایا اور کلی کی پھر ڈالا اس کو ہمارے برتن میں اور حکم دیا ہم کو اور فرمایا جاؤ پس جب پہنچو تم اپنے وطن میں تو توڑ ڈالو اپنا گرجا گھر اور چھڑک دو اس پانی کو اس جگہ اور بناؤ اس کو مسجد ہم نے کہا ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہوجائے گا آپؐ نے فرمایا بڑھاؤ اس کو اور پانی سے پس نہیں زیادہ کرے گا اس کو مگر پاکی

لغات: (۱) بَايَعْنَا ماضی مُبَايَعَةٌ مصدر بیعت کرنا (۲) وَفْدٌ جمع ہے وَافِدٌ کی بمعنی جماعت اس کی جمع وُفُودٌ اَوْفَادٌ بھی آتی ہے (۳) بِيْعَةٌ گرجا گھر ج بِيَعَاتٌ (۴) اِسْتَوْهَبْنَا ماضی اِسْتِيْهَابٌ مصدر باب استفعال سے مانگنا (۵) اِدَاوَةٌ لوٹا ج اَدَاوِیٌ (۶) حَرٌّ اسم مصدر گرمی باب (ن) (۷) يَنْشِفُ مضارع نَشْفٌ مصدر باب (ض) خشک ہوجانا (۸) مُدُّوا امر مَدٌّ مصدر باب (ن) بڑھانا کھینچنا۔

(۳۱۵) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ اليَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے میرے پاس صبح کے وقت جب کہ نماز ادا فرمائی آپؐ نے صبح کی اور وہ (میں) اپنی مسجد میں تھیں پھر لوٹے آپؐ چاشت کے وقت اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں آپؐ نے فرمایا تم اسی حالت پر ہو کہ جدا ہوا تھا میں تم سے جس حالت پر اس نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا میں نے تیرے بعد تین مرتبہ چار کلمات ایسے کہے کہ اگر تولے جائیں وہ اس ذکر سے جو تو نے کیا اس دن کے شروع سے اب تک تو ضرور غالب آجائیں گے وہ ان پر سبحان اللہ الخ پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی اور اس کی تعریف اس کی مخلوق کے بقدر اور اس کی ذات کی مرضی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے موافق اور اس کے کلموں کی مقدار کے موافق۔

فائدہ: جتنا حضور قلب سے عمل کیا جاوے اتنا ہی ثواب کے اعتبار سے وزنی ہوگا اگرچہ کم ہو۔

لغات: (۱) بُكْرَةٌ صبح بُكُوْرٌ مصدر باب (ن) صبح کو آنا (۲) اَضْحٰى ماضی اِضْحَاءٌ مصدر چاشت کے وقت میں داخل ہونا (۳) زِلْتِ ماضی زیل مصدر باب (س) ہٹنا (۴) وُزِنَتْ ماضی مجہول وَزْنٌ اور زِنَةٌ مصدر باب (ض) تولنا (۵) سُبْحَانَ مفعول مطلق ہے سَبَّحْتُ فعل محذوف کا عدد گنتی ج اَعْداد رضا مصدر باب (س) خوش ہونا (۶) عَرْشٌ تخت شاہی ج اَعْرَاشٌ، عُرُوش (۷) مِدَادٌ مثال، طریقہ یہاں تعداد مراد ہے۔

(۳۱۶) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِراً مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَنَا دَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذَالِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اگر مارا جاؤں میں اللہ کے راستہ میں حال یہ کہ صبر کرنے والا ہوں ثواب ڈھونڈھنے والا ہوں سامنے سے حملہ کرنے والا ہوں نہ کہ پیٹھ دینے والا کیا معاف کردے گا اللہ مجھ سے میرے گناہ آپؐ نے فرمایاہاں پس جب اس نے پیٹھ پھیری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازی دی اس کو اور فرمایاہاں سوائے قرض کے ایسے ہی فرمایا حضرت جبریل نے۔

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ قرض کے سوا شہادت کے سبب تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔

لغات: مُدْبِرٌ اسم فاعل اِدْبَارٌ مصدر پشت پھیرنا اس کا مجرد دُبُورٌ ہے باب (ن) بمعنی پیچھے آنا (۲) خَطَایَا ج خَطِیْئَۃٌ کی، بمعنی گناہ۔

(۳۱۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَوْصِنِی قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ زِدْنِی قَالَ عَلَیْکَ بِتِلاَ وَۃِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌلَّکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ فِی الاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِی قَالَ عَلَیْکَ بِطُولِ الصَمْتِ فَاِنَّہٗ مُطْرِدَۃٌ للشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِی قَالَ اِیَّاکَ وَکَثرَۃَ الَضِحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْھَبُ بِنُورِ الوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِی قَالَ قُلِ الحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرّاً قُلْتُ زِدْنِی قَالَ لاَ تَخَفُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لائِمِ قُلْتُ زِدْنِی قَالَ لِیَحْجِزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعَلَّمُ مِنْ نَفْسِکَ (رواہ البیہقی فی شعیب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر فرمائی ایک لمبی حدیث (حضرت ابو ذر نے) یہاں تک کہ فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو نصیحت کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھ کو اللہ سے ڈرنے کی اس لیے تقویٰ بہت زیادہ زینت دینے والا ہے تیرے سارے تمام کاموں کو، میں نے کہا اور زیادہ کیجئے مجھ کو آپؐ نے فرمایا لازم پکڑ تو قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو اس لیے کہ وہ تیرے ذکر کا سبب ہوگا آسمان میں اور تیرے لیے نور ہوگا زمین میں، میں نے کہا اور زیادہ کیجئے مجھ کو آپؐ نے فرمایا لازم پکڑ لمبی خاموشی کو اس لیے کہ وہ دور کرنے والی ہے شیطان کو اور تیرے لیے مدد کرنے والی ہے تیرے دینی کاموں میں، میں نے کہا اور زیادہ کیجئے مجھ کو آپؐ نے فرمایا بچاؤ اپنے کو زیادہ ہنسنے سے اس لیے کہ زیادہ ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور ختم کر دیتا ہے چہرے کے نور کو میں نے کہا اور زیادہ کیجئے مجھ کو آپؐ نے فرمایا کہہ حق بات اگر چہ وہ کڑوی ہو میں نے کہا کچھ اور نصیحت کیجئے مجھ کو آپؐ نے فرمایا اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر میں نے کہا اور نصیحت کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو لوگوں کے عیب ظاہر کرنے سے روکے وہ عیب جو تو جانتا ہے اپنے نفس میں۔

لغات: (۱) اَوْصٰی اِیْصَاءٌ وصیت کرنا (۲) اَزْیَنُ اسم تفضیل زَیْنٌ مصدر باب (ض) زینت دینا (۳) زِدْامر زِیَادَۃٌ مصدر باب (ض) بمعنی زیادہ کرنا (۴) صَمْتٌ مصدر باب (ن) بمعنی خاموش رہنا (۵) تِلَاوَۃٌ مصدر باب (ن) پڑھنا مُطْرِدَۃٌ اسم فاعل اِطْرَادٌ مصدر بمعنی ہٹانا (۷) عَوْنٌ بمعنی مددگار اَعْوَانٌ (۸) مُرٌّ بضم میم بھی کڑوا (۹) لَوْمَۃٌ مصدر باب (ن) ملامت کرنا لائِمٌ اسم فاعل ملامت کرنے والا یَحْجزُ مضارع حَجْزٌ مصدر باب (ض) روکنا۔

(۳۱۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ اَتَدْرُونَ مَاالغِیْبَةُ

قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَئَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اِغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ. (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو تم غیبت کیا ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے فرمایا تیرا ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی صفت کے ساتھ جس کو بری سمجھے وہ کہا گیا خبر دیجیے اگر ہو وہ بات میرے بھائی میں جو کہتا ہوں میں فرمایا اگر ہو وہ ان میں وہ جو تو کہتا ہے پس تحقیق کہ غیبت کی تو نے اور اگر نہ ہو وہ اس میں پس تحقیق کہ بہتان لگایا تو نے اس کو۔

لغات: (۱) غِيْبَةٌ مصدر باب (ض) پیٹھ پیچھے برا کہنا (۲) اِغْتَبْتَ ماضی اِغْتِيَابٌ مصدر غیبت کرنا (۳) بَهَتَّ ماضی بہت بُهْتَانٌ مصدر باب (ن) تہمت لگانا۔

(۳۱۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ (عليه السلام) اَنْ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ. (رواه البيهقي في شعيب الايمان)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کہ الٹ دے فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں کے ساتھ کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اے میرے رب بیشک ان میں تیرا فلاں ایسا بندہ ہے جس نے تیری نافرمانی نہیں کی ایک پل جھپکنے کے برابر فرمایا الٹ دے اس شہر کو اس پر اور ان تمام

پراس لیے کہ اس کا چہرہ نہیں بگڑا میرے دین کے بارے میں ایک لمحہ کبھی۔

لغات: (۱) عَزَّ ماضی عِزَّةٌ مصدر باب (ض) قوی ہونا (۲) جَلَّ ماضی جَلالَةٌ مصدر باب (ض) بڑے مرتبہ والا ہونا (۳) مَدِيْنَةٌ شہر مدائن ج ہے (۴) كَذَا وَكَذَا اسمائے کنایہ ہے (۵) طَرْفَةٌ آنکھ کا جھپکنا (۶) يَتَمَعَّرُ مضارع تَمَعَّرٌ مصدر باب تفعل چہرہ کا رنگ بدلنا (۷) فِيَّ فی حرف جار اور یائے ضمیر متکلم دونوں میں ادغام ہوگیا (۸) قَطُّ ظرف مکان بمعنی کبھی ماضی منفی کے لیے ہے تا کہ نفی سارے زمانہ ماضی کو گھیر لے۔ ۲۴۴ شرح جامی۔

(۳۲۰) عَنْ اِبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَامَ عَلىٰ حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِي جَسَدِهٖ فَقَالَ اِبْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِيْ وَ لِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا. (رواه الترمذی وابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ایک چٹائی پر پس اٹھے آپ حال یہ کہ نشان کر دیا تھا بوریے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن میں پس فرمایا عبد اللہ ابن مسعود نے اے اللہ کے رسول اگر آپ حکم دیں ہم کو کہ بچھائیں ہم آپ کے لیے بستر اور ہم کام کریں پس آپ ؐ نے فرمایا نہ مجھ کو الفت ہے دنیا سے اور نہ دنیا کو مجھ سے اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر اس سوار کے مانند جس نے سایہ حاصل کیا درخت کے نیچے پھر چل دیا اور چھوڑ گیا اس درخت کو۔

لغات: (۱) حَصِيْرٌ بوریا ج حُصَرٌ اَحْصِرَةٌ (۲) اَثَّرَ ماضی تاثیرٌ مصدر نشان کرنا (۳) جَسَدٌ بدن ج اَجْسَادٌ (۴) نَبْسُطُ مضارع بَسْطٌ مصدر باب (ن) پھیلانا (۵) مَالِيْ وَ لِلدُّنْيَا اَیْ لَيْسَ لِيْ بِهَا اُلْفَةٌ وَلَيْسَ بِهَا بِي اُلْفَةٌ (۶) رَاكِبٌ اسم

فاعل رُکُوبٌ مصدر باب (س) سوار ہونا (۷) اِسْتَظَلَّ ماضی اِسْتِظْلَالٌ مصدر سایہ حاصل کرنا مجر د ظَلَالَۃٌ مصدر باب (س) سایہ والا ہونا (۸) رَاحَ ماضی رَوْحٌ رَوَاحٌ مصدر باب (ن) شام کے وقت چلنا۔

(۳۲۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلاَ ماً لِیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتاً اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ فَقَالَ اَمَا اَنَّکَ لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ او(قال) لَمَسَّتْکَ النَّارُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابومسعودؓ سے مروی ہے کہ میں مارتا تھا اپنے ایک غلام کو پس سنی میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز کہ خبردار اے ابومسعود یقیناً اللہ زیادہ قادر ہے تجھ پر تجھ سے اس پر پس متوجہ ہوا میں پس اچانک وہ رسول اللہ تھے میں نے کہا یارسول اللہ یہ آزاد ہے اللہ کی رضا کے لیے آپؐ نے فرمایا سن لو اگر آزاد نہ کرتا تو جھلستی تجھ کو دوزخ کی آگ، یا فرمایا ضرور جلاتی تجھ کو دوزخ کی آگ۔

لغات: (۱) غُلاَمٌ غلام، لڑکا ج اَغْلِمَۃٌ غِلْمَانٌ (۲) صَوْتٌ آواز ج اَصْوَاتٌ (۳) لَلّٰہُ لام تاکید مفتوح (۴) اَقْدَرُ اسم تفضیل قُدْرَۃٌ مصدر باب (ض) طاقت رکھنا (۵) اِلْتَفَتُّ ماضی اِلْتِفَاتٌ مصدر، توجہ کرنا (۶) حُرٌّ آزاد ج اَحْرَارٌ (۷) لَلَفَحَتُ لام تاکید لفحت ماضی لَفحٌ مصدر باب (ف) جلانا (۸) لَمَسَّتْ لام تاکید مست ماضی مسٌّ مصدر باب (ض) چھونا۔

(۳۲۲) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا

قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تِجَاهَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوْ اِجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. (رواه احمد وترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپؐ نے فرمایا اے لڑکے حفاظت کر اللہ کے حقوق کی وہ حفاظت کرے گا تیری (ہر شر سے) اور حفاظت کر اللہ کی حقوق کی (یعنی اللہ کو یاد رکھ) پائے گا تو اس کو اپنے سامنے (یعنی ہر حاجت تیری پوری ہوگی) اور جب تو کچھ مانگے پس مانگ اللہ سے اور جب تو مدد چاہے پس اللہ سے مدد چاہ اور جان لو کہ اگر تمام مخلوق متفق ہوجائیں اس بات پر نفع پہونچائیں وہ تجھ کو کسی چیز کا تو نہیں نفع پہونچا سکتے ہیں وہ تجھ کو مگر اس چیز کا کہ لکھ دی اللہ نے وہ تیرے لیے اور اگر متفق ہوجائیں سارے جہاں کے لوگ اس پر کہ تجھ کو نقصان پہونچائیں کسی چیز کا تو نہیں نقصان پہونچا سکتے ہیں کسی چیز کا وہ تجھ کو مگر وہ کہ لکھ دیا اللہ نے تیرے لیے اٹھالیے گئے قلم اور خشک ہوگئیں کتابیں۔

فائدہ: یعنی لوح محفوظ میں لکھا جاچکا اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

لغات: (۱) خَلْفٌ ظرف مکان (۲) تِجَاهٌ بکسر تاء وضم آن بمعنی سامنے اصل وِجَاهٌ تھا (۳) اُمَّۃٌ مخلوق ج اُمَمٌ (۴) یَضُرُّ مضارع ضَرٌّ مَضَرَّۃٌ مصدر (ن) نقصان دینا (۵) اَقْلَامٌ واحد قَلَمٌ (۶) جَفَّتْ ماضی جفٌ مصدر باب (ن) خشک ہونا (۷)

صُحُفٌ(ج) واحد صحیفةٌ کتاب، رجسٹر یہاں لوح محفوظ مراد ہے۔

(۳۳۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَائَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ مَنْ وَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ ؟ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِاالنَّارِ اِلَّارَبُّ النَّارِ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں ان کے باپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں پس گئے آپؐ اپنی قضاء حاجت کے لیے تو دیکھا ہم نے حمرۃ پرندہ کو جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے اس کے دونوں بچے تو آئی حمرۃ اور بچھانے لگی اپنے پر بچوں پر پس آئے نبیؐ اور فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے واپس کردو اس کے بچے اس کو اور دیکھا آپؐ نے چینوٹیوں کا ایک گھر جو جلا دیا تھا ہم نے آپؐ نے فرمایا کس چیز نے جلایا اس کو ہم نے کہا ہم نے جلایا فرمایا نہیں لائق ہے یہ کہ عذاب دے کوئی آگ سے مگر آگ کا پروردگار۔

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آگ کا عذاب دے نہیں سکتا ہے۔

لغات:(۱) حُمَّرَةٌ ایک قسم کا پرند ہے سرخ رنگ اور لمبی چونچ والا (۲) فَرْخَانِ تثنیہ ہے فَرْخٌ کا بمعنی بچہ (ج) فِرَاخٌ ، اَفْرَاخٌ فُرُوخٌ (۳) تَفْرِشُ مضارع فَرْشٌ مصدر باب (ن،ض) بچھانا (۴) فَجَعَ ماضی فَجْعٌ مصدر باب (ف) دردمند ہونا (۵) قَرْيَةٌ گھر، بستی، جائداد ج قُرىٰ ، قِرىٰ (۶) نَمْلٌ چیونٹی ج نِمَالٌ (۷) حَرَّقْنَا ماضی

تَحۡرِیقٌ مصدر جلانا۔

(۳۳۴) عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم مَرَّ بِمَجۡلِسَیۡنِ فِی مَسۡجِدِہٖ فَقَالَ کِلَاھُمَا عَلیٰ خَیۡرٍ وَاَحَدُھُمَا اَفۡضَلُ مِنۡ صَاحِبِہٖ اَمَّا ھٰؤُلَاءِ فَیَدۡعُونَ اللّٰہَ وَ یَرۡغَبُونَ اِلَیۡہِ فَاِنۡ شَاءَ اَعۡطَاھُمۡ وَاِنۡ شَاءَ مَنَعَھُمۡ وَاَمَّا ھٰؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُونَ الۡفِقۡہَ اَوۡ (قَالَ) اَلۡعِلۡمَ وَ یُعَلِّمُونَ الجَاھِلَ فَھُمۡ اَفۡضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثۡتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیۡھِمۡ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں پر اپنی مسجد میں اور فرمایا یہ دونوں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک زیادہ بہتر ہے اپنے ساتھی سے بہرحال یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں اللہ کی اور رغبت کرتے ہیں اس کی طرف پس اگر چاہے اللہ دے گا ان کو اور اگر نہ چاہے نہ دے ان کو اور بہرحال یہ دوسرے سیکھتے ہیں فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکھاتے ہیں جاہل کو پس یہ زیادہ بہتر ہیں ان سے اور بیشک میں بھیجا گیا ہوں سکھانے والا بنا کر پھر آپؐ بیٹھ گئے ان میں (یعنی علم سیکھنے سکھانے والی دوسری جماعت میں)

لغات: (۱) یَرۡغَبُونَ مضارع رَغۡبٌ ، رَغۡبَۃٌ مصدر باب (س) رغبت کرنا (۲) بَعَثَہٗ (ف) بَعۡثًا بھیجنا (۳) والفِقۡہُ لغت میں فہم کو کہتے ہیں لیکن مراد یہاں علم شریعت ہے اور اس کا سمجھنا ہے۔

(۳۳۵) عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡھَا قَالَتۡ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَیۡنَ یَدَیۡ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ لِی مَمۡلُوکِیۡنَ یُکَذِّبُونَنِیۡ وَیَخُونُونَنِیۡ وَیَعۡصُوۡنَنِیۡ وَاَشۡتِمُھُمۡ وَاَضۡرِبُھُمۡ فَکَیۡفَ اَنَا

مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَاخَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُم دُوْنَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلاً لَّكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الفَضْلَ فَتَنَحّٰى الرَجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَاهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَااَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَآءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ. (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی آیا پس بیٹھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میرے پاس کچھ غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور مرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں ان کو برا کہتا ہوں اور ان کو مارتا ہوں پس میرا کیا حال ہوگا ان کی وجہ سے قیامت میں تو فرمایا آپ ﷺ نے جب قیامت کا دن ہوگا حساب کیا جائے گا جو انھوں نے تیری خیانت کی اور جو انہوں نے تیری نافرمانی کی اور جو تجھ سے انھوں نے جھوٹ بولا اور حساب کیا جائے گا ان کو تیرے سزا دینے کا پس اگر ہوا تیرا سزا دینا ان کو ان کے جرموں کے برابر تو ہوگا برابر سرابر نہ تجھ کو ثواب ہوگا نہ تجھ پر عذاب ہوگا اور اگر ہوگا تیرا سزا دینا ان کے جرموں سے کم تو ہوگا وہ زائد تیرے لیے یعنی تجھ کو ثواب ملے گا اور اگر ہوا تیرا سزا دینا ان کو ان

کے جرموں سے زائد تو بدلہ لیا جائے گا تجھ سے اس زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور چلانے لگا اور رونے لگا پس فرمایا اس سے آپؐ نے کیا نہیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا کلام اور رکھیں گے ہم انصاف کے ترازوئیں میں قیامت کے دن پس نہیں ظلم کیا جاوے گا کسی آدمی پر بالکل اور اگر ہوگا عمل ایک رائی کے دانے کے برابر تو حاضر کریں گے ہم اس کو اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے پس کہا اس شخص نے یارسول اللہ پس نہیں پاتا ہوں میں اپنے لیے اور غلاموں کے لیے کوئی چیز بہتر ان کی جدائی سے میں گواہ بناتا ہوں آپ کو کہ یہ سب آزاد ہیں۔

لغات: قَعَدَ ماضی قُعُودٌ مصدر باب (ن) بیٹھنا (۲) یَخُونُونَ مضارع خَوْنٌ خِیَانَةٌ مصدر باب (ن) خیانت کرنا (۳) یَعْصُوْنَ مضارع عِصْیَانٌ مَعْصِیَةٌ مصدر باب (ض) نافرمانی کرنا (۴) اَشْتِمُ مضارع شَتْمٌ مصدر باب (ض،ن) برا کہنا (۵) یُحْسَبُ مضارع مجہول حِسَابٌ مصدر باب (ن) شمار کرنا (۶) عِقَابٌ مصدر باب مفاعلۃ سزا دینا (۷) کَفَافٌ صفت مشبہ کِفَایَۃٌ مصدر باب (ض) کافی ہونا (۸) اُقْتُصَّ ماضی مجہول اِقْتِصَاصٌ مصدر بدلہ لینا تَنَحّٰی ماضی تَنَحِّیٌ مصدر باب تفعل ہٹانا (۱۰) یَبْکِیْ مضارع بُکَاءً مصدر باب (ن،ض) رونا (۱۲) مَوَازِیْنُ واحد میزانٌ ترازو (۱۳) قِسْطٌ مصدر باب (ن،ض) انصاف کرنا (۱۴) مِثْقَالٌ بمعنی برابر وزن مقدار (ج) مَثَاقِیلُ (۱۵) حَبٌّ غلہ، دانہ ج حَبَّاتٌ (۱۶) خَرْدَلٌ رائی خَرْدَلَۃٌ کی جمع ہے۔

(۳۳۶) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا

اَصُومُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلاَ اَفْطِرُ وَقَالَ الاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي اَصُومُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّي وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. (بخاری مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ تین آدمی آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس پس پوچھتے تھے آپؐ کی عبادت کے بارے میں پس جب خبر دی گئی ان کو اس کی گویا کہ کم سمجھا انھوں نے اس کو تو کہا انھوں نے ہم کہاں آپؐ کے برابر ہیں حال یہ کہ معاف کردیے گئے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام گناہ، پس کہا ان میں سے ہر ایک نے بہر حال میں رات بھر نماز پڑھوں گا ہمیشہ اور دوسرے نے کہا میں دن میں روزہ رکھوں گا ہمیشہ اور نہیں افطار کروں گا کبھی، اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علاحدہ رہوں گا پس میں نکاح نہیں کروں گا کبھی یعنی عورتوں سے صحبت نہیں کروں گا کبھی پس تشریف لائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اور فرمایا تم لوگوں نے کہا ہے ایسا ایسا خبردار قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یقیناً تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور میں زیادہ تقویٰ والا ہوں تم سے اللہ کے لیے مگر میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں اور عورتوں سے ہم بستری کرتا ہوں پس جس نے اعراض کیا میرے طریقے سے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

فائدہ: ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مراد حضرت علیؓ، حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ہیں، وقد غفر اللہ مطلب یہ ہے کہ آپؐ کو زیادہ عبادت کی ضرورت نہیں ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہیے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سراپا مغفور و معصوم ہیں۔

لغات: (۱) رَهْطٌ اسم جمع ہے اس کا کوئی واحد نہیں تین سے دس تک کا گروہ ج اَرْهُطٌ

اَرْھَاطٌ (۲) اَزْوَاجٌ واحد زوجٌ شوہر، بیوی (۳) تَقَالُّو اماضی بروزن تقابلوا اصل میں تقاللوا تھا ادغام ہوا تَقَالُلٌ مصدر باب تفاعل کم سمجھنا (۴) اَعْتَزِلُ مضارع اِعْتِزَالٌ مصدر (افتعال) بچنا، جدا رہنا (۵) اُفْطِرُ مضارع اِفْطَارٌ مصدر افعال سے افطار کرنا (۷) اَتْقٰی اسم تفضیل تَقْویٰ و وِقَایَۃٌ مصدر باب (ض) حفاظت کرنا، ڈرنا (۸) اَرْقُدُ ضارع رقودٌ مصدر باب (ن) سونا (۹) اَتَزَوَّجُ مضارع تزوجٌ مصدر باب تفعل نکاح کرنا۔

فــائدہ: مولانا اسحٰق صاحب دھلوی فرماتے تھے کہ ان تینوں صحابہ نے جن اعمال کو اپنے اوپر ظاہر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا وہ ازقسم عبادت ہونے کے باوجود محض اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئے کہ وہ سنت نبویؐ سے زائد تھے لہٰذا عبادت کے معاملہ میں بھی اصل معیار سنت نبویؐ ہونا چاہیے اور جس طرح آنحضرتؐ سے ثابت ہو بس اتنی ہی اور اسی طرح کرنی چاہیے اس میں کمی بیشی طریقہ مسنونہ کے خلاف سمجھی جائے گی۔

(۳۳۸) وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَؓ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظْنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُونُ وَجِلَتْ مِنْهَاالقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَاللّٰهِ وَالسَّمْعِ والطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِيْشُ مِنْكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرىٰ اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَ سُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ المَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الاُمُورِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (رواہ احمد وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) چہرہ مبارک ہماری طرف کرکے بیٹھ گئے اور پھر ہمیں اتنی عمدہ اور بلیغ نصیحتیں فرمائی کہ ان (کے اثر) سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دل کانپ اٹھے اس وقت ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے کوئی رخصت کرنے والا شخص نصیحت کرتا ہے اس لیے آپ ہمیں وصیت فرما دیجئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرنے کی اور (اہل اسلام کے حاکم وامیر کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی اگرچہ وہ (حاکم اور امیر) حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ جلد ہی بہت اختلاف دیکھے گا پس اس وقت میرے اسوہ اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طور وطریق کو لازم پکڑنا اسی کو تھامے رہنا اور اسی کو دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہنا نیز (دین میں پیدا کی جانے والی) اور اپنے کو نئی نئی باتوں سے بچانا کیونکہ ہر نئی بات در حقیقت بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

فائدہ: اگرچہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو! یہ بات اسلامی امیر وحاکم کی اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت کو زیادہ سے زیادہ زوردار انداز میں واضح کرنے کے لیے فرمائی گئی کہ اسلامی ریاست ومملکت کی مسند قیادت پر جو بھی مسلمان فائز ہو اس کی بات سننا اور اس کے احکام ماننا ہی ضروری ہے خواہ حسب ونسب اور رنگ ونسل کے اعتبار سے وہ کیسا ہی ہو اگر کوئی غلام حبشی ہی تمہارا امیر وحاکم ہو تب بھی مسند امارت کی بات ٹالنا اور اس سے انحراف کرنا جائز نہیں ہوگا۔

دانتوں سے پکڑنا۔ یعنی حصول مقصد کے لیے جدوجہد کرنا کسی چیز کو پوری قوت اور نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑنا۔

لغات: (۱) صَلّٰی ماضی تَصْلِیَۃٌ مصدر نماز پڑھنا (۲) وَعَظَ ماضی وَعْظٌ اور عِظَۃٌ مصدر باب (ض) نصیحت کرنا (۳) بَلِیْغَۃٌ صفت مشبہ بلاغۃٌ مصدر باب (ک) عمدہ ہونا (۴)

ذَرَفَتْ ماضی ذَرْفٌ مصدر باب (س،ض) آنسو بہانا وُجِلَتْ ماضی وَجْلٌ مصدر باب (س) ڈرنا (۵) مُوَدِّعٌ اسم فاعل تَوْدِیْعٌ مصدر رخصت کرنا مجرد وَدْعٌ (ف) چھوڑنا (۶) اَوْصِ امر اِیْصَاءٌ وصیت کرنا، نصیحت کرنا مجرد وَصْیٌ باب (ض) ملنا (۷) یَعِیْشُ مضارع عَیْشٌ عِیْشَۃٌ مصدر ب (ض) زندگی گزارنا (۸) رَاشِدٌ اسم فاعل رُشْدٌ مصدر باب (ن) رہبری کرنا، ہدایت دینا (۹) مَھْدِیٌّ اسم مفعول ہدایت پایا ہوا اِھْدَایَۃٌ مصدر باب (ض) رہبری کرنا (۱۰) تَمَسَّکُوْا امر تَمَسُّکٌ مصدر مضبوطی سے پکڑنا مجرد مَسْکٌ (ن،ض) بمعنی چھٹنا (۱۱) عَضُّوا امر عَضٌّ صدر باب (س) دانتوں سے پکڑنا، دانتوں سے کاٹنا (۱۲) نَوَاجِذُ واحد ناجذٌ بمعنی داڑھ جو اسم فاعل ہے نَجْذٌ مصدر باب (ض) داڑھوں سے کاٹنا (۱۳) مُحْدَثَاتٌ واحد مُحْدَثٌ نئی بات حَدَثَ (ن) مجرد میں حُدُوْثًا نو پید ہونا (۱۴) بِدْعَۃٌ نئی بات نئی رسم ج بِدَعٌ (۱۵) ضَلَالَۃٌ مصدر باب (ض) گمراہ ہونا۔

(۳۳۹) وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَلیٰ حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہٗ اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلیٰ عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ وَ اَنْ یَعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْہُ وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا.

ترجمہ: حضرت معاذ کہتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران سواری کے) گدھے پر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا معاذ جانتے

ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جس نے کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا اسے عذاب نہ دے۔ (یہ سن کر) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ خوشخبری لوگوں کو سنادوں آپؐ نے فرمایا لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤ کیوں کہ وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔)

فائدہ: عرب کے گدھے ہماری طرف کے گھوڑوں سے بھی زیادہ تیز اور طاقتور ہوتے ہیں اس لیے وہاں سواری کے لیے گدھے بھی استعمال کیے جاتے تھے اور ان پر سواری کی جاتی تھی۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس نے اللہ کو ایک مان لیا اس کی الوھیت اور ربوبیت اور اس کی بھیجی ہوئی رسالت پر ایمان لے آیا اور اس کی عبادت و پرستش میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو اس پر اللہ کا عذاب نہیں ہوگا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آیا اور شرک کا مرتکب نہیں ہوا تو اس پر دوزخ کی آگ بالکل حرام ہو جائے گی اگر چہ وہ کتنا ہی بدعمل اور بدکار رہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین اور کفار کی طرح اس پر ہمیشہ کے لیے عذاب مسلط نہیں کیا جائیگا اور نہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آخر کار جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

لغات: (۱) رَدِفَ بالکسر پیچھے سوار ہونے والا جس کو رَدِیْفٌ بھی کہتے ہیں ج اَرْدَافٌ آتی ہے رَدْفٌ مصدر باب (ن،س) پیچھے ہونا پیچھے سوار ہونا (۲) مُؤَخِّـرَةٌ کجاوہ کی پچھلی لکڑی جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے (۳) رَحْلٌ کجاوہ، منزل ج رِحَالٌ ، اَرْحَلٌ (۴) اُبَشِّرُ مضارع تَبْشِیْرٌ مصدر خوشخبری دینا خوش کرنا یَتَّکِلُوا مضارع اِتِکالٌ مصدر باب افتعال سے بھروسہ کرنا، خوش ہونا مجرد وَکَلٌ باب (ض) سپرد کرنا۔

☆☆☆

تمت بعون اللّٰہ وفضلہٖ وکرمہٖ

اللّٰہم لک الفضل والمنة علیٰ اکمال ھٰذا الکتاب فیاربی الکریم کما وفقتنی ویسرتنی لتالیف ذالک فامنن علیّ بقولہٖ وانفع بہ سائر امة محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم الیٰ یوم یقوم الناس لرب العٰلمین لیدوم الانتفاع والثواب بعد موتی ویکون ذخیرة لاٰخرتی یا ربی الجلیل تقبلہ لرضاک واجعلہ خالصاً لک۔

واٰخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العلمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیرخلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اوراس کے فضل وکرم سے آج بروز دوشنبہ دو ذی قعدہ ۱۴۳۱ھ کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔

محمد اطہر عفی عنہ مدرس
مدرسہ اسلامیہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ

مراجع

اسمائے کتب مصنف

(۱) مجمع بحارالانوار الشیخ العلامہ اللّغوی ملک المدثین محمد طاہر الصدیقی الھندی الفتنی الکجراتی المتوفی ۹۸۶ھ دارالایمان المدینۃ المنورہ

(۲) تاجُ العروس الامام محبّ الدین ابی فیض محمد مرتضیٰ الحسینی الواسطی الزبیدالحنفی (مکتبہ دارالفکر)

(۳) شرح الطیبی الامام الکبیر شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی المتوفی ۷۴۳ھ

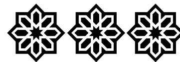
(۴) فیض القدیر العلامہ محمد عبدالرّؤف المناوی (مکتبہ دارالفکر)

(۵) **مرقاۃ المفاتیح** للعلامہ المرحوم برحمۃ الباری الـمُلّا علی قاری

(٦) **مظاہرحق جدید** علامہ نواب محمد قطب الدین خاں دہلوی

(۷) **مصباح اللغات** مولانا عبدالحفیظ بلیاوی

(۸) **مختار الصحاح** محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی





﴿دارالحدیث کی تعمیر جاری﴾

عمارت کا پورا احاطہ 5351 گز (یعنی اڑتالیس ہزار ایک سو ساٹھ اسکوائر فٹ) تخمینی اخراجات پانچ کروڑ روپے =/Rs. 5,00,00,000

الحمدللہ دارالحدیث اپنے تعمیری مرحلے سے گزر رہی ہے، جس کا رقبہ مشرق ومغرب ۱۶۰رفٹ اور شمال وجنوب میں ۱۰۵رفٹ ہے۔ یہ عمارت ۲۱ ستونوں پر قائم ہے، یہ عمارت عربی وفارسی کے تمام درجات کی درس گاہوں پر مشتمل ہوگی، چوں کہ اس کی تعمیر میں مصارفِ کثیرہ کی ضرورت پڑے گی اور اہلِ خیر حضرات اس طرح کے مواقع کا پتہ لگاتے رہتے ہیں، اس لیے اجر آخرت میں ثواب کے متمنی احباب کو نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دی جارہی ہے کہ وہ بھی اس صدقۂ جاریہ اور مرکزِ اشاعتِ علوم نبویہ کی تعمیر میں حصہ لے سکتے ہیں، نیز اپنے آباء واجداد کے لیے ایصال ثواب کے لیے شیئرز خرید سکتے ہیں، اگر اخلاص کے ساتھ حصہ لیا جائے تو چھوٹا حصہ بھی ان شاء اللہ بڑا ہو جائے گا اور بڑا تو بڑھتا ہی جائے گا۔ (ان اللہ لایضیع اجر المحسنین)



پانچ منزلہ مجوزہ نقشہ دارالحدیث